سچ سالہ پر ایک نہیں بلا استیعاب باہول اگرچہ نگاہ کسل ہیں چند اوراق

للہ الحمد

کہ امکان کذب الٰہی ماننے والوں کے ابطال میں بہت ہیں کافی

کتاب لاجواب زنگ زدای صدق و صواب زنگ زدای کذب و ارتیاب مسمّیٰ بہ نام تاریخی

سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح

کی

جلد اول

ملقب بلقب تاریخی

دو صد تازیانہ بر فرق جہول نامہ

جسمیں

دو سو بیج باہرہ و اعتراضات قاہرہ سے امکان کذب ماننے والوں کا رد بالغ اور اس رسالہ جدیدہ میں ہذیانات کہنہ رسالہ یکروزی مصنفہ امام وہابیہ ناحق بر زدہ جہالات نادرہ براہین قاطعہ وہابی گنگوہ کا طرد بازغ ہے - تالیف لطیف صاحب تصانیف کثیرہ و تالیف شہیرہ حامی سنت ماحی بدعت عالم محقق فاضل مدقق محدث ارشد فقیہ امجد وارث العلم کابراً عن کابر عبد المصطفیٰ ناصر الحق

جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب

محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی لازالت شموس افضالہ طالعة و بدور کمالاتہ لامعة [illegible] کے مقاصد و مکائد کا اجمالی تذکرہ اور رسالہ تقدیس القدیر کے مفاسد و مکائد کا مجمل تبصرہ اور اخیر میں [illegible]

نظام الملک کی بدظنیوں کا مختصر نمونہ

مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں مطبوع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست جلد اول سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح

بیش از مطالعۂ رسالہ فہرست پر ضرور ایک نگاہ ہو کہ اس بحر لآلی کی جواہر تابندہ پر اجمالی اشتباہ ہو

... سید عبد الکریم عفا اللہ تعالیٰ عنہ

[illegible]

قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلا وقال تعالیٰ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون

الحمد للہ کہ و الافضال کہ بردی و ابطال دعوی امکان کذب الٰہی این رسالہ رائقہ عجالہ
نافعہ ماحئین کذب شنیع و مثبتین صدق منیع مسمی بنام تاریخی مشعر سال ہجری

سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح

۱۳۰۷ھ

تالیف منیف تاج الفقہاء والمحدثین سراج العلماء المدققین حامی سنت ماحی بدعت جناب
مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی حفظہ المولی القوی عن شر کل غبی و غوی

از سر نو [illegible] باہتمام [illegible] شد
در مطبع فیض [illegible] لکھنؤ [illegible] المطابع

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین دربارہ مسئلہ امکان کذب باری تعالی جسکا اعلان تحریری و تقریری
علمائے گنگوہ و دیوبند اور انکے اتباع آجکل بڑے زور و شور سے کر رہے ہیں چنانچہ ایک کتاب مسمی براہین قاطعہ ہے کہ مولوی
خلیل احمد انبیٹھی کے نام سے شائع کی گئی (جسکے لوح پر لکھا ہے بامر حضرت جناب مولوی رشید احمد صاحب
گنگوہی) اور خاتمہ پر اونکی تقریظ بایں الفاظ ہے احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب
براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا الحق کہ یہہ جواب کافی اور حجت وافی ہے اور اپنے مصنف کی وسعت نظر و علم و
فضیلت و فہم پر دلیل واضح ہے حقتعالی اس تالیف نفیس میں کرامت قبولیت عطا فرماوے اور مقبول مقبولین و معمول
عاملین فرماوے جس سے ثابت کہ گویا کتاب بھی تالیف انکی ہے صفحہ ۳ پر یوں مکتوب ہے امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید
کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں سو مختار بعض کے ہے قولہ الخلاف فی
الوعید فظاهر ما فی المواقف والمقاصد ان الاشاعرة قائلون بجوازہ پس اس پر طعن کرنا پہلے
مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے اور امکان کذب خلف وعید کی فرع ہے انتہی ملخصاً نیز مولوی
ناظر حسن دیوبندی مدرس اول مدرسہ عربی میرٹھ نے مسجد کوٹ پر بلند آواز سے چند مسلمانوں سے کہا کہ ہمارا
تو یہہ اعتقاد ہے کہ خدا نے کبھی جھوٹ بولا نہ بولے مگر بول سکتا ہے بہشتیوں کو دوزخ اور دوزخیوں کو بہشت میں بھیجدے تو کسی کا
اجارہ نہیں انتہی پس امکان کذب ہے یا نہیں اور ایسا اعتقاد کیسا ہے اور اسکے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں جسکا عقیدہ ایسا ہے سچی بات
بتاؤ اچھا اجر پاؤ۔ المستفتی ابو محمد صادق علی مراد عفی عنہ گڑھ مکتیسری از میرٹھ بالائے کوٹ

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبحٰن ربك رب العزة عما یصفون ۝ وسلام علی المرسلین ۝ والحمد للہ رب العٰلمین ۝ الحمد للہ المتعالی شانه عن الکذب والجهل والسفه والهزل والعجز والبخل وکل ما لیس من صفات الکمال ۝ المنزه عظیم قدرته بکمال قدوسیته وجمال سبوحیته عن سمة خروج ممکن او ولوج محال ۝ قوله الحق ووعده الصدق ومن اصدق من اللہ قیلا ۝ وکلامه الفصل وما هو بالهزل فسبحٰن اللہ بکرة واصیلا ۝ لذاته القدم ولنعته القدم فلا حادث فیه ولا قائم بجول ۝ وکلامه ازلی وصدقه ازلی فلا الکذب یحدث ولا الصدق یزول ۝ والصلاة والسلام علی الصادق المصدوق سید المخلوق النبی الرسول ۝ الاتی بالحق من عند الحق للدین الحق علی وجه الحق والحق یقول ۝ فهو الحق وکتابه الحق بالحق انزل وبالحق نزل وعلی الحق النزول ۝ واشهد ان لا اله الا اللہ وحده لا شریك له حقا حقا واشهد ان محمدا عبده ورسوله بالحق ارسله صدقا صدقا ۝ صلوات اللہ وسلامه علیه ۝ وعلی اله وصحبه وکل من ینتمی الیه ۝ وعلینا معهم ۝ وبهم ولهم یا ارحم الراحمین امین امین ۝ اله الحق امین ۝ قال المصدق لربه بتوفیقه العظیم ۝ المستبرئ عن کل وصف ذمیم ۝ عبد المصطفٰی ۝ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری ۝ البرکاتی البریلوی صدق اللہ تعالٰی قوله فی الدنیا والاخرة ۝ وصدق فیه ظنه بالعفو والمغفرة ۝ امین

الجواب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ بحول و قوت رب الارباب اس مختصر جواب مع فتح صواب و ترجیح اثر ثیاب میں انہی مولیٰ جل و علا کی تسبیح و تقدیس اور اوس جناب رفیع و جلال منیع پر جرأت و جسارت والوں کی تقبیح و تفلیس کے لیے کلام چار تنزیہوں پر منقسم اور ایک خاتمہ پر مختتم اور بنظر ہدایت عوام و ازاحت اوہام ایک ضروری مقدمہ اوس پر مقدم کرتا ہے تنزیہ اول میں ائمہ دین و علمائے معتمدین کے ارشادات متین جن سے بحمد اللہ شمس و امس کی طرح روشن و مبین کہ کذب الٰہی بالاجماع محال اور اوسے قدیم سے ائمہ سنت میں مختلف فیہ ماننا عناد و مکابرہ یا جاہلانہ خیال تنزیہ دوم میں بفضل ربانی دعوی الحق پر دلائل نورانی جن سے واضح ہو کہ کذب الٰہی قطعاً مستحیل اور ادعائے امکان باطل و بے دلیل تنزیہ سوم میں امام وہابیہ و معلم ثانی طائفہ نجدیہ مصنف رسالہ یکروزی کی خدمتگزاری اور اون حضرت کے اوہام باطلہ و تقیانات عاطلہ کی ناجرائی کہ یہی صاحبان حضرات نو کے امام ہیں اور انکے مرجع و ملجا و ماخذ و منتہی اونہیں کے سخن تنزیہ چہارم میں جہالات جدیدہ کا علاج کافی اور اس امر حق کا ثبوت وافی کہ مسئلہ قدیمہ خلف وعید اس مزلہ حادثہ سے منزلوں بعید خاتمہ میں جواب مسائل و حکم قائل والحمد للہ مجیب السائل ؕ

مقدمہ

اقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق مسلمان کا ایمان ہے کہ مولیٰ سبحنہ وتعالیٰ کی سب صفات صفات کمال و بروجہ کمال ہیں جسطرح کسی صفت کمال کا سلب اوس سے ممکن نہیں یونہیں معاذ اللہ کسی صفت نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا اور صفت کا بروجہ کمال ہونا یہ ہے یعنی کہ جتنی چیزیں اوسکے تعلق کی قابلیت رکھتی ہیں انکا کوئی ذرہ اوسکے احاطہ دائرہ سے خارج نہ ہو یہ نہ کہ موجود و معدوم و باطل و موہوم میں کوئی شے ومفہوم بے اسکے تعلق کے نرہے اگرچہ وہ اصلاً صلاحیت تعلق نرکھتی ہو اور اس صفت کے دائرہ سے محض اجنبی ہو اب احاطہ و دائرہ کا تفرقہ دیکھیے (۱) خلاق کبیر جل وعلا فرماتا ہے خالق کل شیء فاعبدوہ وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے تو اوسے پوجو

۹ صفات الٰہیہ کے احاطوں کا نفیس بیان

یہاں صرف حوادث مراد ہیں کہ قدیم یعنی ذات وصفات باری عز مجدہ مخلوقیت سے پاک (۲) سمیع بصیر جل مجدہ فرماتا ہے انه بكل شيء بصير وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے یہ تمام موجودات قدیمہ وحادثہ سبکو شامل مگر معدومات خارج یعنی جس چیز نے ازل سے ابتک کسوت وجود نہ پہنی نہ ابد تک پہنے کہ ابصار کی صلاحیت موجود ہی میں ہے جو اصلا ہی نہیں وہ نظر کیا آئیگا تو نقصان جانب قابل ہے نہ جانب فاعل شرح فقہ اکبر میں ہے قد اتفق اهل السنة فقد ونجا را انه (یعنی المعدوم) غیر مرئی وقد ذكر الامام الزاهد الصفار في آخر كتاب التلخيص ان المعدوم مستحيل الرؤية وكذا المفسرون ذكروا ان المعدوم لا يصلح ان يكون مرئي الله تعالى وكذا قول السلف من الاشعرية والماتريدية ان الوجود علة جواز الرؤية مع الاتفاق ان المعدوم الذي يستحيل وجوده لا يتعلق برؤيته سبحنه اھ شرح السنوسي للكبرى میں ہے (السمع والبصر) سمعه تعالى وبصره) لا يتعلقان الا بالموجود والعلم يتعلق بالموجود والمعدوم والمطلق والمقيد اھ حديقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے المعدومات التي ما ارادها الله تعالى ولا تعلقت القدرة بايجادها في ازمنتها المقدرة لها ولا كشف عنها العلم موجودة في تلك الازمنة فلا يتعلق بها السمع البصر وكذلك المستحيلات بخلاف العلم فانه يتعلق بالموجود والمعدوم (۳) قوی قدیر تبارک وتعالی فرماتا ہے

ف فائدة اعلم انه ربما يليم كلام القاري في منح الروض الى تخصيص الصباره تعالى بالاشكال والالوان وسمعه بالاصوات والكلام وقد صرح العلامة اللقاني في شرح جوهرة التوحيد بعمومهما كل موجود وتبعه سيدي عبد الغني في الحديقة وهذا كلام اللقاني قال ليس سمعه خاصا بالاصوات بل يعم سائر الموجودات ذوات كانت او صفات فيسمع اته العلية وجميع صفاته الازلية كما السمع فذاتنا وما قام بنا من صفاتنا كعلومنا والواننا وكذا البصر سبحنه وتعالى لا يختص بالالوان ولا بالاشكال والاكوان فحكمه حكم السمع سواء بسواء فمتعلقهما واحد اهـ اما ما قال القاري قبل ذلك حيث عرف السمع بانها صفة ازلية قائمة بذاته تعالى تتعلق بالمسموعات او بالموجودات الخ والبصر بانه صفة ازلية تتعلق بالمبصرات او بالموجودات الخ فاقول لا يجب ان يكون اشارة الى الخلاف بل اتى اولا بالمبصرات معتمدا على بداهة تصوره ثم اردف بالموجودات فرارا عن صورة الدور وليس في التعبيرين تناف اصلا فان المبصر ما يتعلق به الابصار وليس فيه دلالة على خصوصية شيء دون شيء فاذا كان الابصار متعلقا بكل شيء كان المبصر والموجود متساويين نعم لما كان ابصارنا الدنيوي العادي مختصا بالالوان ونحوها ربما يسبق الذهن الى هذا الخصوص فازال الوهم تعقيبا او بالموجودات اتيا بكلمة او للتفسير في التعبير بهذه نكتة اخرى للارداف وانما لم يكتف به لان ذكر المبصرات ادخل في التمييز ثم اقول تحقيق المقام ان الصباره شك زيبس كالارادة والقدرة والتكوين التي لا يجب فعلية جميع تعلقاتها الممكنة لها بل هو من الصفات التي يجب ان تتعلق بالفعل بكل ما يصلح لتعلقها كالعلم فعدم الصبار بعض ما يسمع ان يبصر نقص يجب تنزيهه تعالى عنه كعدم العلم ببعض ما يصلح ان يعلم وهذا ما لا يجوزان ينتطح فيه

قوله بالارادة ولا تعلقت ولا كشف عبارات مشتقة عن معبر واحد وهو وهم العدم الناقص الموجود بالفعل فان كل ما اراد الله تعالى فقد تعلقت القدرة

وھو علی کل شیٔ قدیر۝ وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے) یہہ موجبہ ہر چیز کو شامل بشرط حادث
و امکان کہ واجب و محال اصلا لائق مقدوریت نہین مواقف مین ہے القدیم لا یستند الی القدرۃ
شرح مقاصد مین ہے لا شیئ من الواجب والممتنع بمقدور امام یافعی فرماتے ہین جمیع المستحیلات العقلیۃ
لا تعلق للقدرۃ بہا کنز الفوائد مین ہے خرج الواجب والمستحیل فلا یتعلقان ای القدرۃ والارادۃ بہما
شرح فقہ اکبر مین ہے الممتنع بنفس مفہومہ کجمع الضدین وقلب الحقائق واعدام القدیم لا یدخل تحت القدرۃ
القدیمۃ (۴) علیم خبیر عز شانہ فرماتا ہے وھو بکل شیٔ علیم۝ وہ ہر چیز کو جانتا ہے)
یہہ کلیہ واجب و ممکن و قدیم و حادث و موجود و معدوم و مفروض و موہوم غرض ہر شیٔ و مفہوم کو قطعا
محیط جسکے دائرہ سے اصلا کچھ خارج نہین یہہ اون عمومات سے ہے جو عموم قضیہ ما من عام الا وقد خص منہ
البعض سے مخصوص ہین شرح مواقف مین فرمایا علمہ تعالی یعم المفہومات کلہا الممکنۃ والواجبۃ والممتنعۃ فہو اعم من القدرۃ
لانہا تختص بالممکنات دون الواجبات والممتنعات اب دیکھو فقط چار دن جگہہ ایک ہی یعنی کل شیٔ
مگر ہر صفت نے اپنی ہی دائرے کی چیزون کو احاطہ فرمایا جو اوسکے قابل اور اوسکے احاطہ مین داخل نہین تو جسطرح
ذات و صفات خالق کا دائرہ خلق مین نہ آنا معاذ اللہ عموم خالقیت مین نقصان نہ لایا نقصان جب تھا کہ کوئی
مخلوق احاطہ سے باہر رہتا یا معدومات کا دائرہ ابصار سے مہجور رہنا عیاذا باللہ احاطہ بصر الہی مین باعث فتور نہوا
فتور جب ہوتا کہ کوئی مبصر خارج رہ جاتا اسیطرح صفت قدرت کا کمال یہہ ہے کہ جو شیٔ اپنی حد ذات مین ہونے کی قابل
ہے اوس سب پر قادر ہو کوئی ممکن احاطہ قدرت سے جدا نرہے نہ یہہ کہ واجبات یا محالات غایۃ کو بھی شامل ہو
جو اصلا تعلق قدرت کی صلاحیت نہین رکھتی سبحن اللہ محال کے معنی ہی یہہ ہین کہ کسیطرح موجود نہو سکے اور یہہ کہ وہ
کہ قادر چاہے تو موجود ہو جائے پھر یہہ دونون کیونکر جمع ہو سکتے ہین اور اوسکے سبب یہہ سمجھنا کہ کوئی شیٔ دائرہ
قدرت سے خارج رہ گئی محض جہالت کہ محالات مصداق و ذات سے بہرہ ہی نہین رکھتی حتی کہ فرض و تجویز عقل مین
بھی تو اصلا یہان کوئی شیٔ تھی ہی نہین جسے قدرت شامل نہوئی یا ان اللہ علی کل شیٔ قدیر۝
کے عموم سے نکلی یہان سے ظاہر ہو گیا کہ مغویان زمانہ جو اسی مسئلہ کذب و دیگر نقائص و غیرہا کی بحثین چھیڑ
مسلمون کو بہکاتے ہین کہ مثلا کذب یا فلان عیب یا فلان بات پر اللہ عزوجل کو قادر نمانا تو معاذ اللہ عاجز
ٹھہرا اور ان اللہ علی کل شیٔ قدیر۝ کا انکار ہوا یہہ اون ہوشیارون کی محض عیاری
نرو پراو چیار ہے عوام کو بہکانے کی تدبیر ہے اے ایہا المسلمون قدرت الہی صفت کمال ہو ثابت ہوئی ہے نہ

معاذ اللہ صفت نقص و عیب اور اگر محالات پر قدرت مانیں تو ابھی انقلاب ہوا جاتا ہے عموم قدرت کہ اعلیٰ صفات کمالیہ سے تھا عیاذاً باللہ سخت عیب و منقصت قرار پاتا ہے۔ وجہ سنیے جب کسی محال پر قدرت مانی اور محال محال سب ایک سے معہذا تمہاری جاہلانہ خیال پر جس محال کو مقدور نہ کہو تو وہی عجز و قصور سمجھیے تو واجب کہ سب محالات زیر قدرت ہوں اور منجملہ محالات سلب قدرت الٰہیہ بھی ہے تو لازم کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کھو دینے اور اپنے آپ کو عاجز محض بنا لینے پر بھی قادر ہو اچھا عموم قدرت مانا کہ اصل قدرت ہی ہاتھ سے گئی یونہی منجملہ محالات عدم باری عز و جل ہے تو اسے بھی قدرت لازم اب باری جل و علا عیاذاً باللہ واجب الوجود نہ ٹھہرا تعمیم قدرت کی بدولت الوہیت ہی پر ایمان گیا تعالی اللہ عما یقول الظلمون علواً کبیراً ○ پس بحمد اللہ ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا قطع نظر اس سے کہ خود قول بالمحال ہے جناب باری عز اسمہ کو سخت عیب لگانا اور تعمیم قدرت کے پردہ میں اصل قدرت بلکہ نفس الوہیت سے منکر ہو جانا ہے لتد انصاف حضرات کی یہ تو حالات اور اہلسنت پر معاذ اللہ عجز باری عز و جل ماننے کے الزامات۔ ہمارے دینی بھائی اس مسئلہ کو خوب سمجھ لیں کہ حضرات کی مغالطہ و تلبیس سے امان میں ہیں واللہ الموفق۔

تشریحِ اوّل ارشاداتِ علمائین

اقول وباللہ التوفیق میں یہاں ان اللہ و یاھم حضرات مخالفین کو اکثر عبارات ایسی نقل کروں گا کہ امتناع کذب الٰہی پر تمام اشعریہ و ماتریدیہ کا اجماع ثابت کریں جس کے باعث اوس و ہم عاطل کا علاج قاتل ہو کہ معاذ اللہ یہ مسئلہ قدیم سے مختلف فیہا ہے حاش للہ بلکہ بطلان امکان پر اجماع الحق ہے جس میں اہلسنت کے ساتھ معتزلہ و غیرہم فرق باطلہ بھی متفق ناظر ماہر دیکھے گا کہ میرا یہ مدعا ان عبارتوں سے کن کن طرح رنگ ثبوت پائیگا **اول** ظاہر و جلی یعنی وہ نصوص جنہیں امتناع کذب پر صراحۃً اجماع منصوص **دوم** اکثر عبارتیں علمائے اشعریہ کی ہونگی تاکہ معلوم ہو کہ مسئلہ خلافی نہیں **سوم** وہ عبارات جنہیں بنائے کلام حسن و قبح عقلی کے انکار پر ہو کہ یہ اصول اشاعرہ سے ہے تو لاجرم مسئلہ اشاعرہ و ماتریدیہ کا اجماعی ہوا اگرچہ عند التحقیق صرف حسن و قبح بمعنی استحقاق مدح و ثواب و ذم و عقاب کی شرعیت و عقلیت میں تجاذب آراء ہے نہ بمعنی صفت کمال و صفت نقصان کہ بایں معنی باجماع عقلا عقلی ہیں کما نص علیہ جمیعاً و نبہ علیہ

ہہنا المولی سعد الدین التفتازانی فی شرح المقاصد والمولی المحقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام

وغیرہا من الجبابذۃ الاکارم اب بتوفیق اللہ تعالی نصوص ائمہ و کلمات علما نقل کرتا ہون نص ۱ شرح عقائد عضدیہ کے
بحث کلام مین ہے الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص باتفاق العقلاء وہو علی
اللہ تعالی محال اھ ملخصا جھوٹ باجماع علما محال ہے کہ وہ باتفاق عقلا عیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال نص ۲
اوسیکی بحث حسن و قبح مین ہے قد بینا فی بحث الکلام امتناع الکذب علی الشارع تعالی ہم بحث کلام مین ثابت
کر آئے کہ اللہ عزوجل پر کذب محال ہے نص ۳ اوسیکی بحث تکلیف بالمحال مین ہے محال جہلہ او کذبہ تعالی عن
ذلک اللہ تبارک و تعالی کا جہل یا کذب دونون محال ہین برتری ہی اوسے نص ۴ اوسی مین ہے
الکذب فی اخبار اللہ تعالی فیہ مفاسد لا تحصی و مطاعن فی الاسلام لا تخفی منہا مقال الفلاسفۃ فی المعاد
ومجال الملاحدۃ فی العناد ومنہا بطلان ما علیہ الاجماع من القطع بتخلید الکفار فی النار فمع صریح اخبار اللہ تعالی
بہ فیجوز عدم وقوع مضمون ہذا الخبر محتمل ولما کان ہذا باطلا قطعا علم ان القول بجواز الکذب فی اخبار اللہ تعالی
باطل قطعا اھ ملتقطا یعنی خبر الٰہی مین کذب پر بیشمار خرابیان اور اسلام مین آشکار طعن لازم آئینگے
فلاسفہ حشر مین گفتگو لائینگے ملحدین اپنی مکابرون کی جگہہ پائینگے کفار کا ہمیشہ آگ مین رہنا کہ بالاجماع
یقینی ہے اسپر سے یقین اوٹھہ جائیگا کہ اگرچہ خدا نے صریح خبرین دین مگر ممکن ہے کہ واقع نہون اور جب
یہ امور یقینا باطل ہین تو ثابت ہوا کہ خبر الٰہی مین کذب کو ممکن کہنا قطعا باطل ہے نص ۵ شرح عقائد
نسفی مین ہے کذب کلام اللہ تعالی محال اھ ملخصا کلام الٰہی کا کذب محال ہے نص ۶ طوالع الانوار کی
فرع متعلق بحث کلام مین ہے الکذب نقص والنقص علی اللہ تعالی محال جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالی
پر محال نص ۷ مواقف کی بحث کلام مین ہے انہ تعالی یمتنع علیہ الکذب اتفاقا اما عند المعتزلۃ فلان
الکذب قبیح وہو سبحانہ لا یفعل القبیح واما عندنا فلانہ نقص والنقص علی اللہ تعالی محال اجماعا یعنی
اہلسنت و معتزلہ سبکا اتفاق ہے کہ اللہ تعالی کا کذب محال ہے معتزلہ تو اسلیے محال کہتے ہین کہ کذب
برا ہے اور اللہ تعالی برا فعل نہین کرتا اور ہم اہلسنت کے نزدیک اس دلیل سے ناممکن ہے کہ کذب عیب ہے
اور عیب اللہ تعالی پر بالاجماع محال ہے نص ۸ مواقف و شرح مواقف کی بحث حسن و قبح مین ہے
مدرک امتناع الکذب منہ تعالی عندنا لیس ہو قبحہ العقلی حتی یلزم من انتفاء قبحہ ان لا یعلم امتناعہ منہ بل لہ
مدرک آخر وقد تقدم اھ ملخصا یعنی ہم اشاعرہ کے نزدیک کذب الٰہی محال ہونے کی دلیل قبح عقلی نہین
ہے کہ اوسکے عدم سے لازم آئے کہ کذب الٰہی محال نجانا جائے بلکہ اوس کے لیے دوسری دلیل ہے

کہ اوپر گذری) یعنی وہ بھی جھوٹ عیب اور اللہ تعالی میں عیب محال **نص ۹** انہیں کی بحث معجزات میں ہے
قد مر فی مسئلۃ الکلام من موقف الالہیات امتناع الکذب علیہ سبحنہ وتعالی یعنی ہم موقف الہیات میں مسئلہ
کلام میں بیان کر آئے کہ اللہ تعالی کا کذب ہمارے ممکن نہیں **نص ۱۰** امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد
مسایرہ میں فرماتے ہیں یستحیل علیہ تعالی سمات النقص کالجہل والکذب یعنی نشانہاے عیب کی ہیں جیسے جہل
و کذب سب اللہ تعالی پر محال ہیں **نص ۱۱** علامہ کمال الدین محمد بن محمد ابن ابی شریف قدسی اوسکی شرح
مسامرہ میں فرماتے ہیں لا خلاف بین الاشعریۃ وغیرہم فی ان کل ما کان وصف نقص فالباری تعالی
عنہ منزہ وہو محال علیہ تعالی والکذب وصف نقص اھ ملخصا یعنی اشاعرہ وغیر اشاعرہ کسی کو اسمیں خلاف نہیں
کہ جو کچھ صفت عیب ہے باری تعالی اوس سے پاک ہے اور وہ اللہ تعالی پر ممکن نہیں اور کذب صفت عیب ہے
نص ۱۲ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں قولہ تعالی فلن یخلف اللہ عہدہ یدل علی انہ سبحنہ
منزہ عن الکذب فی وعدہ ووعیدہ قال اصحابنا لان الکذب صفۃ نقص والنقص علی اللہ تعالی محال وقالت
المعتزلۃ لان الکذب قبیح لانہ کذب فیستحیل ان یفعلہ فدل علی ان الکذب ممتنع اھ ملخصا اللہ عزوجل کا فرمانا کہ اللہ
ہرگز اپنا عہد جھوٹا نہ کریگا دلالت کرتا ہے کہ مولی سبحنہ وتعالی اپنے ہر وعدہ و وعید میں جھوٹ سے منزہ ہے ہمارے
اصحاب اہلسنت وجماعت اس دلیل سے کذب الہی کو ناممکن جانتے ہیں کہ وہ صفت نقص ہے اور اللہ عزوجل پر نقص
محال اور معتزلہ اس دلیل سے ممتنع مانتے ہیں کہ کذب قبیح لذاتہ ہے تو اوسکا باری عزوجل سے صادر ہونا محال
غرض ثابت ہوا کہ کذب الہی اصلا امکان نہیں رکھتا **نص ۱۳** اللہ عزوجل فرماتا ہے وتمت کلمت
ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ وهو السمیع العلیم ۝ پوری ہے بات تیرے رب کی
سچ اور انصاف میں کوئی بدلنے والا نہیں اوسکی باتوں کا اور وہی ہے سنتا جانتا) امام ممدوح اس
آیت کی تحت میں لکھتے ہیں اعلم ان ہذہ الآیۃ تدل علی ان کلمۃ اللہ تعالی موصوفۃ بصفات کثیرۃ
(الی ان قال) الصفۃ الثانیۃ من صفات کلمۃ اللہ کونہا صدقا والدلیل علیہ ان الکذب نقص والنقص علی
اللہ تعالی محال یعنی یہ آیت ارشاد فرماتی ہے کہ اللہ تعالی کی بات بہت صفتوں سے موصوف ہے ازانجملہ اوسکا
سچا ہونا اور اسپر دلیل یہ ہے کہ کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال **نص ۱۴** اسی میں فرماتے ہیں صحۃ
الدلائل السمعیۃ موقوفۃ علی ان الکذب علی اللہ تعالی محال یعنی دلائل قرآن وحدیث کا صحیح ہونا اسپر موقوف
ہے کہ کذب الہی محال مانا جائے **نص ۱۵** زیر قولہ تعالی ما کان للہ ان یتخذ من ولد سبحنہ

بعض تمسکات معتزلہ کے رد میں فرماتے ہیں اجاب اصحابنا عنہ بان الکذب علی اللہ تعالی محال اہلسنت نے
جواب دیا کہ کذب الٰہی محال ہے نص ۱۶ علامہ سعد تفتازانی شرح مقاصد میں انہیں امام ہمام سے
ناقل صدق کلامہ تعالی لما کان عندنا ازلیا امتنع کذبہ لان ما ثبت قدمہ امتنع عدمہ کلام خدا کا
صدق جبکہ ہم اہلسنت کے نزدیک ازلی ہے تو اسکا کذب محال ہوا کہ جس چیز کا قدم ثابت ہو اوسکا
عدم محال ہے) **تنبیہ** انہیں امام علام کا ارشاد کہ **کذب الٰہی کا جواز ماننا قریب
بکفر ہے** انشاء اللہ تعالی تنبیہ چہارم میں آئیگا نص ۱۷ تفسیر بیضاوی شریف میں **ومن
اصدق من اللہ حدیثا** انکار ان یکون احد اکثر صدقا منہ فانہ لا یتطرق الکذب الی
خبرہ بوجہ لانہ نقص وہو علی اللہ تعالی محال اللہ تعالی اس آیت میں انکار فرماتا ہے اس سے کہ کوئی شخص
اللہ سے زیادہ سچا ہو کہ اوسکی خبر تک تو کذب کو کسی طرح راہ ہی نہیں کہ کذب عیب ہے اور عیب اللہ
تعالی پر محال نص ۱۸ تفسیر مدارک شریف میں ہے **ومن اصدق من اللہ حدیثا** تمییز
وہو استفہام بمعنی النفی ای لا احد اصدق منہ فی اخبارہ ووعدہ ووعیدہ لاستحالۃ الکذب علیہ تعالی
لقبحہ لکونہ اخبارا عن الشیء بخلاف ما ہو علیہ آیت میں استفہام انکاری ہے یعنی خبر و وعدہ و وعید کسی
بات میں کوئی شخص اللہ سے زیادہ سچا نہیں کہ اوسکا کذب تو محال بالذات ہے کہ خود اپنے معنی ہی کے
رو سے قبیح ہے کہ خلاف واقع خبر دینے کا نام ہے نص ۱۹ تفسیر علامۃ الوجود سیدی ابی السعود عمادی میں
ومن اصدق من اللہ حدیثا انکار لان یکون احد اصدق منہ تعالی فی وعدہ وسائر
اخبارہ وبیان لاستحالتہ کیف لا والکذب محال علیہ سبحنہ دون غیرہ آیت میں انکار ہے اسکا کہ کوئی شخص
اللہ تعالی سے زیادہ سچا ہو وعدہ میں یا اور کسی خبر میں اور بیان ہے اس بات کے محال ہونیکا
اور کیوں نہ محال ہو کہ اللہ تعالی کا کذب تو ممکن ہی نہیں بخلاف اوروں کے نص ۲۰ تفسیر روح البیان
میں ہے **ومن اصدق من اللہ حدیثا** انکار لان یکون احد اکثر صدقا منہ فان الکذب
نقص وہو علی اللہ محال دون غیرہ اھ ملخصا آیت اس امر کا انکار فرماتی ہے کہ کوئی شخص صدق میں
اللہ سے زائد ہو کہ کذب عیب ہے اور وہ خدا پر محال ہے نہ اوسکے غیر پر نص ۲۱ شرح السنوسیہ میں ہے
الکذب علی اللہ تعالی محال لانہ دناءۃ اللہ تعالی پر کذب محال ہے کہ وہ کمینہ پن ہے نص ۲۲
فاضل سیف الدین ابہری کی شرح مواقف میں ہے ممتنع علیہ الکذب **اتفاقا** لانہ نقص والنقص

علے اللہ تعالیٰ محال اجماعاً کذب الٰہی بالاتفاق محال ہے کہ وہ عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالےٰ پر
بالاجماع محال نص ۳ شرح عقائد جلالی میں ہے الکذب نقص و النقص علیہ تعالیٰ محال فلا یکون من
الممکنات ولا تشملہ القدرۃ کسائر وجوہ النقص علیہ تعالیٰ کالجہل والعجز جھوٹ عیب ہے اور عیب
اللہ تعالیٰ پر محال تو کذب الٰہی ممکنات سے نہیں نہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اوسے شامل جیسے تمام
اسباب عیب مثل جہل و عجز الٰہی کہ سب محال ہیں اور صلاحیت قدرت سے خارج نص ۴ اوسیمیں ہے
لا یصح علیہ تعالیٰ الحرکۃ والانتقال ولا الجہل ولا الکذب لانہا نقص والنقص علی اللہ تعالیٰ محال اللہ تعالیٰ
پر حرکت و انتقال و جہل و کذب کچھ ممکن نہیں کہ یہ سب عیب ہیں اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال
نص ۵ کنز الفوائد میں ہے قدس تعالیٰ شانہ عن الکذب شرعاً وعقلاً اذ ہو قبیح یدرک العقل قبحہ
من غیر توقف علی الشرع فیکون محالا فی حقہ تعالیٰ عقلا وشرعا کما حققہ ابن الہمام وغیرہ اللہ عزوجل
بحکم شرع و بحکم عقل ہر طرح کذب سے پاک مانا گیا اسلیے کہ کذب قبیح عقلی ہے کہ عقل خود بھی اوسکے
قبح کو جانتی ہے بغیر اسکے کہ اوسکا سمجھنا شرع پر موقوف ہو تو جھوٹ بولنا اللہ تعالےٰ کے حق میں عقلاً
و شرعاً ہر طرح محال ہے جیسے کہ امام ابن الہمام وغیرہ نے اسکی تحقیق افادہ فرمائی نص ۶ مولٰنا
علی قاری شرح فقہ اکبر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں الکذب علیہ تعالیٰ محال
اللہ تعالیٰ پر کذب محال ہے نص ۷ مسلم الثبوت میں ہے المعتزلۃ قالوا لولا کون الحکم عقلیا لما
امتنع الکذب منہ تعالیٰ عقلا والجواب انہ نقص فیجب تنزیہہ تعالیٰ عنہ کیف وقد مر انہ عقلی بالاتفاق
لان ماینافی الوجوب الذاتی من جملۃ النقص فی حق الباری تعالیٰ و من الاستحالات العقلیۃ علیہ سبحٰنہ اھ مختصرا
اسکی شرح حاصل یہ کہ معتزلہ نے اہلسنت سے کہا اگر حکم عقلی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کا کذب محال عقلی نہ ہو حالانکہ
اوسے تم بالاتفاق محال عقلی مانتے ہیں اہلسنت نے جواب دیا کہ کذب اسلیے محال عقلی ہوا کہ وہ عیب ہے
تو واجب ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اوس سے منزہ مانیں اسکے عقلی ہونے پر تمام عقلا کا اجماع ہے وجہ یہ کہ
کذب الوہیت کی ضد ہے اور جو کچھ الوہیت کی ضد ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے حق میں عیب ہے اور اوسکی شناعت
محال عقلی نص ۸ مولٰنا نظام الدین سہالوی اوسکی شرح میں لکھتے ہیں الکذب نقص لان ماینافی الوجوب
الذاتی من الاستحالات العقلیۃ بذلک اثبت الحکماء الذین ہم غیر متشرعین بشریعۃ الاستحالۃ المذکورۃ فان
الوجوب والکذب لا یجتمعان کما بین فی الکلام اھ مختصرا جھوٹ بولنا عیب ہے کہ جو کچھ خدا ہونے کے

منافی ہے وہ سب محال عقلی ہے اسی قبیل سے وہ حکمانات سے محال جانتے ہین جو کسی شرلعیت پر ایمان
نہین رکھتے کہ خدائی و دروغگوئی جمع نہونگی جیسا کہ علم کلام مین ثابت ہو چکا ہے **نص ٩** مولنا بحر
العلوم عبد العلی ملک العلما فواتح الرحموت مین فرماتے ہین اللہ تعالیٰ صادق قطعا لاستحالۃ الکذب ہناک
اللہ تعالیٰ یقینا سچا ہے کہ وہان کذب کا امکان ہی نہین **نص ١٠** افسوس کہ امام وہابیہ کے
نسبا چچا اور علماً باپ اور طریقۃً دادا یعنی شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی نے بھی اس پیشوا کی رعایت
نفرمائی کہ تفسیر عزیزی مین زیر قولہ تعالیٰ فلن یخلف اللہ عہدہ ١١ یون تصریح کی کہ خبر الٰہی خبر او تعالیٰ
کلام ازلی اوست وکذب در کلام نقصانیست عظیم کہ ہرگز بصفات او راہ نیابد و حق او تعالیٰ کہ مبرا از
جمیع عیوب ونقائص ست خلاف خبر مطلقا نقصان محض ست الخ بحمداللہ یان جدید کو جہان جانی جناب
باری مین کہانتک نقصان ممکن مانتے ہین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اللہ تعالیٰ سچا ایمان سچا دین نصیب
فرمائے آمین یہان نصوص آئمہ وتصریحات علما مین نہایت کثرت اور جسقدر ذکر کیے عاقل
منصف کے لیے ادنی کفایت بلکہ ایسے مسائل مین ہنگام تنبہ یادولی تنبیہ بسلامت عقل و نور
ایمان دو شاہد عدل کی گواہی معتبر واذ وعیت ما القی علیک لیلاح وتبین لک اجماع وبان ان لیس
لاحد نزاع فلا علیک من اضطراب مضطرب والحمد للہ المنزہ عن کذب ومحالہ

تنزیہ دوم دلائل قاہرہ وحجج باہرہ مین

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ بتوفیق مولی سبحنہ وتعالیٰ ان مختصر سطور مین ملخصا استحالۂ کذب باری عز اسمہ کو محال
صریح اور توہم امکان کے باطل قبیح ہونے پر صرف تیس دلیلین ذکر کرتا ہے جنمین خمسۂ اولے کلمات
طیبات آئمہ کرام وعلماے عظام علیہم رحمۃ الملک المنعام مین ارشاد والہام ہوئین اور باقی بخشش
ناہی اجل عزوجل کے فیض ازل سے اس عبد اذل کے قلب پر القا کی گئین والحمد للہ رب العالمین ٥
دلیل اول کہ نصوص سابقہ مین مکرر گزری جسپر طوالع وشرح مقاصد ومسایرہ ومسامرہ و
مفاتیح الغیب ومدارک وبیضاوی وارشاد العقل وروح البیان وشرح سنوسیہ وشرح ابہری
وشرح عقائد جلالی وکنز الفوائد ومسلم الثبوت وشرح نظامی وفواتح الرحموت وغیرہا کتب کلام
وتفسیر واصول مین تعویل فرمائی کہ کذب عیب ہے اور عیب باری عزوجل کے حق مین محال اور نفی النوع

[illegible]

یہ مسئلہ اصول اسلام و قواعد علم کلام سے ایک اصل عظیم و قاعدہ جلیلہ ہے جس پر تمام عقائد تنزیہ بلکہ
مسائل صفات ثبوتیہ بھی متفرع کما لا یخفی علی من طالع کلمات القوم شرح عقائد نسفی میں ہے
الحی القادر العلیم السمیع البصیر الشائی المرید لان اضدادہا نقائص یجب تنزیہ اللہ تعالی عنہا شرح
سنوسیہ میں ہے اما برہان وجوب السمع والبصر والکلام لہ تعالی فالکتاب والسنۃ والاجماع
وایضا لو لم یتصف بہا لزم ان یتصف باضدادہا وہی نقائص والنقص علیہ تعالی محال شرح مواقف
میں ہے لا طریق لنا الی معرفۃ الصفات سوی الاستدلال بالافعال والتنزہ عن النقائص
اقول وباللہ التوفیق بداہت عقل شاہد ہے کہ اکرم مجدہ جمیع عیوب و نقائص سے منزہ اور اوسکا
ادراک شرع پر موقوف نہیں ولہذا بداہت عقلاے غیر اہل ملت کبھی تنزیہ باری جل وعلا میں ہمارے
موافق ہوئے وان لم یلتزموا بالسلم باستلزام النقص غیر دارین انہ کذلک بل زاعمین انہ ہو الکمال فلا
تحیر کیسجا فاتت الکفار الذین لا عقل لہم ولا دین اعاذنا اللہ تعالی من شرہم اجمعین یہاں تک
کہ فلاسفہ نے بھی یہ حکم خود اس اصل جلیل پر مسائل متفرع کیے منہا ما فی المواقف وشرحہا قال
جمہور الفلاسفۃ لا یعلم الجزئیات المتغیرۃ والا فاذا علم مثلا ان زیدا فی الدار الآن ثم خرج عنہا
فاما ان یزول ذلک العلم ویعلم انہ لیس فی الدار او یبقی ذلک العلم بعینہ بحالہ والاول یوجب التغیر
فی ذاتہ من صفۃ الی اخری والثانی یوجب الجہل وکلاہما نقص یجب تنزیہہ تعالی عنہ اھ ومنہا انہم
ایضا ای الفلاسفۃ انکروا القدرۃ بالمعنی المذکور لاعتقادہم انہ نقصان واثبتوا لہ الایجاب زعما
منہم انہ الکمال التام پھر شرع مطہر کی طرف رجوع کیجیے تو مسئلہ اعلی ضروریات دین ہے کبھی صاف صاف قرآن و
حدیث نے باری جل مجدہ کی توحید ثابت فرمائی یونہی ہر عیب و منقصت سے اوسکی تنزیہ و تقدیس
اور خود کلمہ طیبہ سبحن اللہ و اسمائے حسنے سبوح و قدوس کے معنی یہی ہیں ولہذا التسبیحات
حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں وارد سبحن الذی لا ینبغی التسبیح الا لہ جیسے باعث
تو فروکا پر وقف اور تسبیح کو اوس سے فصل کیا گیا پھر مرتبہ اجمال میں اوسپر اجماع اہل اسلام
منعقد کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہنے والا اپنے رب عزوجل پر عیوب
و نقائص روا نہ رکھیگا فالاجماع فی الدرجۃ الثالثۃ من الادلۃ الا انہ العمدۃ فی اثبات المسئلۃ کما
نص عن بعض الاجلۃ فاعرف **دلیل دوم** — العظمۃ للہ اگر کذب الٰہی ممکن ہو تو اسلامیہ

وہیں لازم آئیں کہ اوٹھائے نہ اوٹھیں کافروں ملحدوں کو اعتراض و مقال و عناد و جدال کی وہ مجالیں
ملیں کہ مٹائے نہ مٹیں دلائل قرآن عظیم و وحی حکیم یکدست ہاتھ سے جائیں حشر و نشر و حساب و کتاب
وجنت و نار و ثواب و عذاب کسی پر یقین کی کوئی راہ نہ پائیں کہ آخران امور پر ایمان صرف اخبار الٰہی سے
ہے جب معاذ اللہ کذب الٰہی ممکن ہو تو عقل کو ہر خبر الٰہی میں احتمال رہیگا شاید یوں ہی فرمادی ہو یا یہ
ٹھیک نہ پڑے سبحنہ وتعالےٰ عما یصفون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہہ دلیل
شرح مقاصد میں افادہ فرمائی جسکی عبارت نص چہارم میں گزری اور امام رازی نے بھی تفسیر کبیر
زیر قولہ تعالی وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا اسکی طرف اشعار کیا کذب الٰہی
کے محال ہونے پر دلیل عقلی قائم کرکے فرماتے ہیں ولا یجوز اثبات ان الکذب علی اللہ محال
بالدلائل السمعیۃ لان صحۃ الدلائل السمعیۃ موقوفۃ علی ان الکذب علی اللہ تعالی محال فلو اثبتنا امتناع
الکذب علی اللہ تعالےٰ بالدلائل السمعیۃ لزم الدور وھو باطل **اقول** وباللہ التوفیق تقریر دلیل یہہ ہے
کہ عقل جس امر کو ممکن جانیگی اور ممکن وہی ہے جسے وجود و عدم دونوں سے یکساں نسبت ہو تو چاہے وہ امر
کیسا ہی مستبعد ہو مگر عقل از پیش خویش اوسکے ازلاً ابداً عدم وقوع پر جزم نہیں کر سکتی کہ ہر ممکن مقدور
اور ہر مقدور صالح تعلق ارادہ اور ارادہ الٰہیہ امر غیب ہے جس تک عقل کی اصلا رسائی نہیں پھر وہ
بطور خود کیونکر کہہ سکتی ہے کہ اگرچہ کذب الٰہی زیر قدرت ہے مگر مجھے اوسکے ارادہ پر خبر ہے کہ ازلی
ابد تک بولا نہ بولے ارادہ پر حکم وہاں کر سکتے ہیں جہاں خود صاحب ارادہ جل مجدہ خبر دے کہ فلاں امر
ہم کبھی چاہا نہ فرمائینگے کقولہ تعالےٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وقولہ تعالےٰ یرید
اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر امام فخر الدین رازی تفسیر سورۃ البقرہ میں زیر کریمہ ام
تقولون علی اللہ ما لا تعلمون ۝ فرماتے ہیں الآیۃ تدل علی فوائد (الی ان قال)
ثانیہا ان کل ما جاز وجودہ وعدمہ عقلا لم یجز المصیر الی الاثبات او الی النفی الا بدلیل سمعی اور تفسیر سورہ
انعام میں زیر قولہ تعالےٰ قل اللہ شہید بینی وبینکم فرماتے ہیں المطالب علی اقسام ثلثۃ
منہا ما یمتنع اثباتہ بالدلائل السمعیۃ فان کل ما توقف صحۃ السمع علی صحتہ امتنع اثباتہ بالسمع والا لزم الدور
ومنہا ما یمتنع اثباتہ بالعقل وہو کل شیء یصح وجودہ ویصح عدمہ عقلا فلا امتناع فی احد الطرفین اصلا فالقطع
علی احد الطرفین بعینہ لا یمکن الا بالدلیل السمعی الخ امام الحرمین قدس سرہ کتاب الارشاد میں ارشاد

کرتے ہیں اعلموا وفقکم اللہ تعالی ان اصول العقائد تنقسم الی ما یدرک عقلا ولا یسوغ تقدیر ادراکہ سمعا وا
الی ما یدرک سمعا ولا یتقدر ادراکہ عقلا والی ما یجوز ادراکہ سمعا وعقلا فاما ما لا یدرک الا عقلا فکل قاعدۃ فی
الدین تتقدم علی العلم بکلام اللہ تعالی ووجوب اتصافہ بکونہ صدقا اذ السمعیات تستند الی کلام اللہ
تعالی وما یسبق ثبوتہ فی المرتبۃ علی ثبوت الکلام وجوبا فیستحیل ان یکون مدرکہ السمع واما ما لا یدرک الا
سمعا فہو القضاء بوقوع ما یجوز فی العقل فلا یتقدر الحکم بثبوت الجائز ثبوتہ فیما غاب عنا الا بالسمع الخ
شرح عقائد نسفی میں ہے القضایا منہا ما ہی ممکنات فلا طریق الی الجزم باحد جانبیہا فکان من
فضل اللہ ورحمتہ ارسال الرسل لبیان ذلک اھ ملخصا میں کہتا ہوں اب آدمیوں ہی میں دیکھیے
کہ جو کام زید کی قدرت میں ہے دوسرا ہرگز اسے جزم نہیں کر سکتا کہ وہ کبھی اسے نہ کریگا پھر یہاں بعد
اخبار زید بھی جزم و یقین کی راہ نہیں مثلا زید نے بلکہ قسم بھی کہا ہے کہ میں اس سال ہرگز سفر نہ کرونگا
تاہم دوسرا اگرچہ صدق زید کا کیسا ہی معتقد ہو قسم نہیں کہا سکتا کہ زید اس سال یقینا سفر نہ کریگا
اور کہاے تو سخت جری و بیباک اور نگاہ عقلا میں ہلکا ٹھہریگا تو وجہ کیا وہی کہ غیب کا حال معلوم نہیں
اور زید کی بات سچی ہی ہونی کیا ضرور ممکن کہ فرق پڑ جائے جب یہہ مقدمہ ذہن نشین ہولیا اور
اب تمنی کذب الہی کو زیر قدرت مانا تو عقلا تو ہر خبر میں احتمال کذب ہوا ہی رہا یہہ کہ خبر الہی یقین
دلائے کہ اللہ عزوجل اگرچہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے مگر نہ کبھی بولا نہ بولے ہیہات اس یقین کیطرف
بھی کوئی راہ نہیں کہ آخر یہہ خبر کلام الہی ہے خود ایک کلام ہوگی تو عقلا ممکن کہ یہی بوجہ کذب صادر
ہوئی ہو پھر کونسا ذریعہ وثوق رہا جسکے سبب عقل یقین کر سکے کہ یہہ ممکن جو قدرت الہی میں تھا
واقع نہ ہوا حاصل یہہ کہ جب کذب عقلا ممکن تو استحالہ عقلی تو تم خود نہیں مانتے رہا استحالہ شرعی
وہ دلیل شرع سے مستفاد ہوتا ہے اور دلائل شرع سب کلام الہی کی طرف منتہی کما مر من ارشاد
امام الحرمین تو جبتک کلام الہی سے کذب الہی کا استحالہ ثابت نہ ہولے خود اوسی کلام الہی کا وجوب
صدق شرعا ثابت کر لیجیے لاجرم دور یا تسلسل سے چارہ نہیں اب عقلی و شرعی دونوں استحالے
اوٹھ گئے اور اللہ تعالی کی بات معاذ اللہ زید وعمرو کی سی بات ہو کر رہ گئی تعالی اللہ عما
یقولون علوا کبیرا ○ پھر حشر و نشر و جنت و نار وغیرہا تمام سمعیات پر ایمان لانے کا
کیا ذریعہ ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہذا ما عندی فی تقریر دلیل ہو لا الہ الا علام

دلیل سوم مواقف وشرح مواقف مین ہے

اما امتناع الکذب علیہ تعالی عندنا فلثلثۃ اوجہ (الی ان قال) والثالث انہ یلزم علی تقدیر ان یقع الکذب فی کلامہ سبحنہ ان نکون نحن اکمل منہ فی بعض الاوقات اعنی وقت صدقنا فی کلامنا یعنی کذب الٰہی محال ہونا ہم اہلسنت کے نزدیک تین دلیل سے ہے ایک یہہ کہ اوسکے کلام مین کذب آئے تو بعض وقت ہم اوس سے اکمل ہوجائین جبکہ ہم اپنے کلام مین سچے ہون **اقول** تقریر دلیل یہہ ہے کہ ہر محکی عنہ مین امکان عقلی کہ انسان اوسے بروجہ صحیح حکایت کرے اور شک نہین کہ جس حکایت مین جو سچا ہو وہ اوس مین جہوٹے پر خاص اس وجہ کی رو سے فضل رکہتا ہے اگرچہ اور کرورون وجہ سے مفضول ہو اب اگر کذب الٰہی ممکن ہو تو معاذ اللہ جس وقت وہ جہوٹ بولے اور انسان اوسی بات کو مطابق واقع ادا کرے تو لازم کہ آدمی اس وجہ اوس سے افضل ہوجائے اور باری عزوجل پر کسی جہت سے کسی مخلوق کو کسی طرح کا فضل جزئی بہی اگرچہ نہایت ضعیف ومضمحل ہو ملنا محال تو ثابت ہوا کہ امکان کذب محض باطل خیال فافہم والعزۃ للہ ذی الجلال **اقول** اس دلیل کی ایک مختصر تقریر یون ممکن کہ اگر کذب خالق ممکن ہو تو صدق خلق محال ہو کہ اوسکے امکان پر یہہ بہی ممکن ہو تو کتنی بڑی شناعت ہے کہ خلق سچی اور خالق جہوٹا ہو والعیاذ باللہ رب العلمین لیکن صدق خلق محال نہین تو کذب خالق ممکن نہین **دلیل چہارم** جسکی طرف امام فخر الدین رازی نے نص۶ مین اشارہ فرمایا کہ جب اہلسنت کے نزدیک اللہ عزوجل کا صدق ازلی تو کذب محال کہ ہر ازلی ممتنع الزوال **اقول** وباللہ التوفیق تصویر دلیل یہہ ہے کہ اللہ عزوجل پر اسم صادق کا اطلاق قطع نظر اس سے کہ قرآن وحدیث واجماع سے ثابت ہے اتفاقی ہے یعنی طائفہ جدیدہ کو بہی مقبول کہ وہ بہی اللہ عزوجل کو صادق بالفعل تو مانتے ہین اگرچہ صادق بالضرورۃ ہونے سے صاف انکار کرتے ہین کہ جب کذب ممکن ہوا تو امکان نہین مگر جانب مخالف سے سلب ضرورۃ تو لاجرم باری تعالی کے صادق ہونے کو ضروری نہ مانا مگر جاہل کہ صادق بالفعل ماننا ہی اونکے مذہب نامہذب کا استیصال کر گیا کہ جب وہ صادق ہے اور صدق مشتق قیام مبدء کو مستلزم تو واجب کہ صدق اوسکے ذات پاک سے قائم اور ذات الٰہی سے قیام حوادث محال تو ثابت کہ صدق الٰہی ازلی ہے بعینہ اسی طریقہ سے ہمارے ائمہ کرام نے تکوین وغیرہ کا صفات ازلیہ ہونا ثابت فرمایا ہے جیسا کہ تفصیل اوسکی مین ہے (التکوین صفۃ) للہ تعالی الاطلاق

والعقل والنقل على انه تعالى خالق العالم كونه له وامتناع اطلاق الاسم المشتق على الشيء من غير ان يكون ما منه
الاشتقاق وصفا له قائما به (الرابعة) الوجود الاول انه يمتنع قيام الحوادث بذاته تعالى لما مر آنفا (الخامس)
انه تعالى متكلم بكلام هو صفة له ضرورة امتناع اثبات المشتق للشيء من غير قيام مأخذ الاشتقاق به
سبح الارض ... بمسامرة ... الايمان من صفات الله تعالى لان من اسمائه الحسنى المؤمن كما نطق الكتاب
العزيز والايمان هو تصديقه في الازل بكلامه القديم ولا يقال ان تصديقه محدث ولا مخلوق تعالى ان
يقوم به حادث اه ملخصا اور جب صدق الٰہی ازلی ہوا تو امکان کذب کا محل نہ رہا کہ اوسکا وقوع و انعدام
صدق ممکن نہیں تحقیقا لمعنی التضاد اور انعدام صدق محال ہے کہ علم کلام میں مبین ہو چکا کہ قدیم اصلا
قابل عدم نہیں تتمہ **دلیل بست** اگر باری عزوجل کذب سے متصف ہو سکے تو اوسکا کذب اگر
ہوگا قدیم ہی ہوگا کہ اوسکی کوئی صفت حادث نہیں اور جو قدیم ہے معدوم نہیں ہو سکتا تو لازم
کہ صدق الٰہی محال ہو جائے حالانکہ یہ بالبداہۃ باطل تو کذب سے اتصاف ناممکن یہہ دلیل تفسیر
کبیر و مواقف و شرح مقاصد میں افادہ فرمائی امام کی عبارت یہہ ہے زیر قولہ تعالیٰ ومن اصدق
من اللّٰہ حدیثا امتناع کذب الٰہی پر اہلسنت کی دلیل بیان کرتے ہیں اما اصحابنا فدلیلہم انہ
لو کان کاذبا لکان کذبہ قدیما ولو کان کذبہ قدیما لامتنع زوال کذبہ لامتناع العدم علی القدیم
ولو امتنع زوال الکذب قدیما لامتنع کونہ صادقا لان وجود احد الضدین یمنع وجود الاخر فلو کان کاذبا
لامتنع ان یصدق لکنہ غیر ممتنع لانا نعلم بالضرورۃ ان کل من علم شیئا فانہ لا یمتنع علیہ ان یحکم علیہ بحکم مطابق للمحکوم
علیہ والعلم بہذہ القضیۃ ضروری فاذا کان امکان الصدق قائما کان امتناع الکذب حاصلا لا محالۃ اہ
اقول وباللہ التوفیق تحریر دلیل یہہ ہے کہ متی باری عزوجل کا تکلم بکلام کذب تو ممکن مانا اوسکا
کاذب و متصف بالکذب ہونا بھی ممکن مانتے ہو یا نہیں اگر کہیے نہ تو قول بالتناقض ہے اور بداہت
عقل سے خروج کہ کاذب و متصف بالکذب نہیں مگر وہ جو کلام کذب کرے جو اسے ممکن کہہ کر
اوسکے ثمرہ کا منکر جنون ہے اور اگر کہیے ہاں تو اب ہم پوچھتے ہیں یہہ اتصاف صرف لم یزل تک
ممکن یا ازل میں بھی شق اول باطل کہ امکان قیام حوادث کو مستلزم اور شق ثانی پر جب ازلیت
کذب ممکن ہوئی تو اوسکا ممتنع الزوال ہونا ممکن ہوا کہ ہر ازلی واجب الابدیۃ اور کذب کا امتناع
زوال استحالہ صدق کو مستلزم کہ کذب وصدق کا اجتماع محال جب اوسکا زوال محال ہوگا اوسکا

[illegible]

ثبوت ممتنع ہوگا اور امکان وجود ملزوم امکان وجود لازم کو مستلزم تحقیقاً للمعنی اللازم حیث کان
ثابتا لا للعارض کما ہہنا تو لازم آیا کہ صدق الٰہی کا محال ہونا ممکن ہو اور استحالہ وسی شی کا ممکن
ہوگا جو فی الواقع محال ہو یعنی کہ ممکن کا محال ہو جانا ہرگز ممکن نہیں ورنہ انقلاب لازم آسکے اور
وہ قطعاً باطل تو ثابت ہوا کہ اگر باری تعالیٰ کا امکان کذب مانو تو اوسکا صدق محال ہوگا لیکن
وہ بالبداہتہ محال نہیں تو امکان کذب یقیناً باطل اور استحالہ کذب قطعاً حاصل و الحمد للہ اصدق قائل

الدلائل الفائضة علی قلب الفقیر بعون القدیر عز جدہ

دلیل ششم

اقول وجل مجدہ وبحول اللہ اصول کلام الٰہی ازل میں با یجاب کلی
حق تھا یا معاذ اللہ اوسکا بعض باطل یا کل تق شق ثانی تو کفر صریح اور شق ثالث میں مطابقت و لامطابقت
دونوں کا ارتفاع اور وہ قطعاً محال اولاً بالبداہتہ فان ارتفاع محمولی الانفصال الحقیقی عن الموضوع
کارتفاع النقیضین ثانیا باجماع عقلا حتے الجاحظ المعتزلی فانما نزاعہ فی مجرد التسمیۃ ثالثا
خود قرآن عظیم مفتی و اسطہ پر ناطق قال مولنا ذو الجلال فماذا بعد الحق الا الضلٰل تو لاجرم
شق اول متعین اور شاید مخالف بھی اوس سے انکار نہ رکھتا ہو آپ ہم پوچھتے ہیں کذب ممکن عملے
فرض الوقوع صرف کسی کلام لفظی کو عارض ہوگا یا نفسی کو بھی اول مخص یعنے کہ صدق و کذب حقیقۃً
وصف معانی ہے نہ صفت عبارت ولہذا شرح مقاصد میں فرمایا طریق اطراد ہذا الوجہ فی کلامہ
المنتظم من الحروف المسموعۃ انہ عبارۃ عن کلامہ الازلی ومرجع الصدق والکذب الی المعنی بر تقدیر ثانی
جب کلام نفسی وہی کلام قدیم یا علی تقدیر التجزی اوسکا بعض ہوگا جو ازل میں ایجاباً کلیاً صادق تھا یا اوسکا
غیر شق ثانی پر قیام حوادث لازم اور اول میں انقلاب صدق بکذب کہ کلام بشر میں بھی محال ہے یا کبھی بھی

[illegible]

نہیں ہو سکتی جھوٹی کبھی سچی ورنہ مطابقت و لا مطابقت میں تصادق لازم آئے اور نقیضین باہم نقیضین
نہیں یا بالجملہ کلام صادق کے لیے ثبوت صدق ضروری تو سلب ضرورت ضرورۃً مسلوب ہوا المطلوب وانت تعلم
ان صدور الکلام القدیم منہ سبحنہ وتعالے لیس علے وجہ الاختیار فان القدیم لا یستند الی المختار من حیث ہو مختار
والقرآن کلام اللہ غیر مخلوق ولا فی اقتدار فلا یستزلک الشیطان ان الاستعارۃ انما جاءت من قبل ان العبارات منہ
وتعالی لم یصدر فی الازل الا کلاما صادقا وہو القادر ان یخلق للنفسیۃ صفۃ حادثۃ فیعنی الامکان فی بدو الامر علے
ما کان **دلیل یازدہم** وہو اخصر واظہر **اقول** وباللہ التوفیق امکان کذب اوسکی فعلیت بلکہ دوام بلکہ
ضرورت کو مستلزم ہے اگر کلام نفسی ازلی ابدی واجب للذات مستحیل التجدد کذب پر مشتمل نہ ہو تو کلام لفظی کا کذب ممکن نہیں
ورنہ وجود دال بلا مدلول یا کذب دال مع صدق المدلول لازم آئے اور دونوں بالبداہۃ محال اور جب
کلام لفظی میں کذب ممکن نہ ہو تو نفسی میں بھی ممکن نہیں ورنہ باری عزوجل کا عجز عن التعبیر لازم آئے تو لاجرم
امکان کذب ماننے والا اپنے رب کو واقعی کاذب مانتا اور اوسکے کلام نفسی میں کذب موجود بالفعل مانتا
اور وہاں فعل و دوام و وجوب متلازم **وجہ آخر اوضح واظہر** **اقول** وباللہ التوفیق تمہارے دعوی کا
حاصل یہ کہ بعض ما ہو کلام اللہ تعالی فہو ممکن الکذب بالضرورۃ اور شک نہیں کہ کل ما ہو ممکن الکذب
کاذب بالضرورۃ کہ کلام واحد میں امکان کذب بے فعلیت کذب متصور نہیں اور فعلیت کذب امتناع
صدق اور امتناع صدق ضرورت کذب ہے نتیجہ نکلا بعض ما ہو کلام اللہ تعالی کاذب بالضرورۃ اب یہیں جو
عنوانی کا صدق خواہ بالفعل ہو کما ہو المشہور خواہ بالامکان کما ہو عند الفارابی بہر طرح باری عزوجل کا
معاذ اللہ کاذب بالفعل ہونا لازم برتقدیر اول تو لزوم بدیہی اور برتقدیر ثانی اس قضیہ یعنی بعض ما ہو
کلام اللہ تعالی بالامکان العام کاذب بالضرورۃ کو کبری کیجیے اور قضیہ کل ما ہو کلام اللہ بالامکان العام
فہو کلام اللہ بالفعل کو صغری ثبوت صغری یہ ہے کہ باری تعالی سے کوئی حالت منتظرہ نہیں شکل ثالث
کی ضرب خامس یہی نتیجہ دیگی کہ بعض ما ہو کلام اللہ بالفعل کاذب بالضرورۃ والعیاذ باللہ تعالے
بلکہ حقیقۃً یہ وجہ دلیل مستقل ہونے کے قابل کما لا یخفی علے المتأمل واللہ الموفق لابطال الباطل
دلیل دوازدہم **اقول** وباللہ التوفیق صدق الہی صفت قائمہ بذات کریم ہے ورنہ
مخلوق ہوگا کہ ذات و صفات کے سوا سب مخلوق اور ہر مخلوق عدم سے مسبوق تو لازم کہ
وہ ازل میں اللہ تعالی سچا نہ ہو تعالی عن ذلک علوا کبیرا اور جب صدق صفت

والعلم بالذات ... ذات میں نقص محال کہ نقص مقتضی تعین مقتضی کی
... ذات ہو گا محال ... تعین صفت کی تحصیل تو لازم کذب منافی
ذات ہوا اور منافی ذات کا وقوع باقی ذات اس سے ... اور کیا استحالہ ... دلیل ہشتم۔ اقول
وباللہ التوفیق ہم نے دلیل چہارم و ششم بدلائل ثابت کر آئے کہ صدق صفت قائمہ بالذات ہے اور
کذب بھی اگر ممکن ہو صفت ہی ہو کر ممکن ہو گا ... والا لکون ... المورود
محل ... استحالہ دیکھا اور لازم کہ کذب الٰہی ... بالفعل ہو کہ صفات
... کوئی صفت ... اضدادنا بالکل ... نقص یا ...
... لازم آئے ... اقوال ... کذب واجب ہو کہ ...
... واجب للذات ہیں ثالثاً صدق الٰہی محال ... کذب امتناع صدق
... کذب صفت کمال ہو کہ صفات باری سب صفات کمال خامساً صدق
نقصان ہو کہ عدم کذب کو مستلزم اور ... عدم کذب عدم کمال اور ... کمال ... نقصان
سادساً سابعاً ثامناً صدق کلی و کذب جزئی جب دونوں صفت ہوں تو دونوں ممکن ہوں ...
واجب ہو تو دونوں قال ... اجتماع نقیضین ارتفاع نقیضین و اجتماع اجماع و ارتفاع سے ...
تاسع عاشر حادی عشر ایسا ہی ... جب دونوں کمال تو دونوں نقصان ...
مجمع کمال و نقصان ثانی عشر ثالث عشر رابع عشر جب دونوں صفت تو دونوں
تو دونوں منافی تو دونوں جامع اقتضا و منافی خامس عشر جب دونوں مقتضی ...
مستلزم اجتماع نقیضین ہو جس کا وجود مستلزم محال ہو وہ محال ... کذب ... باری ...
اللہ محال ٹھہرا ہے مدعی ... کہ ... ایک ...
... استحالہ ... دلیل مستقل ...
دلیلیں ہوئیں دلیل بست و چہارم۔ اقول وباللہ التوفیق ... کذب ...
... تو ... کمال ... واجب
الثبوت ہوتا اور عقل سلیم شاہد کہ باری عز وجل کے لیے ایسی شے کا ثبوت بھی محال جو کمال سے
خالی ہو اگرچہ نقص نہ ہو امام سعد الدین تفتازانی مبحث رابع فصل ... شرح مقاصد میں فرماتے

ہیں ان لم یکن من صفات الکمال امتنع اتصاف الواجب بہ للاتفاق علی ان کل ما یتصف بہ یلزم
ان یکون صفۃ کمال علامہ ابن ابی شریف شرح مسایرہ میں فرماتے ہیں یستحیل علیہ تعالٰی کل صفۃ لا کمال
ولا نقص لان کلا من صفات الالٰہ صفۃ کمال ✽ دلیل بست و ہشتم ✽ اقول وباللہ
التوفیق بداہت عقل شاہد عدل کہ جو مطلق کذب پر قادر ہوگا کذب مطلق پر بھی قدرت رکھیگا
کہ بعض کلام میں کذب پر قادر اور بعض میں اوس سے عاجز ہونے کے کوئی معنی نہیں اور قرآن کلام
اللہ قطعاً حق جسکے بعض قضایا مثل قولہ تعالٰی لا الٰہ الا اللہ وقولہ تعالٰی محمد رسول
اللہ جنہیں ہمارے صدق پر عقل صرف بے توقف شرع و توقیف سمع خود حکم کرتی ہے تو واجب
کہ قرآن عظیم مقتضا ہی ذات نہو ورنہ کذب مطلق مقدور نہ رہیگا کہ کلام صادق ہرگز کاذب نہیں ہوسکتا
اور جب مقتضائے ذات نہ ہوا تو قطعاً حادث و مخلوق تو کذب الٰہی کا ممکن ماننا قرآن عظیم
کلام اللہ کے حادث و مخلوق ماننے کو مستلزم اب بعینہٖ بھی اصرار کرو تو اپنے معتزلی کرامی گمراہ
ہونے سے کیوں انکار کرو ✽ دلیل بست و نہم ✽ اقول وباللہ التوفیق جب بتقدیر
امکان کذب بوجہ بطلان ترجیح بلا مرجح بحکم بداہت عقل کذب ہر فرد کذب قدرت الٰہی میں ہوا
تو ہر فرد صدق بھی مقدور ہوگا ورنہ صدق فی البعض واجب یا محال ہوگا تو کذب فی البعض محال یا
واجب ہوگا لاجرم ہر فرد کذب مقدور ماننا پڑا خلاصہ یہ کہ صدق و کذب کا ہر ہر فرد مقدور ہوا اور
ہر مقدور حادث تو کلام الٰہی کے اس میں مطابقت و لامطابقت دونوں ممتنع اور یہ بالبداہۃ
محال ✽ دلیل سیم ✽ اقول وباللہ التوفیق کتب حدیث و سیر مطالعہ کیجئے بہت
خوش نصیب وہی عقل بیں صرف جمال جہاں آرائے حضور پر نور سید عالم سرور اکرم مولی اعظم
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دیکھکر ایمان لائے کہ لیس ہذا وجہ الکذابین یہ منہ جھوٹ بولنے کا نہیں
اونھوں نے ہمارے حبیب کا پیارا منہ دیکھا جسپر خوبی و بہار دو عالم نثار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
اور پاکی و قدوسی سے اوسکے وجہ کریم کے لیے واللہ اگر آج حجاب اوٹھادیں تو ابھی کھلتا ہے
کہ اس وجہ کریم پر امکان کذب کی تہمت کسقدر جھوٹی تھی مخالف اسی دلیل شاہی سے نکلے
ہیں اوسے حجت اتفاقی لقب دیتا اور مسلمان کی بداہت ایمانی سے انصاف لیتا اور اپنے
رب کے پاس اوس دن کے لیے ودیعت رکھتا ہوں یوم ینفع الصادقین صدقہم

يوم لا ينفع مال ولا بنون ٥ الا من اتى الله بقلب سليم ٥ یا ایہا ...
بازنہ آئے تو دلیل سقیم ہیں وجہ دوم کہ بجائے خود دلیل مستقل تھی اس کے کوئی معد و جواب نے

بہرحال تیر کا صدو کامل آنا نے دلیل بست و ششم — قال اللہ عزوجل ومن اصدق من اللہ قیلا ٥ اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے اقول وباللہ التوفیق آیۂ کریمہ نص جلی ہے کہ کذب الٰہی محال عقلی ہے وجہ دلالت سنئے تا وہم غیر حدیث موافق کلمات فقہا پر روشن کہ امثال عبارات اگرچہ لغۃً بظاہر نفی زیادت غیر کی ہیں مگر عرفاً تفضیل مطلق و نفی برابری کے لیے مسوق ہوتی ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل کوئی نہیں یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں ومن احسن من الله صبغة یعنی صبغۃ اللہ سب سے احسن ہے ومن احسن قولا ممن دعا الى الله اى هو احسن قولا من كل من ... علامۃ الوجود سیدی ابو السعود علیہ رحمۃ الودود تفسیر ارشاد میں زیر قولہ عزوجل فمن اظلم ممن افترى على الله كذبا فرماتے ہیں هو انكار واستبعاد لان يكون احد اظلم ممن فعل ذلك او مساويا له وان كان سبك التركيب غير متعرض لانكار المساواة ونفيها يشهد به العرف الفاشي والاستعمال المطرد فانه اذا قيل من اكرم من فلان او لا افضل من فلان فالمراد به حتما انه اكرم من كل كريم وافضل من كل فاضل الا ترى الى قوله عزوجل لا جرم انهم في الاخرة هم الاخسرون بعد قوله تعالى ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا الخ والسر في ذلك ان النسبة بين الشيئين انما تتصور غالبا لاسيما في باب المغالبة بالتفاوت زيادة ونقصانا فاذا لم يكن احدهما ازيد تحقق النقصان لا محالة تو لاجرم معنی آیت یہ ہیں کہ مولیٰ عزوجل کی بات سب کی باتوں سے زیادہ صادق ہے جس کے صدق کو کسی کلام کا صدق نہیں پہنچتا اور ظاہر کہ صدق کلام فی نفسہ اصلا قابل تشکیک نہیں کہ باعتبار ذوات قضایا خواہ اختلاف قدم و حدوث کلام یا بقا و فنائے سخن یا کمال و نقصان متکلم خواہ کسی وجہ سے اس میں تفاوت ہاں ہو سکیں سچی سچی باتیں مطابقت واقع میں سب یکساں اگر ذرا بھی فرق ہوا تو سرے سے سچ ہی نہ رہا اصدق و صادق کہاں سے صادق آئیگا یہ معنی اگرچہ فی نفسہ بدیہی ہیں مگر کلام واحد میں لحاظ کے لئے سیدی اون اغبیا پر بھی انکشاف تام پائینگے جنہیں بدیہیات میں بھی حاجت تنبیہ جنابا فی تنبیہ ہولی ہو قرآن عظیم نے فرمایا محمد رسول اللہ ہم بھی کہتے ہیں محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہا وہ جملہ سچا ہے محمد رسول اللہ کہ قرآن میں آیا زیادہ مطابق واقع ہے اور ہم نے جو جملہ محمد رسول اللہ کہا کم مطابق ہے حاشا کوئی مجنون بھی اسمین تفاوت گمان نکریگا یا متعدد باتوں کو دیکھیے تو یون نظر کیجیے قرآن عزیز نے فرمایا وحمله وفصاله ثلثون شهرا اور ہم کہتے ہیں لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین کیا وہ ارشاد کہ بچے کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوٹنا تیس مہینے میں ہے زیادہ سچا ہے اور اس قول کے صدق میں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں معاذ اللہ کچھ کمی ہے تو ثابت ہوا کہ اصدقیت یعنی اشد مطابقۃ للواقع غیر معقول ہے ہان نظر سامع میں ایک تفاوت متصور اور اس تشکیک الصدق و صادق میں وہی مقصود و معتبر جسے دو عبارتون سے تعبیر کرسکتے ہیں ایک یہ کہ وقعت و قبول میں زائد ہے مثلا رسول کی بات ولی کی بات سے زیادہ سچی ہے یعنی ایک کلام کہ ولی سے منقول اگر وہی بعینہ رسول سے ثابت ہو جائے قلوب میں وقعت اور قبول کی قوت اور دلون میں سکون و طمانیت بھی اور پیدا کریگا کہ ولی سے ثبوت تک اوسکا عشر عشیر نہ تھا اگرچہ بات حرف بحرف ایک ہی دوسرے کہ احتمال کذب سے ابعد ہونا مثلا مستور کی بات سے عادل کی بات صادق تر ہے یعنی بہ نسبت اوسکے احتمال کذب سے زیادہ دور ہے اور حقیقۃ تعبیر اول بھی تعبیر دوم کی طرف راجع کہ سامع کے نزدیک جسقدر احتمال کذب سے دوری ہوگی اوسی درجہ وقعت و مقبولیت پوری ہوگی جب یہ امر ممہد ہو لیا تو آیہ کریمہ کا مفاد یہ قرار پایا کہ اللہ عزوجل کی بات ہر بات سے زیادہ احتمال کذب سے پاک و منزہ ہے کوئی خبر اور کسی کی خبر اس امر میں اوسکے مساوی نہیں ہوسکتی اور شاید حضرات مخالفین بھی اس سے انکار کرتے کچھ خوف خدا دلمیں لائیں آپ جو ہم خبر اہل تواتر کو دیکھتے ہیں تو وہ بالبداہتہ بر وجہ عادت ذاتیہ ابدیہ غیر متخلفہ علم قطعی یقینی جازم ثابت غیر محتمل النقیض کو مفید ہوتی ہے جسمین عقل کسیطرح تجویز خلاف روا نہیں رکھتی اگرچہ بنظر نفس ذات خبر و مخبرین احتمال ذاتی باقی ہے کہ اونکا تجمع علی الکذب قدرت الٰہیہ سے خارج نہیں تلویح میں ہے المتواتر یفید علم الیقین بمعنی ان العقل یحکم حکما قطعیا بانہم لم یتواطئوا علی الکذب وان ما اتفقوا علیہ حق ثابت فی نفس الامر غیر محتمل للنقیض لا بمعنی سلب الامکان العقلی عن تواطئہم علی الکذب فانہا ایسا امکان منافی قطع بالمعنی الاخص بھی نہیں ہوتا کما حققہ فی المواقف و شرحہا و اشار الیہ فی شرح المقاصد و شرح العقائد وغیرہا اسے پیش نظر رکھکر کلام باری عزوجل کیطرف

چلیے امکان کذب باری کے بعد مباحث مذکورۂ دلیل دوم و فرق امور عادیہ جو ارادۂ غیبیہ سے
قطع نظر بھی ہو تو نہایت درجہ اسقدر کہ کلام ربانی و خبر اہل تواتر کلمے کی نقول ہم پلہ ہو نگے
جیسا احتمال کذب یعنی نافی قطع و منافی جزم اس کلام پاک میں نہیں اوس کے خبر تواتر کا بھی اس سے
پاک اور بنظر امکان ذاتی جو احتمال عقلی خبر تواتر میں باقی رہ بعینہ کلام الٰہی میں بھی باقی پھر کلام
الٰہی کا سب کلاموں سے اصدق ہونا اور کسی کی بات کا اوس کے کا بھی ہمسری نہ کر سکنا کیونکر آیۂ
کریمہ تھا معاذ اللہ کذب و سست آیا بخلاف عقیدۂ مجیدۂ اہلسنت و فاتیہ السلام جو اہلسنت یعنی
امتناع عقلی کذب الٰہی کہ اس تقدیر پر کلام مولیٰ جل و علا میں کسی طرح احتمال کذب کا امکان نہیں بخلاف
خبر تواتر کہ احتمال امکانی رکھتی ہے اور یہ بات قطعا صرف اوسی کے کلام پاک سے خاص کہ کوئی
شخص ایسی حدیث نکال سکے کہ کسی غیر خدا پر کذب محال عقلی ہو جائے گا عصمت اگر بمعنی امتناع
صدور و عدم قدرت ہی ہے تاہم امتناع ذاتی نہیں کہ سلب عصمت خود زیر قدرت ہے بحمد اللہ
شمس تابندہ کی طرح روشن و درخشندہ صادق آیا کہ من اصدق من اللہ قیلا ۝ اور العزۃ
اللہ کیوں نہ صادق آئے کہ آخر من اصدق من اللہ حدیثا ۝ دیکھو یہ نشانا تھا علما
کے اوس ارشاد کا کہ زیر آیۂ کریمہ استدلال میں فرمایا کہ کوئی اوس سے کیونکر اصدق ہو سکے کہ
اوس پر تو کذب محال اور دوسروں پر ممکن والحمد للہ رب العلمین ۝ دلیل ہشتم قول
المولیٰ تعالیٰ قل ای شیء اکبر شہادۃ قل اللہ یعنی اے نبی تو کافروں سے پوچھ کون سی چیز
گواہی سب سے بڑی ہے تو خود ہی فرما کہ اللہ اقول اس کے لیے جہت دلالت بھی یہی آیۂ کریمہ
سابقہ کی جہت ہے اور وہی افادۂ مرادین اجل و اتم ہے یہاں قلا یعنی الٰہی اس وقت نفس
اور اثبات صدق کلام الٰہی الخ یہاں بصراحت ارشاد ہوا ہے کہ شہادت الٰہی کی گواہی
سب گواہیوں سے اکبر و اعظم و اعلیٰ ہے اب اگر معاذ اللہ امکان کذب کو دخل دیجئے اور پھر
شہادت الٰہی کو شہادت اہل تواتر پر تفوق نہیں کہ جب یقین یا ہے یا دگا اوس سے بھی ہو یا اور جو
احتمال ادھر میں باقی اوس میں بھی جب تو قرآن پر ایمان لانے والیکو یہی چارہ کہ مذہب مہذب
اہلسنت کی طرف رجوع کرے اور جناب عزت سے امکان کذب ہی برائت پر ایمان لائے باقی
تقریر دلیل مثل دلیل سابق ہے فافہم واعلم واللہ اعلم دلیل نہم قال ربنا عز قائل

وتمت کلمت ربک صدقا و عدلا لا مبدل لکلمتہ وھو السمیع العلیم

اور پورا ہے تیرے رب کا کلام صدق و انصاف مین کوئی بدلنے والا نہین اوسکی باتون کا اور وہی ہے سننے والا جاننے والا) علما فرماتے ہین یعنی باری عزوجل کا کلام انتہا درجہ صدق و عدل پر ہے جسکا تصور ان امور مین متصور نہین جنکا وہ مبادی ہین ہے بلغت الغایۃ اخبارہ و احکامہ و مواعیدہ صدقا فی الاخبار والمواعید و عدلا فی الاقضیۃ والاحکام ارشاد العقل السلیم مین ہے المعنی انہا بلغت الغایۃ القاصیۃ صدقا فی الاخبار والمواعید و عدلا فی الاقضیۃ والاحکام لا احد یبدل شیئا من ذلک بما ہو اصدق واعدل ولا بما ہو مثلہ **اقول** وباللہ التوفیق صدق قائل کے لیے درجات ہین

درجہ ۱ روایات و شہادات مین قطعا کذب سے محترز ہو اور مخاطبات مین بھی زنہار ایسا جھوٹ روا نرکھے جسمین کسیکا اضرار ہو اگرچہ بسبب قلت مبالات کے غلطیات کا باور کرانا مگر عمدا یا عبثا ایسے کذب کا استعمال کرے جو نہ کسیکا نقصان دہ نہ سننے والا یقین لاسکے مثلا آج زید نے من بھر کھانا کھایا یا آج مسجد مین لاکھون آدمی تھے ایسا شخص کاذب نہ گنا جائیگا یا آثم و مردود الروایۃ نہوگا تاہم بات خلاف واقع ہے اور محض فضول و غیر نافع اگرچہ نفس کلام مین حکایت واقع مراد نہونے پر دلیل قاطع ولہذا حدیث مین ارشاد فرمایا انی و آ واعبتکم فلا اقول الا حقا اخرجہ احمد والترمذی باسناد حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

درجہ ۲ ان لغو و عبث جھوٹون سے بھی بچے مگر نثر یا نظم مین خیالات شاعرانہ ظاہر کرتا ہو جسطرح قصائد کی تشبیبین **ع** بانت سعاد فقلبی الیوم متبول ہا سب جانتے ہین کہ وہان نہ کوئی عورت سعاد نامی تھی نہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ اوسپر مفتون نہ وہ اونسے جدا ہوئی نہ یہ اوسکے فراق مین محزون محض خیالات شاعرانہ ہین مگر نہ فضول بحت کہ تشحیذ خاطر و تشویق سامع و ترقیق قلب و تزیین سخن کا فائدہ رکھتے ہین تاہم ازانجا کہ حکایت سے خالی نہین ہے ارشاد فرمایا گیا وما علمنہ الشعر وما ینبغی لہ نہ ہمنے اوسے شعر سکھایا نہ وہ اسکے شان کے لائق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

درجہ ۳ اسنے بھی تحرز کرے مگر مواعظ و امثال مین اون امور کا استعمال کرتا ہو جنکے لیے حقیقت واقعہ نہین جیسے کلیلہ دمنہ کی حکایتین منطق الطیر کی روایتین اگرچہ کلام قائل بظاہر حکایت واقع ہے مگر تعلیط سامع نہین کہ سب جانتے ہین وعظ و نصیحت کے لیے یہ تمثیلی باتین بیان کی گئی ہین جنسے

شفقت مقصود ... علیہ السلام مصداق ... [illegible]
کے بعض کفار لیام بدیان اسلام ... روشنی ... [illegible]
اوہام ہوا کے قصہ شیطان و ملک کے افسانے سے ... تسلی کیا ... [illegible]
تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا ۔ ... [illegible]
... سے اجتناب کلی کرے اگرچہ ... خلاف واقع کا وقوع ہوتا ... [illegible]
... اولیاء اللہ کا ہے و حضرت اللہ عزوجل سہواً و خطاً بھی صدور کذب سے محفوظ ... [illegible]
... باقی ہے ... کہ ان اللہ تعالیٰ یکرہ ... ان یخطأ ابوبکر الصدیق
فی الارض رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر والحارث فی مسندہ وابن شاہین فی السنۃ عن معاذ بن
جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت ... معصوم ... [illegible]
بالذات ہو کہ کذب کا امکان وقوعی بھی نہیں ہے مگر بنظر نفس ذات امکان ذاتی ... [illegible]
انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام اجمعین کا ہے و حضرت ... کذب کا امکان ذاتی بھی ... [illegible]
اور کسی عظمت و جلال و جلالت ... بالذات کذب و ظلم کی نافی و منافی ہے اور ... [illegible]
اسی کے وارث ... اگرچہ محال عقلی ہے نہایت درجات صدق ہے جس سے مافوق متصور نہیں ... [illegible]
ارشاد فرمایا ہے کہ جیسے رب کا صدق و عدل اعلیٰ درجہ متصور ہے تو واجب ہے ... [illegible]
صدور ظلم و خلاف عدل باجماع اہلسنت محال عقلی ہے یونہی صدور کذب و خلاف صدق بھی ... [illegible]
ہو ورنہ صدق الٰہی نہایت نہایت تک پہونچا ہوگا کہ اوس کے مافوق ایک ... اور بھی پیدا ہوگا ... [illegible]
اور ... کبھی خلاف فثبت المقصود والحمد للہ العلی الودود ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
... عاضر کی گئیں اور اگر ... [illegible]

[illegible]

استدبار ... [illegible] ... والله الهادی الی الحق المبین

والحمد لله رب العالمین

شرح [illegible] — رد شبہات امام وہابیین

[illegible] ... اللہ تعالیٰ الی الحق المبین ... [illegible]

[illegible] ... امام ... [illegible]

[illegible] ... آسان ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] توفیق ... [illegible]

[illegible] ... قائل امام ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... شنیدن ... [illegible]

[illegible] اگر قول خصم قابل قبول ہو تو اتباع حق سے کیون ناحق عدول ہو ... [illegible]

[illegible] ... چند ساعت مین ... [illegible]

[illegible] ... دونون طرف ... [illegible]

[illegible] ... آواز ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

القی السمع وہو شہید ... قابل نہین ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... یستمعون القول فیتبعون احسنہ کا

قائل نہین ... تعصب باطل واصرار عاطل ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

الصبحٰ الیس الصبح بقریب آوسدن رات ارجعون اعمل صالحاً کا جواب
کلا ہوگا اور طعن ہے الم یاتکم نذیر ٥ کے جگر دوز تیر ہیں بلا کا پلا آنکھی سویرا
ہوش سنبھالو آنکھیں مل ڈالو اور آہستہ سوچنے کی راہ نکالو چل تو دیے یہہ کبھی دیکھتے ہو کہ اس
جھکی اندھیری میں کسلیے پیچھے ہو چنے نہ صرف ایک مسئلہ کذب باری بلکہ خوارج و روافض معتزلہ
تیسیہ ظاہر یہ کرامیہ وغیرہم طوائف ضالہ کی بدعات شنیعہ اور اونکے علاوہ صدہا ضلالات قبیحہ
فظیعہ کی خندقین جھنکا رہیں اور تمہیں ان پھر ٹھوکرون ستم لشکرشوں کی خبر تک نہو ئی ستم ظہر ہیں
وہ بلا کی نیندیں جھک آئیں اور یہہ گمان یہہ کہ اس پھر راہ کا ہدایت تک ہیہات ہیہات کہان
ہدایت اور کہان یہہ چال ٥ اذا کان الغراب دلیل قوم ٭ سیھدیھم طریق
الھالکینا ٭ تتبہ اپنی حالت پر رحم کرو قبل اسکے کہ پھر معذرت رہنا ہو لاء الذین
اضلونا السبیلا ہ کام نہ آئے اور لا تختصموا لدی کی غضب جھنجھلاہٹ اذ تبرا
الذین اتبعوا من الذین اتبعوا کا رنگ دکھائے ربنا افتح بیننا وبین قومنا
بالحق وانت خیر الفاتحین ٥ فقیر اس تشدید تمہید و تہدید شدید کو اپنا شفیع بنا کر مجال مقال
میں قدم دھرتا اور ڈرتے ڈرتے نازک طبعون گران سمعون چلن بھینوں ناتوان بندوں سے
کچھ عرض کرتا ہے ٥ کہتے تو وسے کہتا ہوں احوال دل مگر ٭ ڈر ہے کہ شان ناز پہ
شکوہ گران نہو ٭ ایہا القوم ان حضرت امام اول وہابیت شاہ اسمٰعیل ثانی طوائف نجدیہ کو
اپنی ایجاد کا مزہ مقدم تھا بیباک وہی ہیں انکا عالم تھا زبان کے آگے بارہ ہاتھ چلتے جب باتہی
پھر کیا کسی کے سنبھالے سنبھلتے جدھر جا نکلے سبھی ہو یا دیر لگی رکھنے سے پورا ہے ٥ کہ بت
شکنی گاہ بسجد ربی آتش ٭ ازین سبب تو گبر و مسلمان گلہ دارد ٭ اسلیے حضرت کی ایک کتاب میں
جو کفر ہے تو دوسری میں ایمان آج جو ولی ہے کل پکا شیطان ایک آنکھ سے راضی دوسری سے
نہتا ایک پہ ہیں ترچھے دوسرے میں شفا دونوں کیون جائیے ایک ہاتھ پر چڑھا ایک پر تقویت رکھ
لیجیے ایک دوسری کا رد کردو تو سہی اب ایک بڑی مصلحت ہے جسکے لیے حضرت نے اپنی تصانیف
میں ڈرتے ڈرتے پانی باندھے اور پیش خویش آہستہ آہستہ سب سامان کر لیے جسے فقیر نے اپنے
مجموعہ مبارکہ البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ مجلد سوم فتاوائے فقیر مسمی

العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں مفصل ومدلل بیان کیا یہ سمجھی
کہ وہ مطلب نہ نکلیگا جبتک اللہ تعالی کا وجوب صدق باطل نہو لہذا رسالہ یکروزی میں امکان
کذب کے قائل ہوئے اور اس بیہودہ دعوے کے ثبوت کو ہزار جانکنی وہ ہذیان بکین البطلان جلا سکے
ہذیان اول امام وہابیہ اگر کذب الہی محال ہوا ور محال پر خدا کو قدرت نہیں تو اللہ
تعالے جھوٹ بولنے پر قادر نہوگا حالانکہ اکثر آدمی اوسپر قادر ہیں تو آدمی کی قدرت اللہ کی قدرت سے
بڑھ گئی یہہ محال ہے تو واجب کہ اوسکا جھوٹ بولنا ممکن ہو ایہا المسلمون حاکم اللہ شر المحرفین تم
بنظر انصاف اس اغوائی عوام وطغوای طغام کو غور کرو کہ اس لعین کی گانٹھ میں کیا کیا کفر کی پڑیان
بندھی ہیں اولا دہوکا دیا کہ آدمی تو جھوٹ بولتے ہیں خدا نہ بول سکے تو قدرت انسانی اوسکی
قدرت سے زائد ہو جائیگی حالانکہ اہلسنت کا ایمان ہے کہ انسان اور اوسکے تمام اعمال واقوال واوصاف واحوال سب
جناب باری عزوجل کے مخلوق ہیں قال المولی سبحنہ وتعالے واللہ خلقکم وما تعملون ۝
(تم اور جو کچھ تم کرتے ہو سب اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے) انسان کو فقط کسب پر ایک گونہ اختیار
ملا ہے اوسکے سارے افعال مولی عزوجل ہی کی سچی قدرت سے واقع ہوتے ہیں آدمی کی کیا طاقت کہ
بے اوسکے ارادہ وتکوین کے پلک مار سکے انسان کا صدق کذب کفر ایمان طاعت عصیان
جو کچھ ہے سب اوسی قدیر مقتدر جل وعلا نے پیدا کیا ہے اور اوسکی عظیم قدرت عظیم ارادت سے
واقع ہوتا ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین ۝ تم نہ چاہو گے مگر یہہ کہ اللہ
چاہے جو پروردگار سارے جہان کا ع اوسکا چاہا ہوا ہمارا نہوا ۝ ما شئت کان وما تشاء یکون
لا ما یشاء الدہر والافلاک پھر کتنا بڑا فریب ہے کہ آدمی کا فعل قدرت الہی سے جدا ہے یہہ خاص اشقیا
معتزلہ کا مذہب نامہذب اور قرآن عظیم کا مردود ومکذب ثانیا۔ اقول اس مدہوش سے پوچھو انسان کو
اپنے جھوٹ بولنے پر قدرت ہے یا معاذ اللہ اللہ عزوجل سے بلوانے پر بہر تقدیر قدرت بڑھنا تو جب
ہوتا کہ اللہ تعالی آدمی سے جھوٹ بلوانے پر قادر نہو رکھتا اپنے کذب پر قادر نہوا تو انسان کو اوس عزیز
جلیل کے کذب پر کب قدرت تھی کہ قدرت الہی سے اوسکی قدرت زائد ہو گئی ولکن من لم یجعل
اللہ لہ نورا فما لہ من نور ثالثا حضرت کو اسی یکروزی میں یہہ تسلیم ضروری کہ کذب عیب ومنقصت
ہے اور بیشک باری عزوجل میں عیب ونقصان آنا محال عقلی اور ہم اسی رسالہ کے مقدمہ میں روشن کر چکے

کہ محال پر قدرت ماننا اللہ عزوجل کو سخت عیب لگانا بلکہ اوسکی خدائی سے منکر ہو جانا ہے [illegible]
[illegible] ابلیس خبیث علیہ اللعنہ نے یہہ عجز قدرت کا بیا شگوفہ ان دہلوی ایما [illegible] ابن حزم
فاسد العقیدہ [illegible] ظاہری المذہب ردی المشرب کو بھی سکھا یا تھا کہ اپنے رب کا ادب و اجلال یکسر
پشت ڈال کتاب الملل والنحل میں بک گیا کہ اللہ تعالی قادر ہے کہ اپنے لئے ولد اتخاذ [illegible]
اللہ تعالی اپنے لیے بیٹا بنالینے پر قادر ہے کہ قدرت نا تو نہ ہوگا تعالی اللہ عما یقول
الظالمون علوا کبیرا ه لقد جئتم شیئا ادا ه تکاد السموات یتفطرن منه و
تنشق الارض وتخر الجبال هدا ه ان دعوا للرحمن ولدا ه وما ینبغی للرحمن ان یتخذ
ولدا ه سیدی علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی مطالب وفیہ میں ابن حزم کا یہہ قول نقل کر
فرماتے ہیں فانظر اختلال ہذا المبتدع کیف عقل [illegible] ہذه المقالة الشنیعة من اللوازم [illegible]
تحت وہم وکیف فاتہ ان العجز انما یکون لو کان القصور جاء من جہة القدرة اما اذا [illegible]
المستحیل لتعلق القدرة فلا یتوہم عاقل ان ہذا عجز یعنی اس بدعتی کی بدحواسی دیکھو [illegible]
قول شنیع پر کیا کیا خباثتیں لازم آتی ہیں جو کسی وہم میں نہ سمائیں اور کیونکر اوسکے فہم سے [illegible]
عجز تو جب ہو کہ قصور قدرت کی طرف سے آئے اور جب وجہ یہہ ہے کہ محال خود ہی [illegible]
قابلیت نہیں رکھتا تو اس سے کسی عاقل کو عجز کا وہم نہ گزریگا [illegible] فرمایا و بالجملہ فذلک التقدیر
[illegible] یودی الی تخلیط عظیم لا یبقی معه شئ من الایمان [illegible]
(کہ رب عزوجل محالات پر قادر ہے) وہ سخت وہمی [illegible] کا باعث ہوگی جسکے ساتھ ایمان کا
نام رہے نہ اصلا احکام عقل کا نشان) اوسمیں فرمایا [illegible] المستحیلات
لیس له قدرة [illegible] الاشیخ الضلالة ابلیس یعنی یہہ [illegible] قدرت میں ابن حزم [illegible] پہلی بات
[illegible] باطل واقع ہوئی جسمیں اوسکا کوئی پیشوا نہیں مگر سردار گمراہاں ابلیس [illegible]
القدرة والارادة [illegible] و المستحیل لا یکون ان [illegible]
[illegible] الذات العالیة واثبات الالوہیة لا [illegible]
[illegible] قصور وفساد و نقص اعظم من ہذا و ہذا العقد یودی الی تخلیط عظیم و تحیر [illegible]
لا یبقی معه عقل ولا نقل ولا ایمان ولا کفر [illegible] من المبتدعة [illegible]

[illegible] فانظر بعد هذا التقریع کیف عمی عما یلزم علی هذا القول الشنیع من اللوازم التی لا یتفوہ
الیها الا جهم یعنی قدرت وارادہ دونوں صفتیں نقص ہوتی ہیں اور محال کا اسپر مقدور ہونا ممکن ہو
[illegible] لازم آئے کہ قدرت وارادہ اپنی نقص کے عدم اور خود اللہ تعالی کے عدم اور محال
خدا کر دینے اور خالق [illegible] ان سب باتوں سے متعلق ہوسکے اس سے بڑھکر کونسا
قصور و فساد نقصان ہوگا اس تقریر [illegible] خرابی لازم آئیگی جسکے ساتھ عقل
رہے نہ نقل نہ ایمان نہ کفر اور بعض اشقیا تو مذہب کو [illegible] نہ سوجھا تو صاف لکھ گیا کہ ایسی
بات پر بھی خدا قادر ہے ایسا اس بدبخت کا اندھاپن دیکھو کیونکر [illegible] نہ سوجھیں وہ شناعتیں جو
اس [illegible] قول پر لازم آئینگی [illegible] کو بھی [illegible] نہیں) مسلمان انصاف کریں کہ ہم
[illegible] اس مذہب ابن حزم پر [illegible] الجہم سے کتنی [illegible]

کذالک قال الذین من قبلہم مثل قولہم تشابہت قلوبہم - واللہ
لا یہدی کید الخائنین ۵ ابطال - اقول العزۃ للہ اگر دہلوی ملا کی یہ دلیل
[illegible] ممکن ہو جائیں وجہ یہ کہ جب یہ قرار پایا کہ آدمی جو
کچھ کر سکے خدا بھی اپنی ذات پاک کے لیے کرسکتا ہے اور معلوم کہ نکاح کرنا عورت سے ہمبستر ہونا
اور [illegible] رحم میں نطفہ پہنچانا قدرت انسانی میں ہے تو واجب کہ [illegible] خدا بھی یہ باتیں
کر سکے [illegible] آدمی کی قدرت [illegible] سے بڑھ جائیگی اور جب اتنا ہوچکا تو وہ افعال جنکے سبب
اہل اسلام [illegible] ولد کو محال جانتے تھے امام وہابیہ نے قطعا جائز مان لیں آگے نطفہ ٹھہرنے
اور بچہ ہونے میں کیا [illegible] کیا ہے وہ کونسی ذلت و خواری باقی رہی ہے جسکے باعث
[illegible] ہوگا [illegible] اگر خدا کا عاجز رہ جانا تو سخت تعجب ہو کہ یہ تو خاص اپنے ہاتھ کے کام [illegible]
[illegible] جسکے لیے اوسکی قدرتیں واقع ہوئے ہیں تو کیا اپنی [illegible]
[illegible] کہ نطفہ استقرار کرے اور خدا استقرار پر قادر ہو یا [illegible]
[illegible] رحم میں کوئی فساد [illegible] بالغ اولاد [illegible]
[illegible] جب [illegible] ممکن ٹھہرے [illegible] قطعا ممکن [illegible]
پھر خدا ہی ہوگا قال اللہ تعالی قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین ۵ [illegible]

اگر جن کے لیے کوئی بچہ ہی تو ہین سب کے کھلے پوچھنے والا ہون) تو قطعاً و خدا کا امکان ہوا اگر
چہ منافی عزت ہو کر امتناع بالغیر ٹھہرے اور جب ایک ممکن تو کرور ہا ممکن کہ قدرت خدا کی انتہا نہیں
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ٭ خامساً ملا جی دہلی کا خدا تو موہوم کہان کہان آدمی کی
حرص کریگا آدمی کھانا کھاتا ہی پانی پیتا ہے پاخانہ پھرتا ہی پیشاب کرتا ہے آدمی قادر ہی کہ جس
چیز کو دیکھنا نچاہے آنکھین بند کرلے سننا نچاہے کانون مین انگلیان دے لے آدمی قادر
ہے کہ اپنے آپکو دریا مین ڈبو دے آگ سے جلالے خاک پر لیٹے کانٹون پر لوٹے رافضی ہو جائے
وہابی بنجائے مگر ملا جی ملوم کا مولا تو موہوم یہہ سب باتین اپنے لیے کر سکتا ہوگا ورنہ عاجز
ٹھہریگا اور کمال قدرت مین آدمی سے گھٹ رہیگا **اقول** غرض خدائی سے ہر طرح ہاتھ دھو
بیٹھنا ہے نکر سکا تو حضرت کے زعم مین عاجز ہوا اور عاجز خدا نہین کر سکا تو ناقص ہوا ناقص خدا
نہین محتاج ہوا محتاج خدا نہین ملوث ہوا ملوث خدا نہین تو تمس واس کی طرح اظہر
واز ہر کہ دہلوی بہادر کا یہہ قول ابتر حقیقۃً انکار خدا کی طرف منجر **ما قدروا اللہ حق قدرہ**
والعیاذ باللہ عن اضلال الشیٰطین مگر سبحٰن ربنا ہمارا سچا خدا سب عیبون سے پاک اور قدرت
علی المحال کی تہمت سے بالکلیہ کمال منزہ عالم اور عالم کے اعیان اعراض ذوات صفات
اعمال اقوال خیر شر صدق کذب حسن قبیح سب اوسکی قدرت کاملہ و ارادہ ازلیہ سے ہوتے ہین نہ
کوئی ممکن اوسکی قدرت سے باہر نہ کسیکی قدرت اوسکی قدرت کے ہمسر نہ اپنے لیے کسی عیب
ونقصت پر قادر ہونا اوسکی شان قدوسی کے لائق وہ دور **تعٰلی اللہ عما یقول الظٰلمون**
علوًا کبیرا ٥ وسبحٰن اللہ بکرۃ واصیلا والحمد للہ حمدا کثیرا ثم **اقول** فقیر ہین ان پانچ کے
علاوہ ہذیان مذکور پر اور ابحاث دقیقہ کلامیہ ہین جنکے ذکر کے لیے مخاطب قابل فہم دقائق درکار
نہ وہ حضرات جنہین اجلہ اکابر کا مبلغ علم سید ہی سید ہی نفس عبارت مشکوۃ وغیرہ سے سنا کر
اجازت سند کی دادوستد تا بہ اذلہ واصاغر چہ رسد امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولہم واللہ

الہادی دو لی الایادی ❊ **ہذیان دوم مولای نجدیہ** ❊ عدم کذب را از کمالات
حضرت حق سبحنہ میشمارند و اور ا جل شانہ بان مدح میکنند بخلاف اخرس و جماد کہ ایشان را کسی بعدم
کذب مدح نمیکنند و پر ظاہر ست کہ صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب سیار د
و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضی حکمت تنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید ہمان شخص ممدوح
میگردد و باب عیب کذب و اتصاف بکمال صدق بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ باشد و تکلم
بکلام کاذب نمی تواند کرد یا قوت متفکرہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع نمیتواند
کرد یا شخصیکہ ہرگاہ کلام صادق میگوید کلام مذکور از و صادر میگردد و ہرگاہ کہ ارادہ تکلم بکلام کاذب
می نماید آواز او بند می گردد یا زبان او ماؤف میشود یا کسے دیگر دہن او را بند می نماید یا حلقوم
او را خفہ میکند و یا کسی کہ چند قضایا صادقہ را یاد گرفتہ است اصلا بر ترکیب قضایای دیگر قدرت
نمیدارد و بنا بر علیہ کلام کاذب ازو صادر نمیگردد و این اشخاص مذکورین نزد عقلا قابل مدح نیستند
یا محض عجز تکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب و تنزہا عن التلوث بہ از صفات مدح ست و بنا بر
عجز از تکلم بکلام کاذب نمیگوید از صفات مدح نیست یا مدح آن بسیار ادون ست از مدح اول
انتہی بلفظہ ارکیاب المختل اس تمام باطل و تطویل لاطائل کا یہ حاصل ہے حاصل کہ عدم کذب
اللہ تعالی کے کمالات و صفات مدائح سے ہو اور صفت کمال و قابل مدح یہی ہے کہ متکلم باوجود
قدرت بلحاظ مصلحت عیب آلایش سے بچنے کو کذب سے باز رہے نہ کہ کذب پر قدرت ہی نہ رکھے گونگو
یا پتھر کی کوئی تعریف نکریگا کہ یہ جھوٹ نہیں بولتا تو لازم کہ کذب الہی مقدور و ممکن ہو ❊
اقول و باللہ التوفیق اس ہذیان شدید الطغیان کے شنائع و مفاسد حد شمار سے
زائد مگر ان تو شیون بدلگامیون پر چو تازیانے نگاہ اولین ذہن فقیر مین حاضر ہوئے پیشکش
کرتا ہون و باللہ العصمۃ فی کل حرف و کلمۃ **تازیانہ ا- اقول** العزۃ للہ و
العظمۃ للہ و اللہ الذی لا الہ الا ہو **کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون
الا کذبا** ۝ لقد یہ ظلم شدید و ضلال بعید تماشا کرو کہ جا بجا خود اپنی زبان سے کذب کو عیب
و آلودگی کہتا جاتا ہے پھر اسے باری عز و جل کے لیے ممکن بتاتا اور اللہ کے جھوٹ نہ بولنے کی وجہ
یہ ٹھہراتا ہے کہ حکیم ہے اور مصلحت کی رعایت رکھتا ہے لہذا ترفعا عن عیب الکذب و تنزہا عن

الملوث ہے یعنی اس لحاظ سے کہ کہیں عیب و لوث سے آلودہ نہو جاؤں کذب سے بچتا ہے دیکھو صاف
صریح مان لیا کہ باری عزوجل کا عیب دار و ملوث ہونا ممکن وہ چاہے تو ابھی عیبی و ملوث بنجائے
مگر یہہ امر حکمت و مصلحت کے خلاف ہے اسلیے قصداً پرہیز کرتا ہے تعالی اللہ عما یقولون علوا
کبیرا (۵) اور خود سمجھے سے اصل بنائے خود سری دیکھی جائے مقبوح کا پیدا الاسئے مقدوح اس
کلام اللہ کے رد میں ہے کہ کذب نقص ہے اور نقص باری تعالی پر محال اسکے جواب میں فرمائے ہیں
محال بالذات ہونا ہمین تسلیم نہیں بلکہ ان دلیلوں (یعنی دونوں نہ پاؤں) سے ممکن ہے تو
کیسی صاف روشن تصریح ہے کہ نہ فقط کذب بلکہ ہر عیب و الایش کا خدا میں آنا ممکن واہ بہادر
کیا غضب کر دکھایا چشم میں تمام عقائد تنزیہ و تقدیس کی جڑ کاٹ گیا آج جاہل احمق کا ایک اندھا بہرا
سکتا گونگا سب کچھ ہونا ممکن ٹھہرا کھانا پینا پاخانہ پیشاب پھرنا ہگنا موتنا بیمار پڑنا بچہ جننا اونگھنا سونا
بلکہ مر جانا مرکے پھر پیدا ہونا سب جائز ہو گیا غرض اصول اسلام کے ہزاروں عقیدے جنہیں مسلمان قرآن
کے ہاتھ میں یہی ایک دلیل تھی کہ مولی عزوجل پر نقص و عیب محال بالذات ہیں دفعۃً سب باطل و بے
دلیل ہو کر رہ گئے فقیر تنزیہ دوم میں زیر دلیل اول ذکر کر آیا کہ یہہ مسئلہ کیسی عظمت والا اصل دینی
تھا جس پر ہزارہا مسئلہ ذات و صفات باری عزوجل متفرع یعنی اس ایک کے انکار کرتے ہی وہ سب
اڑ گئے تو میں شرح مواقف سے گزرا کہ ہمارے لیے معرفت صفات باری کیطرف کوئی راستہ نہیں
مگر افعال الٰہی سے استدلال یا یہہ کہ اوس پر عیوب و نقائص محال اب یہہ دوسرا راستہ تو تمنے
خود بند کر دیا رہا پہلا یعنی افعال سے دلیل لانا کہ اوس نے ایسی عظیم چیزیں پیدا کیں اور ان میں یہہ
یہہ حکمتیں ودیعت رکھیں تو لاجرم انکا خالق بالبداہۃ علیم و قدیر و حکیم و مرید ہے اقول اولا
یہہ استدلال صرف انہیں صفات کا کام دیتا ہے جنہیں خلق و تکوین کو علاقہ داری باقی ہزارہا
مسائل صفات تنزیہیہ و سلبیہ پر دلیل کہاں سے آئیگی مثلاً مصنوعات کا ایسا بدیع و رفیع ہونا کیونکر
دلالت کرے کہ اسکا صانع صفت کلام یا صفت صدق سے بھی متصف یا نوم و اکل و شرب سے بھی منزہ
ہے ثانیاً جن صفات پر دلالت افعال وہاں بھی صرف اسکے حصول پر دال نہ یہہ کہ اونکا
حدوث ممتنع یا زوال محال مثلاً اس عالم حکیم عظیم بنانے کے لیے بیشک علم و قدرت و ارادہ و
حکمت درکار تھی اسکے صرف بنانے وقت انکا ہونا ثابت نہ یہ کہ پہلے سے ہوں اور ہمیشہ رہینگے

دلیل ساکت اگر دلائل سمعیہ کیطرف چلیے **اقول** اولاً بعض صفات سمع پر متقدم تو اونکا سمع سے اثبات دور کو مستلزم **ثانیاً** سمع بھی صرف گنتی کے سلوب و ایجابات مین وارد اونکے سوا ہزارون مسائل کس گھر سے آئینگے مثلاً نصوص یا شرعیہ مین کہین تصریح نہین کہ باری عز جلالہ اعراض و امراض و بول و براز سے پاک ہے اسکا ثبوت کیا ہوگا **ثالثاً** نصوص بھی فقط وقوع و عدم وقوع بتائینگے وجوب و استحالہ و ازلیت و ابدیت کا پتا کہان سے چلیگا مثلاً **بکل شیءٍ علیم o علیٰ کل شیءٍ قدیر o** سے یہ بیشک ثابت کراوسکے لیے علم و قدرت ثابت ہے یہہ کب نکلا کہ ازل سے ہین اور ابد تک رہینگے اور اونکا زوال اوس سے محال ہو ہان **وهو یطعم ولا یطعم** اور **لا تاخذه سنة ولا نوم** کا اتنا حاصل کہ کھاتا پیتا سوتا اونگھتا نہین یہہ کہ یہہ باتین اوس پر ممتنع **ہان ہان** ان سب امور پر دلالت قطعی کرنے والا آن تمام تر ازلیت و ابدیت و وجوب و امتناع پر بوجہ کامل ٹھیک اوترنے والا اور ان ہزار ہا مسائل صفات ثبوتیہ و سلبیہ کے اثبات کا یکبارگی سچا ذمہ لینے والا تمہالف ذی ہوش غیر مجنون و مدہوش کے سو تمہین وفقہ تمہاری پتھر پڑے یہی عقلی یقینی دینی بدیہی اجماعی ایمانی مسئلہ کہ باری تعالیٰ ہر عیب و نقصت محال بالذات جسے ہاتھ سے کیا سب کچھ جا تا رہا اب نہ دین ہے نہ نقل نہ ایمان نہ عقل **انا لله وانا الیه راجعون کذالک یطبع الله علی کل قلب متکبر** مفتون **ہان وہابیہ نجدیہ کو دعوت عام ہے** اپنے مولوی مسلم امام مقدم کا یہہ ہذیان امکان ثابت مان کر ذرا بتا مین تو کہ اونکا معبود بول و براز سے بھی پاک ہے یا نہین حاشا لله اگر امتناع تو امتناع عدم وقوع سے بھی لاسکے پڑینگے آخر قران و حدیث بلکہ تو کہین اسکا ذکر نہین نہ افعال الٰہی اس نفی پر دلیل اگر اجماع مسلمین کیطرف رجوع لائین اور بیشک اجماع ہے مگر جان برادر یہہ بیشک ہمنے یون ہین کہا کہ یہہ عیب ہین اور عیب سے تنزیہ پر مسلمان کا ایمان تو قطعاً کوئی مسلم ان امور کو روا نہ رکھیگا جب عیب سے تلوث ممکن ٹھہرا تو اب ثبوت اجماع کا کیا ذریعہ رہا کیا نقل و روایت سے ثابت کروگے حاشا نقل اجماع در کنار سلفاً و خلفاً کتابون مین اس مسئلہ کا ذکر ہی نہین اگر کہیے بول و براز کا وقوع الیسے آلات جسمانیہ پر موقوف جنسے جناب باری منزہ تو اولاً اون آلات کے بطور آلات نہ ہونے

ذات ہونے کے استحالہ پر سوا اوس وجوب تنزہ کے کیا دلیل ہے تمہارا امام دعولی پر وبیٹھا ہے
ثانیاً توقف ممنوع آخر بے آلات زبان ودہن وگلے ویردہ گوش کلام وبصر وسمع ثابت ہے پھر
بے الآلات بول پر اسے کون مانع اسیطرح لاکہون کفریات لازم آئینگے کہ تمہارے امام کا وہ
بہتان امکان تسلیم ہوکر قیامت تک نہ سمٹینگی کذالک یحق اللہ الحق ویبطل الباطل
ولو کرہ المجرمون ۞ مسلمانون نے دیکھا کہ اس طائفہ تالفہ کے سردار وامام
مدعی اسلام نے کیا بس بویا اور کیا پھل کہویا اور لاکہون تعطل نہا اسلام کو کیسا ڈہویا کس ارجان
کفر شنیع وضلال فظیع کا دروازہ کیسا کہولا کہ اوسکا مذہب مان کر کبھی بند نہوگا پہر وہ جو کہی ہے
کہ دنیا بہر مین جتنے ہین موحد ہین باقی سب مشرک سبحن اللہ یہہ ہو تحفہ اور یہہ دعوے اور ناقص عیبی
و ملوث خدا کے پوجنے والے کس منہ سے اوس اپنے تراشیدہ باطل موہوم کو حضرت حق سبحنہ
کہتا ہے بحمد اللہ وہی تو سمجھے کے قابل ہین دنیا بہر کے عیبون الائشون کا امکان حاصل الحمد
للہ ہین اپنے رب ملک سبوح قدوس عزیز مجید عظیم جلیل کیطرف ہزار زبان وصد ہزار جان سے
کرتا ہون تیرے اوس عیبی آلائشی تراشیدہ معبود اور اوسکے سب پوجنے والون مسلمانو
تمہارے رب کی عزت وجلال کی قسم کہ تمہارا سچا معبود جل وعلا وہ پاک منزہ وسبوح وقدوس ہے
جسکے لیے تمام صفات کمالیہ ازلاً ابداً واجب للذات اور اصلاً کسی عیب لوث سے ملوث ہونا جسکا
قطعاً محال بالذات اوسکی پاک قدرت اس ناپاک شناعت سے بری ومنزہ کہ معاذ اللہ اپنے عیبی
وناقص بنانے پر حاصل ہو نعم المولی ونعم النصیر یہہ تمہارا تو ہم کا سوالا جو ہم تمہارے
اپنے لیے عیوب وفواحش پر قدرت توڑ کتا ہی مگر لوگون کے شرم لحاظ یا ہمارے سچے خدا کے قہر و
غضب سے ڈر کر باز رہتا ہے ضعف الطالب والمطلوب لبئس المولی
ولبئس العشیر ۞ اوسفیہ ملوم کذوب بظلوم الوہیت منقصت باہم اعلی درجہ منافی
ہین آگہ وہی ہے جسکے لیے جمیع صفات کمال واجب لذاتہ ہون تو کسی عیب سے اتصاف
ممکن ماننا زوال الوہیت کو ممکن جاننا ہے پہر خدا خدا کب رہا وکان الظانین باللہ
مجاہدون ۞ عنقریب انشاء اللہ تعالی تفسیر کبیر سے منقول ہوگا کہ باری کے لیے امکان
ظلم ماننے کا یہی مطلب کہ اوسکی خدائی ممکن الزوال ہے مین گمان نہین کرتا کہ اس بیباک کیطرح

(مسلمانوں کی تو خدا ایمان کرے) کیسی صریح دال کا فرتے بھی لیے وہ ایک تصریح کر دی ہے کہ عیب لوث خدا میں آ سکتے ہیں مگر بطور ترفع یعنی شخت نبی رکھنے کے لیے اوسکو دور رکھتا ہے صدق اللہ ومن اصدق من اللہ قیلا فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور بیشک آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ولیکن وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں والعیاذ بالمولی سبحنہ وتعالی **ثم اقول** طرفہ تماشا ہے خدا کی شان سنتے تھے کہ یہ طائفہ کا تو وہ ایمان کہ خدا کے لیے عیب کا امکان اور ارباب طائفہ یوں بے وقت کی کہہ کر یا حتی بلکان کہ تمام امت کے خلاف حق تعالی کے جھوٹ کو عقیدہ ٹھہرایا تو مولف کے پیشوایان دین کا ہے مولف اسپر افسوس یہ ہیں کہ یا حضرت خدا ظہر کی خبر ہے وہاں سولا یہ طائفہ عجز وجہل وظلم بخل وسفہ وہزل وغیرہا دنیا کے سب عیوب ونقائص کے امکان کا تحقیق کائے چکے ہیں پھر بفرض غلط اگر یہ ایک ہنگم عجز مان بھی لیا تو تمہارے امام کے ایمان پر کیا بچا کیا ایک امر کہ خدا کے لیے اوس کے کردار و نقیہ تمکن تھا وہ تو اوس حرمین سے ایک خوش تسلیم کر لیا پھر کیا قہر کیا اگر تمہارا امام جو خدا کا ناقص عیبی ملوث آلائشی ہو سکنے پر ایمان لایا نہ یہہ قابل افسوس نہ خلاف اسلام ہے یہہ تو تمہاری اعظم پیشوایان دین کی سنت ہے معاذ اللہ اس امام کی بدولت طائفہ بیچارے کی کیا برکت ہے **ثم اقول** اس سے بڑھکر مظلمہ حالیہ تناقض صریح امام الطائفہ اوس سے خدا کے لیے عیب و تلوث ممکن مانتا ہے اوسی منہ سے کہتا ہے جھوٹ نہ بولے تو قدرت جو گھٹ جائیگی جی گھٹ جائیگی تو کیا آفت آئیگی آخر جہاں ہزار عیب ممکن ہو گئے ایسی تمہیں علیش ہے یہہ کہ رب کریم رؤف رحیم عز مجدہ اپنے اضلال سے اپنی پناہ میں رکھے آمین آمین بجاہ سید الہادین محمد الصادق الحق المبین صلوات اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین **تازیانہ ۲-۱ اقول** وباللہ التوفیق ایہا المسلمون ما شاء اللہ سمجھا نا کہ باری عز وجل کا عیوب ونقائص سے ملوث ہونا اس شخص کے نزدیک صرف ممکن ہی نہیں نہیں بلکہ یقینا اوسی بالفعل ناقص جانتا اور کمال حقیقی سے دور مانتا ہے اے مسلمان کمال حقیقی یہہ ہے کہ اوس صاحب کمال کی نفس ذات مقتضی جملہ کمالات ومنافی جملہ

تلوثات ہو اور قطعاً جو ایسا ہوگا اوسپر ہر عیب و نقصان محال ذاتی ہوگا کہ ذات سے مقتضای ذات کا
ارتفاع یا ذات و منافی ذات کا اجتماع دونوں قطعاً بدیہی الامتناع اور بیشک ہم اہلسنت اپنے رب کو
ایسا ہی مانتے ہیں اور بیشک وہ سچے کمال والا ایسا ہی ہے اس شخص نے کہ اوس عزیز جلیل پر
عیب و نقصان کا امکان مانا تو قطعاً کمالات کو اوسکا مقتضای ذات نجانا تو کمال حقیقی سے
بالفعل خالی اور حقیقۃً ناقص و فاقد ہستی عالی ہوا آج وجہ معلوم ہوئی کہ یہہ طائفۃ تالفہ اپنے آپ کو
موحد اور اہلسنت کو مشرک کیوں کہتا ہے اسکے زعم میں اللہ عزوجل کے لیے اثبات کمالات
واجبہ للذات شرک ہے کہ لفظ وجوب جو مشترک ہوجائیگا اگرچہ وجوب بالذات و وجوب للذات
فرق اوس طفل مکتب پر بھی مخفی نہیں جو اربعہ و زوجیت کی حالت جانتا ہے و لہذا اس فرقہ ضالہ
نے باتباع کرامیہ کمالات الٰہیہ کو مقتضای ذات نہ ٹھہرایا تو جیسے معتزلہ نے تعدد قدما سے
بچنے کو نفی صفات کی اور اپنا نام اصحاب التوحید رکھا یونہیں اس طائفہ جدیدہ نے اشتراک لفظ
وجوب سے بھاگنے کو نفی اقتضای ذات کی اور اپنا نام موحد ترا شا و فی ذلک **اقول** ع

تعسًا لمن بالاعتزال و بالتوہب جاؤا | ذا اہل توحید و ذاک موحد عنوا ۱۲ منہ
تشابہت قلوبہم | فتناسب الاسماء تشابیہ شبیہ جہول سفیہ کو جسکا اوسکا استاذ

قدیم ابلیس رجیم علیہ اللعن نے یہہ نقصان و تلوث باری عزوجل کا مسئلہ سکھایا تو دوسری
کتاب افضاح الباطل مسمی بہ ایضاح الحق میں ترقی ضلال و شدت نکال کا رستہ دکھایا یعنی
اوسمیں نہایت دریدہ دہنی مسائل تنزیہ و تقدیس باری تعالی عزوجل کو جنہیں تمام اہلسنت کا
اجماع قطعی ہے صاف بدعت حقیقیہ بتایا۔ جری بیباک کی وہ عبارت ناپاک یہہ ہے تنزیہ او تعالی
از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلاجہت و محاذات و قول بصد و رعالم بسبیل ایجاب
و اثبات قدم عالم و امثال آن ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ
را از جنس عقائد دینیہ میشمارد اھ مختصرا دیکھو کیسا بے دھڑک لکھہ دیا کہ اللہ عزوجل کی یہہ تنزیہہ و
تقدیس کہ اوسے زمانہ و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اوسکا دیدار بلا کیف حق ماننا سب
بدعت حقیقیہ ہیں ہاں سچ ہے جب اللہ تعالی کے لیے ہر عیب و آلائش کو ممکن ماننا سنت ملعونہ
امام نجدیہ ہے تو اوس عزیز مجید جل مجدہ کی تنزیہ و تقدیس آپہی بدعت حقیقیہ شریعت وہابیہ ہوگی

[illegible]

[illegible]

وہی حساب ہے ع کہ توہم در میان نالجی ۔ مشرکین بھی تو دین اسلام کو بدعت بتاتے تھے ما سمعنا بهذا فی الملة الآخرة ان هذا الا اختلاق کہ خیر یہانتک تو نری بدعت ہی بدعت تھی آگے شراب ضلالت تیز و تند ہو کر اونچی چڑہی اور نشہ کی ترنگ کیف کی امنگ دون پر آکر کفر تک بڑہی کہ اللہ عزوجل کو پاک و منزہ اور دیدار الٰہی کو بے جہت و مقابلہ ماننے کو مخلوقات کے قدیم جاننے اور خالق تعالی کو بے اختیار ماننے کے ساتھ گنا اور اوسے ان ناپاک مسئلون کے ساتھ کہ باجماع مسلمین کفر محض ہین ایک حکم مین شریک کیا اب کیا لکھا جائے سوا اسکے کہ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ایسے امام اور ایسے ماموم ع مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم ۔ تازیانہ ۵۴ ۔ اقول وباللہ التوفیق سفیہ سحیق کی اور جہالت و ضلالت دیکھیے خود مانتا جاتا ہے کہ صدق اللہ عزوجل کی صفات کمالیہ سے ہے حیث قال صفت کمال ہین اسلئے پھر اوسے امر اختیاری جانتا ہی کہ باری تعالی سے لئے باوجود قدرت عدم برعایت مصلحت بطور ترفع اختیار فرمایا اہلسنت کے مذہب مین اللہ عزوجل کے کمالات اوسکے پاک قدرت و اختیار سے نہین بلکہ باقتضائے نفس ذات بے توسط قدرت و ارادہ و اختیار اوسکی ذات پاک کے لیے واجب و لازم ہین نہ کہ معاذ اللہ وہ اوسکی صنعت یا اونکا عدم اوسکے زیر قدرت تمام کتب کلامیہ اسکی تصریح سے مالامال وہ احادیث و آثار تمہارے کان تک کبھی پہونچے ہونگے جنمین کلام الٰہی کو باختیار الٰہی ماننے والا کافر ٹھہرایا اور عجب نہین کہ بعض اونمین سے مین بھی ذکر کرون مگر مجھے یہان حیرت ہی کہ اس بیباک بدعتی کو کیونکر الزام دون اگر یہ کہتا ہون کہ صفات کمالیہ الٰہی کا اختیاری اور اونکے عدم کا زیر قدرت باری ہونا ائمہ اہلسنت کا مسئلہ اجماعی ہے تو اوسنے جیسے اور مسائل اجماعیہ تنزیہ و تقدیس کو بدعت حقیقیہ لکھدیا یہان کہتے کون اوسکی زبان پکڑتا ہے کہ ائمہ اہلسنت سب بدعتی تھے اور اگر یون دلیل قائم کرتا ہون کہ صفت کمال کا اختیاری اور اوسکے عدم کا زیر قدرت ہونا مستلزم عیب و نقصان ہے کہ جب کمال اختیاری ہوا کہ چاہے حاصل کیا یا نکیا تو عیب و نقصان بھی روا ٹھہرا اور مولی سبحنہ وتعالی کا موصوف بصفات کمالیہ ہونا کچھ ضروری نہوا تو یہ اوس مذہب کا

عین مذہب ہے وہ صاف لکھ چکا کہ باری عزوجل بہیا وعیب والآئش کا ناممکن مگر یاں ان
پیرودن سے اتنا کہو نگا کہ انکہ کہول کر دیکھتے جاؤ کس معتزلی گراہی کو امام جانتے ہو جو صراحۃً عقائد
اجماعیہ اہلسنت وجماعت کو رد کرتا جاتا ہے پہر کہنا کہ ہم سنی ہیں شیخ نجدی حضرت نے صفات
کمالیہ باری جل وعلا کا اختیاری ہونا کچھ فقط صفت صدق ہی میں نہ کہا بلکہ صفت علم الٰہی میں بھی
اسکی تصریح کی کتاب تفویت الایمان مسمی بہ تقویۃ الایمان ع برعکس نہند نام زنگی کافور میں
صاف لکھدیا غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کیجیے یہہ اللہ صاحب ہی کی
شان ہے حاشا للہ یہہ اللہ عزوجل پر صریح بہتان ہے دیکھو ان ملکوں نے کہلا اقرار کر دیا کہ اللہ تعالیٰ
چاہے تو علم حاصل کرے چاہے جاہل ہی بنا رہے اور اچھا ایمان رکھتا ہے خدا اہلسنت
کے مذہب میں ازلاً ابداً ہر بات کو جاننا ذات پاک کو لازم ہی کہ نہ دہ کیسے ارادہ واختیار سے
نہ اوسکا نہ حاصل ہونا یا زائل ہو جانا کبھی قابل و مقدور ہے ہیرو وہابیہ تمام کی بہ نسبت
گنتے جاؤ اور اپنے امام معظم کی لیے ہم اہلسنت کے امام اعظم سیدنا امام اقدم امام الائمہ سراج
الامہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد واجب الانقیاد کا ترجمہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں
صفاتہ تعالیٰ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہما
فہو کافر باللہ تعالیٰ صفات الٰہی ازلی ہیں نہ حادث نہ کسی کی مخلوق تو جو اونہیں مخلوق یا حادث
بتائے یا اونمیں تردد کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کا منکر **اقول** وجہ
اسکی وہی ہے کہ صفات مقتضائے ذات تو اونکا حادث وقابل فنا ہونا ذات کے حدوث
وقابلیت فنا کو مستلزم اور یہہ عین انکار ذات ہے والعیاذ باللہ رب العالمین **تازیانہ ۲۲**
اقول وباللہ التوفیق جب صدق الٰہی اختیاری ہوا اور قرآن عظیم قطعاً اوسکا کلام صادق
تو واجب کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا مقتضائے ذات نہو ورنہ قرآن لازم ذات ہوگا اور صدق
لازم قرآن اور لازم لازم لازم اور لازم کا اختیاری ہونا بداہۃً باطل اور باجماع مسلمین جو
کچھہ ذات ومقتضائے ذات کے سوا ہے سب حادث ومخلوق تو دلیل قطعی سے ثابت ہوا کہ مولانا
وہابیہ پر قرآن عظیم کو مخلوق ماننا لازم اور اس بارے میں اگرچہ حضرت عبداللہ بن مسعود وعبداللہ
بن عباس وجابر بن عبداللہ وابو درداء وحذیفہ بن الیمان وعمران بن حصین ورافع بن خدیج

و ابو حکیم شامی و انس[۵۲] بن مالک و ابو ہریرہ[۵۳] وغیرہا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حدیثوں سے
مروی ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے مخلوق کہنے والے کو کافر بتایا مگر از انجا
کہ ائمہ محدثین کو ان احادیث[۵۴] میں کلام شدید ہے لہذا آثار و اقوال صحابہ کرام و تابعین عظام و ائمہ
اعلام علیہم رضا المنعام استماع کیجیے (ارشاد ۱ تا ۱۰) امام لالکائی کتاب السنۃ میں بسند صحیح روایت
کرتے ہیں انبانا الشیخ ابو حامد احمد بن ابی طاہر الفقیہ انبانا عمر بن احمد الواعظ حدثنا محمد بن
ہرون الحضرمی حدثنا القاسم بن العباس الشیبانی حدثنا سفین بن عیینۃ عن
عمرو بن دینار قال ادرکت تسعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقولون من قال
القرآن مخلوق فہو کافر یعنی حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی نو صحابہ کو پایا کہ فرماتے تھے جو قرآن کو مخلوق بتائے کافر ہے (۱۱) بیہقی کتاب
الاسماء والصفات میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن آبائہ الکرام سے راوی کہ مخلوقیت
قرآن ماننے والے کی نسبت فرماتے انہ یقتل ولا یستتاب قتل کیا جائے اور اوس سے توبہ نہ لین
(۱۲) اوسیمین امام علی بن مدینی سے منقول انہ کافر (۱۳) اوسیمین امام مالک سے مروی کافر
فاقتلوہ کافر ہے اوسے قتل کرد (۱۴) جزء الفیل میں یحیی بن ابی طالب سے روایت من زعم ان
القرآن مخلوق فہو کافر جو قرآن کو مخلوق کہے کافر ہے ذکر ہذہ الاربع الامام السخاوی فی المقاصد
الحسنۃ (۱۵) امام احمد کتاب السنۃ میں فرماتے ہیں من قال القرآن مخلوق فہو عندنا کافر لان
القرآن من صفۃ اللہ قرآن کو مخلوق کہنے والا ہمارے نزدیک کافر ہے کہ قرآن خدا کی صفت
ہے (۱۶) امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں من قال القرآن مخلوق فہو زندیق جو کہے
قرآن مخلوق ہے وہ بے دین ہے (۱۷) امام سفین بن عیینہ فرماتے ہیں القرآن کلام اللہ
من قال مخلوق فہو کافر قرآن کلام الٰہی ہے جو اوسے مخلوق کہے کافر ہے (۱۸) عبد اللہ
بن ادریس کے سامنے خلق قرآن ماننے والوں کا ذکر ہوا کہ اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں فرمایا
کذبوا لیس ہؤلاء بموحدین ہؤلاء زنادقۃ من زعم ان القرآن مخلوق فقد زعم ان اللہ مخلوق
ومن زعم ان اللہ مخلوق فقد کفر ہؤلاء زنادقۃ جھوٹے ہیں وہ موحد نہیں زندیق ہیں جس نے قرآن کو
مخلوق کہا اوس[۵۵] نے خدا کو مخلوق کہا اور جس نے خدا کو مخلوق کہا کافر ہوا یہ بے دین ہیں (۱۹ تا ۲۱)

وکیع بن الجراح و معاذ بن معاذ و یحیی بن سعید فرماتے ہیں من قال القرآن مخلوق فہو کافر (۲۲) ابن
ابی مریم نے فرمایا من زعم ان القرآن مخلوق فہو کافر (۲۳ و ۲۴) شبابہ بن سوار و عبد العزیز
بن ابان قرشی فرماتے ہیں القرآن کلام اللہ و من زعم انہ مخلوق فہو کافر قرآن کلام اللہ ہے جو اوسے
مخلوق مانے کافر ہے (۲۵) امام یزید بن ہارون نے فرمایا واللہ الذی لا الٰہ الا ہو الرحمن الرحیم
عالم الغیب والشہادۃ من قال القرآن مخلوق فہو زندیق قسم اللہ کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں
بڑا مہربان رحمت والا حاضر غائب سب کا خبردار کہ جو کوئی قرآن کو مخلوق کہے زندیق ہے اورد
ہذہ الاواخر فی الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ للعلامۃ النابلسی (۲۶) سیدنا امام اعظم رضی
اللہ تعالی عنہ وصایا میں فرماتے ہیں من قال ان کلام اللہ مخلوق فہو کافر باللہ العظیم جو قرآن کو مخلوق
کہے اوسنے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا (۲۷) امام فخر الاسلام فرماتے ہیں قد صح عن
ابی یوسف انہ قال ناظرت اباحنیفۃ رحمہ اللہ تعالی فی مسئلۃ خلق القرآن فاتفق رأیی و رأیہ علی ان من
قال بخلق القرآن فہو کافر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی سے بروایت صحیحہ ثابت ہوا کہ انہوں نے
فرمایا میں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا بالآخر
میری اور انکی رائے متفق ہوئی کہ خلق قرآن ماننے والا کافر ہے (۲۸) مولنا علی قاری
شرح فقہ اکبر میں اسے نقل کرکے فرماتے ہیں صح ہذا القول ایضا عن محمد یہ قول امام محمد رحمہ اللہ تعالی
سے بھی بسند صحیح مروی ہوا (۲۹ و ۳۰) فصول عمادی پھر فتاوی عالمگیری میں ہے من قال بخلق
القرآن فہو کافر (۳۱) خلاصہ میں ہے لو قال تا قرآن آفریدہ شدہ است یعنی پیغمبر نہادہ شدہ
یکفر الخ (۳۲) خزانۃ المفتین میں ہے من قال بخلق القرآن فہو کافر فصل سئل نجم الدین
النسفی عن معلمۃ قالت تا قرآن آفریدہ شدہ است یعنی پیغمبر استاد نہادہ شدہ است ہل تقع
فی نکاحہا شبہۃ قال نعم لانہا قالت بخلق القرآن ایہا المسلمون امام وہابیہ کے صرف اس ایک
قول کے متعلق صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و علمائے دین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے
یہہ بتیس فتوے ہیں جنکی رو سے اوسپر کفر لازم اور اوسکے بہت اقوال کہ اس کے
مثل یا اس سے بھی شنیع تر ہیں انکا کہنا ہی کیا ہے ع قیاس کن زگلستان او بہار شرا
اللہم انا نسألک الثبات علی الایمان والسنۃ آمین آمین یا عظیم المنۃ یہہ چار تازیانے

خلاصہ اس امر کے اظہار مین سمجھے کہ مولا مجتہد نے اس ایک قول مین کتنی کتنی بدمذہبیان کین معتزلیت کرامیت وغیرہا کس کس طرح کی ضلالتین لین کیسا کیسا عقائد اجماعیہ اہلسنت کو جھٹلایا اللہ عزوجل کی جناب مین گستاخی و بے ادبی کو کس نہایت تک پہونچایا جب بحمد اللہ تفصیل مستدل سے فراغت پائی اب بتوفیقہ تعالی تذلیل دلیل کیطرف چلیے یعنی اس ہذیان دوم مین جو اوسنے امکان کذب باری پر ایک فریبی مغالطہ دیا اوسکار و بلیغ سنیے ذرا اوسکی تقریر مغالطہ پر پھر ایک نظر ڈال لیجیے کہ تازہ ہوجائے حاصل اوس کلام پریشان کا یہہ تھا کہ عدم کذب باری تعالی کے صفات کمال سے ہے جس سے اوسکی مدح کیجاتی ہے اور صفت کمال و قابل مدح یہی ہے کہ کذب پر قادر ہوکر اوس سے بچے ورنہ سرے سے قدرت ہی نہوئی تو عدم کذب مین کیا خوبی ہے پتھر کی کوئی تعریف نکریگا کہ جھوٹ نہین بولتا یونہین جو کذب کا ارادہ کرے مگر کسی مانع کے سبب بول نسکے عقلا اوسکی بھی مدح نکرینگے **اب** بتوفیق اللہ تعالی پہلے نقوض اجمالی لیجیے پھر حل مغالطہ کا مژدہ دیجیے واللہ الہادی وولی الایادی **تازیانہ ۵** - رب عزوجل فرماتا ہے ما انا بظلام للعبید (مین بندون کے حق مین ستمگر نہین) اور فرماتا ہے لایظلم ربک احدا (تیرا رب کسی پر ظلم نہین کرتا) اور فرماتا ہے ان اللہ لایظلم مثقال ذرۃ (بیشک اللہ تعالی ایک ذرہ برابر ظلم نہین فرماتا) **اقول** ان آیات مین مولی عزوجل نے عدم ظلم سے اپنی مدح فرمائی کیونکہ ملاجی بھلا جو ظلم پر قدرت ہی نرکھے اوسکی بے ظلمی کی کیا تعریف یون تو پتھر کی بھی ثنا کیجیے کہ ظلم نہین کرتا اسیطرح جو صوبہ ظلم چاہے مگر حاکم بالا کا خوف مانع آئے عقلا اوسکی بھی مدح نکرینگے تو لاجرم باری عزوعلا کو ظلم پر قادر کہیے گا سبحن اللہ تمسے کیا دور جب کذب وغیرہ ہر عیب و آلائش پر قدرت مان چکے تو ظلم مین کیا ستم رکھا اگر اتنا ہم

[illegible]

لیجیے کہ ظلم کہتے ہین ملک غیر مین تصرف بیجا کو جب باری سبحانہ وتعالی کو اسپر قادر مانیے گا تو پہلے بعض اشیا کو
اوسکے ملک سے خارج اور غیر کی ملک مستقل مان لیجیے مسلمانون کو تو بزور زبان و زور دہان
مشرک کہتے ہو خود سمجھ لیجے کا فر مشرک کیا ہے قال تعالی للہ ما فی السموات وما فی الارض
اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانون مین ہے اور جو کچھ زمین مین ہے) وقال تعالی قل لمن ما فی السموات و
الارض قل للہ تو فرما کسکا ہے جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے تو فرما اللہ کا ہے) وقال تعالی ام لہم شرک فی السموات
والارض کیا اونکا ساجھا ہے آسمانون اور زمین مین) ولہذا اہلسنت وجماعت کا اجماع قطعی قائم کہ باری جل مجدہ سے
ظلم ممکن ہی نہین شرح فقہ اکبر مین ہے لا یوصف اللہ تعالی بالقدرۃ علی الظلم لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ
وعند المعتزلۃ انہ یقدر ولا یفعل باری تعالی کو ظلم پر قادر نہ کہا جائیگا کہ محال زیر قدرت نہیں
آتا اور معتزلہ کے نزدیک قادر ہے اور کرتا نہیں) بیضاوی وعمادی وغیرہما تفاسیر مین ہے الظلم
یستحیل صدورہ عنہ تعالی اہ ملخصا اللہ تعالی سے ظلم صادر ہونا محال ہے) تفسیر روح البیان مین ہے
الظلم محال منہ تعالی اللہ تعالے سے ظلم محال ہے) تفسیر کبیر مین ہے الذی یدل علی ان الظلم محال
من اللہ تعالی ان الظلم عبارۃ عن التصرف فی ملک الغیر والحق سبحانہ لا یتصرف الا فی ملک نفسہ
فیمتنع کونہ ظالما وایضا الظالم لا یکون الہا والشیٔ لا یصح الا اذا کانت لوازمہ صحیحۃ فلو صح منہ الظلم
لکان زوال الالہیۃ صحیحا وذلک محال اہ ملخصا ظلم الہی محال ہونے کی دلیل یہہ ہے کہ ظلم ملک
غیر مین تصرف سے ہوتا ہے اور حق تعالی جو تصرف کرے اپنی ہی ملک مین کرتا ہے تو اوسکا
ظالم ہونا محال اور نیز ظالم خدا نہیں ہوتا اور شی جبھی ممکن ہوتی ہے کہ اوسکے سب لوازم
ممکن ہون تو اگر ظلم الہی ممکن ہو تو لازم ظلم یعنی زوال الوہیت بھی ممکن ہو یہہ محال ہے) اوسیمین
زیر قولہ تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ الآیۃ لکہتے ہین الظالم سفیہ
خارج عن الالہیۃ فلو صح منہ الظلم لصح خروجہ عن الالہیۃ ظالم بے وقوف ہے خدائی سے خارج تو
اگر خدا سے ظلم ممکن ہو تو اوسکا خدائی سے نکل جانا ممکن ہو) یہہ تفسیر کبیر کی وہی عبارت
ہے جسکا ہم تازیانہ اول مین وعدہ کر آئے تھے تازیانہ ۔ ۶ ۔ قال ربنا تبارک
وتعالی وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا تو کہہ سب تعریفین اوس خدا کو جسنے
اپنے لیئے بیٹا نہ بنایا) وقال تعالی حاکیا عن الجن وانہ تعالی جد ربنا ما اتخذ صاحبۃ

ولا ولدا ۵ بیشک بڑی شان ہے ہمارے رب کی جسنے اپنے لیے نہ عورت اختیار کی نہ بچہ) **اقول**
ان آیات میں سبوح قدوس جل جلالہ نے یون اپنی تعریف فرمائی اب بھلا میاںجی کہین
اپنی دلیل سے جو کہتے ہین ضرور کہین گے کہ اونکا خدای موہوم چاہے تو بیاہ کرے بچے
جنائے مگر عیب و لوث سے بچنے کو دور رہتا ہے جب تو صفت مدح ٹھہری ورنہ سری سے
قدرت ہی نہو تو خوبی ہی کیا ہے یحیی علیہ الصلاۃ والسلام کو فرمایا گیا سیدا و حصورا
سردار اور عورتون سے پرہیز رکھنے والا) جینا مرد کی کون تعریف کریگا کہ عورتون سے
بچتا ہے **تازیانہ ۷** - قال المولی سبحنہ تعالی **وما کان ربک نسیا** (تیرا رب
بھولنے والا نہین) **اقول** اب دہلوی ملا اپنی ہذیانی دلیل کو آیہ کریمہ مین جاری کر دیکھے
رب تعالی ذکرہ نے عدم نسیان سے اپنی مدح فرمائی اور صفت کمال و قابل مدح یہی ہے کہ
باوجود امکان نسیان عیب لوث سے بچنے کو اپنے علوم حاضر رکھے تیری کی کوئی تعریف
نکریگا کہ یہ بات نہین بھولتا حالانکہ عدم نسیان قطعاً اوسی بھی حاصل ہو ہین اگر ایک شخص
بالقصد کسی مسئلہ کا بھلا دینا چاہتا اور عمداً اپنے دل کو اوسکے یاد سے پھیرتا ہی مگر جب بھولنے پر
آتا ہے کوئی یاد دلا دیتا ہے یون بہلانے پر قدرت نہین پاتا عقلا ایسے شخص کو بھی عدم نسیان
سے مدح نکرینگے تو لاجرم واجب کہ باری سبحنہ کا نسیان ممکن ہو اور وہ اپنے علوم کو بھلا دینے پر
قادر تعالی عن ذلک علوا کبیرا **تازیانہ ۸** - ایہ کریمہ **لا یضل ربی ولا ینسی** (میرا
رب نہ بہکے نہ بھولے) **اقول** موسی کلیم اللہ علی سیدہ و علیہ الصلاۃ والتسلیم نے عدم ضلال سے
اپنے رب کی ثنا کی اگر دہلوی میاںجی کی دلیل سچی ہو تو لازم کہ باری عزوجل کا بہکنا ممکن ہو کہ مدح
اسیمین ہے کہ باوصف امکان عیب و لوث سے بچنے کو ضلال مین نہ پڑے اگر ضلالت پر قدرت
ہی نپائی تو مجبوری کی بات مین تعریف کاہے کی پتھر کو کوئی نہ کہیگا کہ یہ راہ نہین بھولتا
یا جب پھینکتے ہین تو سیدہا زمین ہی پر آتا ہے کبھی بہک کر آسمان کو نہین چلا جاتا اسیطرح
جب کوئی شخص بہکنے کو ہو تو راہ بتا دی جائے یون بہکنے نپائے اسمین بھی کوئی تعریف نہین
یہہ چار **تازیانے** نقض کے لیے بس ہین اور جو شخص طرز تقریر سمجھ لیا اوسپر اور نقوض
کثیرہ کا استخراج آسان مگر انصاف یہہ ہے کہ جو گستاخ دہن دریدہ حیا پریدہ اپنے رب سے کیہ

دنیا بھر کے عیب آلائش روا کر چکا اوس سے ان استحالون کا ذکر بیجا حاصل کہ وہ سہو و ضلالت و جماع و ولادت سب کچھ گوارا کر لیگا ۵

تیر بر جاہ انبیا انداز ۞ طعن در حضرت الٰہی کن
بے ادب ازی دانچہ دانی گو ہیچ ۞ بیحیا باش ہرچہ خواہی کن ۞

تازیانہ ۹ - **اقول**

ع عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگوے ۞ جامعیت اوصاف عجب چیز ہے اور مجموعہ کا فضل اتحاد پر ظاہر دہلوی ملا کو بھی اللہ عزوجل نے جامعیت اصناف بدعت عطا فرمائی تھی دنیا بھر مین کم کوئی طائفہ ارباب ضلالت نکلیگا جس سے ان حضرت نے کچھ تعلیم نہ لی ہو پھر ایجاد بندہ اوپر علاوہ تو اس نئے فتنے کو چاہے عطر فتنہ کہیے یا ضلالت کی کھائیون کا عطر مجموعہ - اب یہ تفسیر دلیل جو حضرت نے امکان کذب باری عزوجل پر قائم کی حاشا اونکی اپنی تراشی نہین کہ وہ دین مین نئی بات نکالنے کو بہت برا جانتے تھے بلکہ اپنے اساتذہ کاملہ حضرات معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر لکھی ہے اون خبیثون نے بعینہ حرف بحرف اسی دلیل سے مولیٰ تعالیٰ کا امکان ظلم نکالا تھا اور جو نقض فقیر نے ان حضرت پر کیے بعینہ ایسی ہی نقضون سے ائمہ اہلسنت نے اون ناپاکون کا رد فرمایا امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین زیر قولہ عزوجل ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ فرماتے ہین قالت المعتزلۃ الآیۃ تدل علی انہ قادر علی الظلم لانہ تمدح بترکہ ومن تمدح بترک فعل قبیح لم یصح منہ ذلک التمدح الا اذا کان ہو قادرا علیہ الا تری ان الزمن لا یصح منہ ان یتمدح بانہ لا یذہب فی اللیالی الی السرقۃ والجواب انہ تعالیٰ تمدح بانہ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ولم یلزم ان یصح ذلک علیہ وتمدح بانہ لا تدرکہ الابصار ولم یدل ذلک عند المعتزلۃ علی انہ یصح ان تدرکہ الابصار یعنی معتزلہ نے کہا آیت مذکورہ دلالت فرماتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ظلم پر قادر ہے اسلیے کہ رب عزوجل نے اوسکی ترک ظلم سے اپنی مدح فرمائی اور کسی فعل قبیح کے ترک پر مدح جبھی صحیح ہوگی کہ اوسے اوسکے کرنے پر قدرت ہو آخر نہ دیکھا کہ لنجھا اپنی تعریف نہین کر سکتا کہ مین راتون کو چوری کے لیے نہین جاتا ا مسلمان دیکھین کہ معتزلی دلیل بھی یہی ہے جو وہ دلیل بعینہ وہی ہذیان ملائے ضلیل ہے یا نہین فرق یہہ ہے کہ اونہون نے اوس قدیم العدل پر تہمت ظلم رکھی تھی انہون نے اوس واجب الصدق پر افترائے کذب اوٹھایا اونہون نے بر تقدیر تنزہ اپنے رب کو لنجھے سے تشبیہ دی انھون نے گونگے اور پتھر سے

بلایا و فی ذلک **اقول ۹** ہم آمنوا ظلما بظلم علیکم + ذا قائل کذبا بکذب الہم +
لاغرو فیہ اذ القلوب تشابہت فالشبہ نزاع الی اشباہہ آب ایمۂ اہلسنت کا جواب سنیے
امام ممدوح فرماتے ہین) اس دلیل سے جواب یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی تعریف فرمائی
کہ اوسے غنودگی و خواب نہین آتی اس سے یہہ لازم نہ آیا کہ معاذ اللہ یہہ چیزین اوسکے لیے ممکن
تھی ہون اور اوسنے اپنی تعریف فرمائی کہ نگاہین اوسے نہین پاتین اس سے معتزلہ کے نزدیک
اوسپر نظر پہونچنے کا امکان نہ نکلا انتہی کیون ہم نہ کہتے تھے ع انچہ شوخان ہمہ دارند تو
تنہا داری + **تازیانہ ۱۰** — وہو الحل **اقول** و باللہ التوفیق صفات مدائح کی دو جانب
متفاوت ہین بعض مدائح اوّلی ہوتے ہین یعنی اعلی درجہ کمال اور بعض تنزّلی یعنی فائت
الکمال کو مبلغ کمال بہر بہہ اوسکے معنے مدح ہونگی جو مدائح اوّلی نہین رکھتا صاحب کمال تام کا
اسپر قیاس جہل و سواس مثلا عبادت و تذلل و خشوع و خضوع و انکسار و تواضع انسان کے
مدائح جلیلہ سے ہین اور باری جلشانہ پر محال کہ اونکا مدح ہونا فوت کمال حقیقی یعنی معبودیت پہ
مبنی تھا معبود عالم عز جلالہ کے حق مین عیب و منقصت ہین یا کہ اوسکے لیئے مدح تعالی و تکبر
ہے جل و علا و سبحنہ و تعالی یوہین ترک نقائص و معائب مین مخلوق کی مدح بالقصد باز رہنے پر
مبتنی ہونا بھی اوسکے نقصان ذاتی پر مبنی کہ وہ اپنی ذات مین سبوح و قدوس و واجب
الکمال و مستحیل النقصان نہین بلکہ جائز العیوب و القبوح ہی اور بنظر نفس ذات کے عیوب
و نقائص سے منافات نہین رکھتا تو غایت مدح اوسکے لیے یہہ ہی کہ جہانتک بنے اس محل
سے بچے اور تلوث سے بھاگے و لہذا جہان بوجہ فقدان اسباب و آلات بعض معائب
و فواحش کی استطاعت نہ ہی وہان مدح بھی نہوگی جیسے نامرد ہیجڑے اپاہج گونگے کا زنا کرنا
چوری کو نجانا جھوٹ نہ بولنا کہ مناط مدح کہ دور بھاگنا اور اپنے نفس کو باز رکھنا تھا بہالت
مفقود اور جب امکان ہے تو کیا معلوم کہ عصمت بی بی از بیچا دری نہین شاید اسباب سالم
ہوتے تو ہم تکب ہوتا سفیہ جاہل نے اپنے رب جل و علا کو بھی انہین گونگون لنجون بلکہ لٹو
پتھرون پر قیاس کیا اور جبتک عیب و نقصان سے متصف نہو سکے عدم عیب کو مدح نسمجھا
حالانکہ یہہ مدح اولی و کمال حقیقی تھا کہ وہ اپنی نفس ذات مین متعالی و قدوس و سبوح و واجب

الکمالات و مستحیل القبوح ہے تعالیٰ وتقدس تو یہاں عیب ممکن سے باز رہنے اور بطور ترفع
بالقصد بچنے کی صورت ہی متصور نہیں نہ حاش للہ یہہ اوسکے حق میں مدح بلکہ کمال مذمت وقدح
ہے وللہ العزۃ جمیعا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **تنبیہ نفیس** ایہا المسلمون
ایک عام فہم بات عرض کروں سفیہ جاہل کی ساری مبلغ سعی یہہ ہے کہ کذب پر قدرت پاکر پھر
اوس سے بچنا صفت کمال ہے نہ کہ کذب ممکن ہی نہوا **اقول** جب کذب ممکن ہوا تو صدق ضروری
نرہا اور جو ضروری نہیں وہ ممکن الزوال تو حاصل یہہ ہوا کہ کمال وہی ہے جسے زوال ہوسکے اور
جو ایسا کمال ہو جسکا زوال محال تو کمال ہی کیا ہے سبحن اللہ یہہ بھی ایک ہی ہوئی او احمق کمال
حقیقی وہی ہے جسکا زوال امکان ہی نرکھے ہر کمال قابل زوال عارضی کمال ہے نہ ذاتی کمال مسلمانو
للہ انصاف باری عزوجل کا صدق یوں مانا کہ ہے تو سچا مگر جھوٹا بھی ہوسکتا ہی یہہ کمال ہوا
یا یوں کہ وہ سبوح قدوس تبارک وتعالیٰ ایسا سچا ہے جسکا جھوٹا ہونا قطعا محال اہل اسلام
ان دونوں باتوں کو میزان ایمان میں تول کر دیکھیں کہ کون گستاخ بے ادب اپنے رب کی
تنزیہ کو بدعت وضلالت جاننے والا بحیلہ مدح اوسکی مذمت وتنقیص پر اوترا ہے اور کون سچا
مسلمان صحیح الایمان اپنے مولیٰ کی تقدیس کو اصل دین ماننے والا اوسکے صدق ونزاہت وجملہ
کمالات کو علی وجہ الکمال ثابت کرتا ہے **والحمد للہ رب العلمین ۰ وقیل بعدا للقوم
الظلمین ۰** للہ الحمد اس **عشرۂ کاملہ** نے ہذیان ناپاک گستاخ بیباک کی دھجیاں اوڑادیں
مگر ہنوز اونکی نزاکتوں کو تو بس نہیں ؏ صد سال می توان سخن از زلف یار گفت ﴿ ابھی حضرت
کی اس چار سطری چار دیواری میں شواہد وزوائد وغیرہا مفاسد سے بہت ابکار افکار ستم کشیدہ
عیار آہوان ہرم شکار کی چھلبل نظر آتی ہے جنھیں بے خدمت کامل وتسکین بالغ ناشاد
ناامراد سکتا بلکتا چھوڑ جانا خلاف مروت وفتوت ذاتی ہے لہذا اپنے سمند رہوار غضنفر خونخوار
صاعقہ برق بار کی دوبارہ عنان لیتا اور خامۂ پختہ کار شہر در شہسوار شیر گیر ضیغم شکار کو
از سر نو رخصت جولان دیتا ہوں وباللہ التوفیق **تازیانہ ۱۱- قولہ** عدم کذب را از کمالات
حضرت حق سبحنہ می شمارند **اقول** اس ہوشیار عیار کی چالاکی دیکھئے صدق کو چھوڑا عدم کذب پر بنا
چھیڑا تاکہ جماد وغیرہ کی نظیریں جما سکے ظاہر ہے کہ پتھر کو سچا نہیں کہہ سکتے مگر یہہ ٹھیک ہی کہ جھوٹا نہیں جانا کہ

قلب حاضر اور عقل ناظر ہو تو فقیر ایک نکتہ بدیعہ القا کرے سلب کسی شی کا بنفسہٖ ہرگز صفت کمال نہین ورنہ
لازم آئے کہ معدومات کروڑون اوصاف کمال سے موصوف اور اعلی درجۂ مدح کے مستحق بلکہ باری
تعالی کی تنزیہ و تقدیس مین اوسکے شریک ہون کہ بحالت عدم موضوع سب سالبے سچے ہین
جو کسی موجود ہی نہین وہ جسم بھی نہین جہت مین بھی نہین زمان مین بھی نہین مکان مین بھی
نہین مصور بھی نہین محدود بھی نہین مرکب بھی نہین متجزی بھی نہین حادث بھی نہین متناہی بھی نہین
کاذب بھی نہین ظالم بھی نہین مخلوق بھی نہین فانی بھی نہین ذی زوجہ بھی نہین ذی ولد بھی نہین
اوسے خواب بھی نہین اونگھہ بھی نہین بہکنا بھی نہین بھول بھی نہین نسیان بہہ اور ان جیسے صدہا
اور سب صادق ہین مگر کوئی مجنون ہی ان سلوب کو اوس مسلوب کے لیے صفت مدح و کمال
جانیگا ہان عیوب و نقائص کا سلب اوسوقت معرض مدح و بیان کمال مین آتا ہے جب کسی صفت
کمال کے ثبوت پر مبنی اور وصف مدح سے منبی ہو و لہذا اقضیا یاے مذکورہ باری عزوجل کے
مدائح سے ہین کہ ان چیزون کا سلب اعظم صفات کمال یعنی وجوب وجود کے ثبوت سے
ناشی اور اسکے بیان سے اوسکا سبوح و غنی و قدوس و متعالی ہونا ظاہر باری عزوجل کو
کہنا کہ متجزی نہین بیشک مدح ہے کہ اس سے اوسکا غنا سمجھا گیا اور نقطہ کو کہنے مین کچھ تعریف
نہین کہ اوسکے لیے خوبی نہ نکلی کہ وہان غنا درکنار متجزی محتاج کے محتاج المحتاج کی محتاجی
ہے و علی ہذا القیاس جب یہہ امر ممہد ہولیا تو ظاہر ہو گیا کہ حقیقۃً صدق صفت کمال ہے نہ مجرد
عدم کذب جو معدومات بلکہ محالات کے بارے مین بھی صادق البتہ سلب کذب وہان مفید
مدح جہان اوسکا سلب ثبوت صدق کو مستلزم ہو مثلاً زید عاقل ناطق کی تعریف کیجیے کہ
جھوٹا نہین بیشک تعریف ہوئی کہ جھوٹا نہین تو آپ ہی سچا ہوگا اور سچا ہونا صفت کمال تو
اس سلب نے ایک صفت کمال کا ثبوت بتایا لہذا محل مدح مین آیا جہان ایسا نہو وہان
زنہار نہ مفید مدح نہ مظہر کمال یہہ نکتہ بدیعہ ملحوظ رکھیے پھر دیکھیے کہ عیار بہادر کی وہی ہوئی نظیر
کیا گُل کہلے کو پہونچتی ہین و باللہ التوفیق ✿ تازیانہ ۱۲ و ۱۳- قولہ اخرس و جماد
کہ کسی الشان رابعدم کذب مدح نمیکنند اقول دونون نظیرون پر پتھر پڑے ہین گنگ
و سنگ کی کیون مدح کرین کہ وہان سلب کذب ثبوت صدق سے ناشی نہین گونگا یا پتھر اگر

جھوٹا نہوا تو کیا خوبی کہ سچا بھی تو نہیں تو وہ استلزام صفت کمال جو مبنائے مدح تھا یہان
منتفی ہمسر یہہ ہے کہ منفصلہ حقیقیہ کے مقدم و تالی ہین جب دو صفت مدح و ذم محمول ہون تو
جس فرد موضوع سے ذمیمہ کو سلب کیجیے مدحیہ ثابت ہوگی کہ یہان ہر ایک کا رفع دوسرے
کی وضع کو منتج بخلاف اون چیزون کے جو زیر موضوع مندرج ہی نہیں کہ اونسے دونون محمول کا
ارتفاع معقول پھر سلب ذم ثبوت مدح پر کیونکر محمول یہان قضیہ کل متکلم مخبر اما صادق واما کاذب
تھا اخرس وجماد پر سرے سے وصف عنوانی ہی صادق نہیں پھر عدم کذب انکے لیے کیا باعث مدح ہو
دیکھا اوذہوش یہہ فارق ہے نہ وہ کہ جبتک عیب ممکن نہو کمال حاصل ہی نہیں ولاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم **تکمیل جمیل** - **اقول** اوجھوٹی نظرون سے سچا رہو عوام کو چھلنے والے
اس تفرقہ کی سچی نظیر دیکھہ مسلمانکو اہل بدعت کے بہتر فرقے پورے گنا کر کہیے رافضی وہابی خارجی
معتزلی جبری قدری ناصبی وغیرہ نہیں تو بیشک اوسکی بڑی تعریف ہوئی اور بعینہ یہی کلمات کسی
کافر کے حق مین کہیے تو کچھہ تعریف نہیں حالانکہ یہہ سالبہ قضیے دونون جگہ قطعاً صادق تو کیا اسکی
وجہ یہہ ہے کہ وہ مسلمان باوجود قدرت رافضی وہابی ہونے سے بچا لہذا محمود ہوا اور اس کافر کو
رافضی وہابی ہونے پر قدرت ہی نتھی لہذا مدح نہ ٹھہرا کوئی جاہل سا جاہل یہہ فرق نہ سمجھیگا بلکہ
تفرقہ وہی ہے کہ جب یہہ فرقے اہل قبلہ کے ہین تو مسلمان کے حق مین اون بہتر کی نفی سنی ہونے کا
اثبات کریگی لہذا اعظم مدائح سے ہوا اور کافر سرے سے مقسم یعنی کلمہ گوہی سے خارج تو انکی نفی سے
کسی وصف محمود کا اوسکے لیے اثبات نہ نکلا ولہذا مفید مدح نہ ٹھہرا والحمد للہ علی اتمام الحجۃ وھو حجۃ
الحجۃ **تازیانہ ۱۴** - **قولہ** بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ باشد و تکلم بکلام کاذب نمی
تواند کرد **اقول** - اچھا ہوا کہ تم بھی اوسی کس کے مثل ہوئے کہ ایسے کاذب کلامون کے بس تو نہ
ہوسکے ابھی مفلوج شدہ یا ماؤف اللسان تکلم بکلام صادق بھی نکر سکیگا تو عدم مدح کی وہی وجہ کہ سلب کذب
سے ثبوت صدق نہیں **تازیانہ ۱۵** - **قولہ** یا قوت مفکرہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیہ
غیر مطابق للواقع نمی تواند کرد - **اقول** تمسے بڑھکر فاسد المتفکرہ کون ہوگا پھر کتنے قضایا تم
باطلہ کا عقد کرتے ہو بھلا حضرت کیا فساد متفکرہ صرف قضایا ہی کاذبہ ہی کے لیے ہوگا اور
جب مطلقا ہے تو عقد قضیہ مطابقہ پر بھی قدرت نہوگی تو صراحۃً وہی فارق صادق اور وہم احمق

ہاں جس تام العقل سالم النطق کو لطف الٰہی صدق محض کی استطاعت دے کہ بوجہ مانع غیبی اصدار
کذب سے ممنوع و مصروف ہو تو یہ عدم کذب بیشک مدح عظیم ہوگا اس وجہ سے کہ اب ثبوت
صادقیت کبریٰ سے مبنی اور کمال جلیل یعنی عصمت من اللہ پر مبنی خلاصہ یہ کہ شخص مذکور اس
طور پر زیر موضوع مندرج اور بطور فساد تفکر خارج فظہر التفرقہ و ذہب الوسوسہ **تازیانہ ۱۶**
تا ۱۹ - قولہ یا شخصے کہ کلام صادق از وصادر گردد و ہرگاہ ارادہ کاذب نماید آواز بند یا
زبان ماؤف شود یا کسے دہن او بند یا حلقوم خفہ کند **اقول** ایسا تو کیا کہوں جو آپکی طبع نازک
بالکل خفہ کند ہاں اتنا کہونگا کہ ایکی تو او چھل کر تارے ہی توڑ لائے یہ چار نظیریں دے منظر دیکھا
کہ باید و شاید اوعقل کی پڑیا جب وہ عزم تکلم بکذب کریگا تو کلام نفسی میں کاذب ہو چکا اگرچہ بوجہ
مانع صادر نہو سکا تو اوسکے عدم سے حاکم کذب کیونکر ٹہرا کاذب حقیقۃً صفت معانی ہے نہ وصف
الفاظ پھر اوسکی مدح کیا معنی قطعاً مذموم ہوگا بھلا ئے دیگر اگلے نظیروں میں عدم کذب کی صورت تو
تھی یہاں اللہ کی عنایت سے وہ بھی نہ رہی صریح کذب متحقق و موجود اور عدم کذب کی نظیروں میں
معدود ہے جبھی تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب گمراہ کرتا ہی عقل پہلے لے لیتا ہے والعیاذ باللہ رب العلمین
تازیانہ ۲۰ - قولہ یا کسے کہ چند قضایا ئے صادقہ یاد گرفتہ و اصلا ترکیب قضایائے دیگر
قدرت ندارد بنا برعلیہ تکلم کاذب از وصادر نگردد **اقول** یہ صورت بھی وہی فساد عقل کی ہے
جسمیں فقط حفظ صوادق کا شعبدہ بڑھایا مگر کام نہ آیا قطع نظر اس سے کہ یہ تصویر کیسی اور ایسے
شخص سے حفظ قضایا معقول بھی ہے یا نہیں **اولاً** انسان مرتبہ عقل بالملکہ میں بالبداہۃ ترکیب
قضایا پر قادر تو سرے سی تصویر ہی باطل اور عقل ہیولانی میں کہ تعقل انطباعی نہیں ہوتا اگر تعقل
نسبت خبریہ معقول بھی ہوتا ہم حکایت و قصد افادت قطعاً غیر معقول اور صدق و کذب باعتبار حکایت
ہی ہیں نہ باعتبار مجرد علم ورنہ معاذ اللہ عالم کو اذب کاذب ٹھہرے تو یہاں بھی سلب کذب سے ثبوت
صدق لازم نہوا اور وہی فارق پیش آیا **ثانیاً** جو اصلا کسی قضیہ حتٰی قضایا ئے وہمیہ و احکام مشخصہ
بدیہیہ حسیہ پر بھی قادر نہو قطعاً مجانین بلکہ حیوانات سے بھی بدتر اور جماد سے ملحق تو اوسکا کلام
کلام نہوگا صوت بے صورت ہوگا اور صدق و کذب اولاً و بالذات صفت معانی ہے حیوٰۃ
عبارات تو بات اگرچہ بایں معنی سچی ہو کہ سامع اوس سے ادراک معنی مطابق للواقع کرے مگر اس

اوس جمادی آواز کرنے والے کا صدق لازم نہین کہ معنی متصف بالصدق اوسکے نفس سے قائم
نہین ہوتے کہ علمانے کلام مجنون کو بھی خبریت سے خارج کیا اور ظاہر کہ صدق وکذب اوصاف
خبر ہین نہ شامل مطلق آواز مولٰینا بحر العلوم قدس سرہ فواتح مین فرماتے ہین الکلام الصادر عن المجنون
لایکون مقصوداً بالافادة فلایکون حکایةً عن امر حتی یکون خبراً **تنبیہ دائرہ سائرہ**
تسفیہ جملہ نظائر **اقول** ایہا المسلمون سفیہ جاہل نے حتی الامکان اپنے رب مین راہ کذب نکالنے
کو نظیرین دین مگر بحمد اللہ سب بیجا ہمنے اسوقت تک اونکے رد مین اس امر پر بنائے کار رکھی کہ عدم
کذب بنفسہ کمال نہین جبتک ثبوت کمال پر مبنی نہو اور یہان ایسا نہین اوسکی سزا کو اسیقدر بس تھا
مگر غور کیجیے تو معاملہ اور بھی بالکل معکوس اور عقل مستشہد کا کاسہ منکوس اور تمام نظائر رد و رقعا
ہین یعنی یہان عدم قدرت علی الکذب کا بربنائے کمال ہونا بالائے طاق اونکا بربنائے عیوب ونقائص
ہے کہین عدم عقل کہین عجز آلات کہین لحوق مغلوبی کہین عروض آفات پھر ایسا عدم کذب اگر ہوگا
تو موروث ذم ہوگا نہ باعث مدح یہہ وجہ ہے کہ ان صورتون مین سلب کذب سے تعریف نہین کرتے نہ وہ
جاہلانہ وسفیہانہ خیال کہ عیب پر قدرت نہونا مانع کمال آب ختم الٰہی کا ثمرہ کہ سفیہ جاہل کو خدا
وجماد مین فرق نہ سوجھا اوسکا عدم کذب اوسکے کمال عالی یعنی سبوحیت وقدوسیت بلکہ نفس
الوہیت سے ناشی کہ الوہیت اپنی حد ذات مین ہر کمال کی مقتضی اور ہر نقص کی منافی اور انکا
عدم کذب عیوب ونقائص پر مبنی پھر کیسی پرلے سرے کی کوری یا سینہ زوری کہ عین کمال کو کمال
نقص پر قیاس کرے اور اپنون پتھرون کے عیوب ونقائص باری جل مجدہ کے ذمے دھرے
جاہل پر ایسی نظیر دینی لازم تھی جسمین عدم کذب باآنکہ کمال سے ناشی ہوتا پھر بھی بحالت عدم
امکان مدح نہ سمجھا جاتا وانّٰی لہ ذٰلک اب جو اوسکا حامی ہے سبکو دعوت عام دیجیے کہ ایسی
نظیر ڈھونڈھ کر لاؤ **فان لم تفعلوا ولن تفعلوا** الآیۃ **تنبیہ دوم ۔ اقول** اس سے
زائد قہر یہہ ہے کہ اپنا لکھا خود نہین سمجھتا نظیرین دیکر بالجملہ کہکر آپ ہی خلاصہ مطلب یہہ نکالتا ہے کہ عدم
کذب اگر بربنائے عجز ہو تو موروث مدح نہین معلوم ہوا کہ ان نظائر مین تحقق عجز وقصور پر مطلع ہے پھر
باری عزوجل کے عدم کذب کو ان سے ملاتا ہے حالانکہ وہان عیب ومنقصت پر عدم قدرت زنہار
عجز نہین بلکہ عین کمال ومدحت اور معاذ اللہ داخل قدرت ماننا ہی صریح نقص ومذمت یہہ تقریر کافی ووافی

طور پر مقدمہ رسالہ و نیز ردّ ثالث بذہان اول مین گزری اور وہین یہہ بھی بیان ہوا کہ عجز جب ہے
کہ جانب فاعل مقصود ہو کمی ناہے جیسے کہ سفیہ ان تیری نظرون مین کہ گنگ و سنگ اپنے نقصان کے
باعث جھوٹ سچ کچھہ نہین بول سکتے نہ یہہ کہ جانب قابل نالائقی ہو کہ تعلق قدرت کی قابلیت
نہین رکھتا جسطرح جناب باری عزوجل کا کذب وغیرہ تمام عیوب سے منزہ ہونا اسے ہرگز کوئی مسلم
عاقل عجز گمان نکریگا مگر ابن حزم سا کوئی ضال اجہل یا ان حضرت سا جاہل اضل و باللہ العصمۃ
عن مواقع الزلل والحمد للہ الاعز الاجل بحمد اللہ یہہ صرف نظائر پر تازیانون کا دوسرا عشرۂ کاملہ تھا
بلکہ خیال کیجیے تو یہانتک اسی مسئلہ کے متعلق سفاہات شریفہ پر ستائیس تازیانے اور گزرے
تازیانہ اول مین دو سفاہتم اقول جسنے حضرت کا تناقض بتایا اور دوم و سوم و ہفتم کے بعد
کی تنبیہات اور بستم کا ثانیا اور اسکے بعد کی دو تنبیہین یہہ ساتون جداگانہ تازیانے تھے
تو حقیقۃً عشرۂ اولی مین چہاردہ اور ثانیہ مین تیرہ کل ستائیس تازیانے یہانتک ہوے
چلتے وقت کے تین اور لیتے جایئے کہ تیس کا عدد جو دونون تنزیہ سابق مین بھی ملحوظ رہا ہے
پورا ہو جائے خصوصًا انمین ایک تو ایسا شدید و کامل جس سے جان سبحانی مشکل ہو آپکا خلاصۂ
مطلب کھولے اصل مذہب سر چڑھکر بولے و باللہ التوفیق و افاضۃ التحقیق تازیانہ

۲۸ - **اقول** و باللہ التوفیق شاطر عیار نے اگرچہ بظاہر اغوای جہال کو کہ عوام اہل
اسلام اپنے رب ذوالجلال والاکرام کے حق مین صریح دشنام سنکر بھڑک نجائین مطلب کی
کے روئے زشت پر پردہ ڈالنے کو براہ تقیہ کہ روافض سے بڑھکر اصل اصیل مذہب نجدیہ ہے
یہہ کلمات بڑھا دیے کہ کذب مذکور از می منافی حکمت اوست پس ممتنع بالغیر ست مگر اسکی ساتھہ ہی
جو مذہب خفیہ جوش پر آیا اور نظیرین دینے کا شوق گرمایا تو کہلے بندون علانیہ بتایا کہ کذب الہی
مین اصلا امتناع بالغیر کی بو بھی نہین قطعًا جزمًا جائز و قوعی ہے جسکے وقوع مین احتمال عقلی
و شرعی درکنار استبعاد عادی کا بھی نام و نشان نہین ثبوت لیجیے اگر اسکے مذہب مین
کذب الہی ممکن بالذات و ممتنع بالغیر ہوتا تو نظیرین وہ دیتا جنمین کذب ممتنع بالذات ہو کہ وہ
جہان امتناع ذاتی ہوتا ہے عدم کذب باعث مدح نہین ہوتا اور باری عزوجل کے لیے ممتنع
ہے تو اسکے حق مین امتناع ذاتی نہین مگر بر خلاف اسکے مثالین وہ دین جنمین امتناع

[illegible]

ذاتی کا پتا نہیں مثلاً جسکا مونھ بند کرلین یا گلا گھونٹ دین اور اسوجہ سے وہ جھوٹ نہ بول سکے
تو پر ظاہر کہ بولنے پر یقیناً قادر اگر بالفرض امتناع ہے تو اس عارض کے وجہ سے تو نہو اگر امتناع
بالغیر ایام نجدیہ اسی بھی مانع مدح جان کر باری عزوجل سے صراحۃً سلب کرتا ہے پھر کیون بنا فقانہ
کہا تھا ممتنع بالغیر ست صاف کہا ہوتا اصلاً امتناع بالغیر ہم بہرہ ندارد ای حضرت وہ کیون
جانیے پہلے بسم اللہ اخرس و جمادہی کی نظیر لیجیے بھلا اخرس تو انسان ہے جماد کے
لیے بھی کلام محال شرعی تک نہیں صرف محال عادی ہے کتب حدیث دیکھیے بطور خرق عادت
ہزار ہا بار پتھرون جمادون سے کلام واقع ہوا اور ہزار ہا بار ہوگا قرب قیامت آدمی کے
اوسکا کوڑا باتیں کریگا جب اہل اسلام یہود عنود کو قتل کرینگے اور وہ پتھرون درختون کی
آڑ لینگے شجرہ حجر مسلمان سے کہینگے ای مسلمان آ یہہ میرے پیچھے یہودی ہے اسیطرح
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گونگے کا کلام کرنا احادیث مین وارد اللہ عزوجل فرماتا ہے

وقالوا لجلودهم لم شهدتم علينا قالوا انطقنا الله الذي انطق كل شيء

کافر اپنی کھالون سے بولے تمنے کیون ہمپر گواہی دی وہ بولین ہمین اوس اللہ نے بلوایا
جسنے ہر چیز کو گویائی بخشی) اگر کلام جماد و اخرس ممتنع بالغیر یا محال شرعی ہوتا زنہار وقوع کا
نام نہ پاتا کہ ہر ممتنع بالغیر کا وقوع اوس غیر یعنی ممتنع بالذات کے وقوع کو مستلزم تو وقوع
نے ظاہر کردیا کہ صرف خلاف عادت ہے جب وقوع کلام ثابت اور اوسکے استحالہ کذب پہ
ہرگز کوئی دلیل عقلی نہ شرعی تو یقیناً اوسکے لیے بھی جواز وقوعی جو امتناع بالغیر کا منافی قطعی ابہ
جھوٹ بہادر استدلال کرتا ہے کہ ایسا عدم کذب مفید مدح نہیں ہوتا اور باری عزوجل ہر
مدح تو لاجرم وہان ایسا عدم بھی نہوگا آمنا تو اوسکے کلام کا منطوق صریح ہے آگے خود دیکھ لیجیے
کہ اخرس و جماد مین کیسا عدم تھا جسکو باری عزوجل مین نہیں مانتا زنہار نہ امتناع عقلی تھا نہ استحالہ
شرعی بلکہ صرف استبعاد عادی تو بالضرور ملاجی سیاک اپنے رب مین کذب کو مستبعد بھی نہیں جانتا
العظمۃ للہ اگر لازم قول ٹھہرے تو اس سے بڑھکر کفر جلی اور کیا ہے مگر یہہ حسن احتیاط اللہ
عزوجل نے ہمارے اہلسنت ہی کو عطا فرمایا اہل بدعت خصوصاً نجدیہ کہ یہہ شخص جنکا معلم و امام ہے
کفر و شرک کو ہاتھ کے میل سمجھے ہوئے ہیں بات بات پہ کفر و شرک پھیلے اگر جزاء سیئۃ

سیئۃ مثلہا کی ٹھہرے تو کیا ہم انکے ایسے صریح کفریات پر بھی فتوائے کفر نہ دیتے
مگر الحمد للہ یہاں ادفع بالتی ھی احسن پر عمل اور کلمہ طیبہ کا ادب پیش نظر ہے کہ لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہنے والے کو حتی الامکان کفر سے بچاتے ہیں
والحمد للہ رب العالمین **تازیانہ ۲۹ - اقول** منافات حکمت کے سبب کذب
زبانی ممتنع بالغیر کہنا اس سفیہ کا صریح تناقض ہے شی ممتنع بالغیر جب ہو سکتی ہے کہ کسی محال
بالذات کیطرف منجر ہو ورنہ لزوم ممکن کا ممکن کو ناممکن کر دینا محال اور انتفائے حکمت اگرچہ اہلسنت
کے نزدیک ممتنع بالذات مگر ان حضرت کے مذہب میں بالیقین ممکن کہ آخر سلب حکمت ایک عیب
و منقصت ہے اور وہ تمام عیوب و نقائص کو ممکن مان چکا پھر کس منہ سے کہتا ہے کہ منافات حکمت
باعث امتناع بالغیر ہوئی الحمد للہ اہل بدعت کے بارے میں اسیطرح سنت باری تعالی ہے
کہ اونہیں کے کلام سے اونکے کلام پر حجت و الزام قائم فرماتا ہے ع ومنہا علی اطلاہا
لستواہد* سچ کہا ہے دروغگو را حافظہ نباشد **تازیانہ - ۳۰ - اقول** سبحن اللہ ہم
یہہ ثابت کر رہے ہیں کہ امام الطائفہ نے امتناع بالغیر محض تقیۃً مانا حقیقۃً اوسکا مذہب
جواز وقوع ہے مگر غور کیجیے تو وہاں کچھہ اور ہی گل کھلا ہے امام و ماموم خادم و مخدوم سارا
طائفہ ملوم کذب الہی کو واقع و موجود گا رہا ہے صراحۃً کہتے ہیں کذب مقدور اور بلاشبہہ مقدوریت
کذب مقدوریت صدق کو مستلزم کما دللنا علیہ فی الدلیل السادس والعشرین اور امام الطائفہ
نے تو صاف بتایا کہ برعایت مصلحت صدق اختیار فرمایا اب کتب عقائد ملاحظہ کیجیے ہزار در
ہزار قاہر تصریحیں ملینگی کہ جو کچھہ باختیار صادر ہو قدیم نہیں تو لاجرم صدق الہی حادث ٹھہرا اور
ہر حادث ازل میں معدوم اور ازل کے لیے نہایت نہیں تو بالیقین لازم کہ ازل غیر متناہی
میں مولی تعالی سچا نہ رہا ہو اور جب سچا نہ تھا تو معاذ اللہ ضرور جھوٹا تھا للانفصال الحقیقی بینہما پھر
ضلال ملیشت کا چہرہ زشت چھپانے کو کیوں کہتے ہو کہ کذب الہی ممکن ہے کیوں نہیں کہتے
کہ خدائے موہوم طائفہ ملوم کروروں برس تک جھوٹا رہ چکا ہے اب بھی اپنی پرانی آن پر آئے
تو کیا ہے تعلی اللہ عما یقولون علوا کبیرا ۰ **تازیانہ - ۳۱ -** میں نے بارہا قصد
کیا کہ تازیانوں میں دس بیس تیس پر بس کروں مگر جب اون حضرت کی شوخیاں بھی مانیں

وہان تو ع زفرق تا بہ قدم ہرکجا کہ می نگرم ✤ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ✤ اسی
رسالۂ یکروزی مین عبارت مذکورہ سے دو سطر اوپر جو نظر کرون تو وہان تو خوب ہی سانچے مین
ڈھلے ہین یہان عروس مذہب کے جمال مطلب پر پردۂ تقیہ تھا وہان حضرت بے نقاب چلے ہین
اعتراض تھا کہ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام اوصاف کمالیہ مین حضور کا
شریک من حیث ہو شریک ممکن ہو تو خبر الہی کا کذب لازم آئے کہ وہ فرماتا ہے ولکن رسول
اللہ وخاتم النبیین اور وصف خاتمیت مین شرکت ناممکن حضرت اسکا ایک جواب
یون دیتے ہین بعد اخبار ممکن ست کہ ایشان را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود
مثل اصلا منجر بتکذیب نصے از نصوص نگردد وسلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ست داخل
تحت قدرت الہیہ کما قال اللہ تعالی ولئن شئنا لنذہبن بالذی اوحینا
الیک ثم لا تجد لک بہ علینا وکیلا ۝ حاصل یہہ کہ امکان شریک مانا تکذیب
قرآن کو اسصورت مین مستلزم کہ آیات قرآن محفوظ بھی رہین حالانکہ ممکن کہ اللہ تعالی قرآن ہی کو
فنا کردے پھر تکذیب کاہیکی لازم آئے اقول ایہا المؤمنون دیکھو صاف صریح مان لیا
کہ خدا کی بات واقع مین جھوٹی ہوجائے تو ہوجائے اسمین کچھ حرج نہین حرج تو اسمین ہے
کہ بندے اوسے جھوٹا جانین یہہ اوسی تقدیر پر ہوگا کہ آیات باقی رہین جنکے ذریعہ سے ہم جان لین
کہ خدا کی فلانی بات جھوٹی ہوئی اور جب قرآن ہی محو ہوگیا پھر جھوٹی پڑی بھی تو کسکو جھوٹ کی خبر
بھی ہوگی تکذیب کون کریگا غرض سارا ڈر تو اسکا ہے کہ بندون کے سامنے کہین جھوٹا نہ پڑے
واقع مین جھوٹا ہوجائے تو کیا پرواہ انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ ای سفیہ ملوم
یہہ تیرا خدا تو موہوم ہوگا جو بندون کے طعنے سے ڈر کر جھوٹ سے بچے اور اونسے چرا چھپا
بھلا بھلا اگر خوب پیٹ بھر کر بولے ہمارا سچا خدا بالذات ہر عیب ونقصت سے پاک ہے کہ کذب
وغیرہ کسی نقصان کو اوسکے سراپردۂ عزت تک بار ممکن نہین اور جو افعال اوسکے ہین حاشا
وہ اونمین کسی سے نہین ڈرتا یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید ۝ اوس کے
شان سے ہے اور لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون ۝ اوسکے جلال عظیم کا بیان ✤
للہ الکبریاء فی السموات والارض سبحنہ وتعالی عما یصفون ۝ تازیانہ

۳۲ - رب جلیل کو خلق کا خوف ماننا حضرت کا قدیمی مسلک ہے تقویۃ الایمان میں بھی بحث
شفاعت میں فرما گئے آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب درگزر نہیں کرتا کہ کہیں لوگوں کی
دلوں میں اس آئین کی قدر گھٹ نہ جاوے انتہی بلفظہٖ تنبیہ سفیہ جہول نے خدا کو بھی دارا و سکندر یا ہمایوں
و اکبر سمجھا ہے کہ اپنی مرضی پوری کرنے کو لوگوں کے لحاظ سے حیلے ڈھونڈھتا ہے الا لعنۃ اللہ
علی القوم الظالمین ۵ تازیانہ ۳۳ - قولہ - سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ہے
اقول ای طرفہ مجنون مجلد بعبارات قرآن مجید اللہ عزوجل کی صفت قدیمہ ازلیہ ابدیہ ممتنع الزوال
ہے نہ اوسکا وجود اللہ عزوعلا کے ارادہ و اختیار و خلق و ایجاد سے نہ اوسکا سلب و اعدام
اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت میں ورنہ اپنی ذات کریم کو بھی سلب کر سکے کہ مقتضائے ذات سے
انتفائے ذات منتفی نہیں ہو سکتا تازیانہ ۳۴ - قولہ کما قال اللہ تعالیٰ اقول
کیا خوب کہاں ذاہب کہاں مسلوب مگر آپ کو تحریف معنوی مرغوب تنبیہ یہاں یہ
کہاں نکلا کہ سلب سے مراد قلب سے زوال ہے اولاً جس ضرورت سے اسطرف جاتے ہیں وہ حضرت کے
بالکل خلاف مذہب کہ یہ شخص صفات باری کو علانیہ مخلوق و اختیاری مانتا ہے جیسا کہ علم الٰہی
و صدق ربانی کے بارہ میں اوسکی تصریحیں ہمنے اوپر نقل کیں اور بیشک جو چیز مخلوق و معدوم ہو سکے
اوسکی ذات کا سلب بھی ممکن تو برخلاف مسلک قائل تاویل قول غلط و باطل ثانیاً ہم نے
تنزیہ دوم میں بدلائل ثابت کر دیا کہ صدق کو اختیاری ماننے والا قطعاً قرآن عظیم کو حادث مانتا ہے
اور بیشک ہر حادث قابل فنا ہے اوسکے نزدیک فنائے قرآن یقیناً جائز ثالثاً خاص یہاں بھی
حضرت کا مطلب اونکے جاہلانہ نظر میں جبھی نکلیگا کہ قرآن مجید فی نفسہ معدوم ہو سکے کہ جب خبر ہی
نہ رہی تو کاذب کیا ہوگی ورنہ مجرد سہو ہو جانا ہرگز منافی کذب نہیں ہو سکتا کما لا یخفی فاعرف
تازیانہ ۳۵ - اقول بفرض محال اگر سلب قرآن ممکن بھی ہوتا ہم جناب سفاہت مآب کا
جواب عجاب قطعاً ناصواب معترض نے لزوم کذب سے استحالہ قائم کیا تھا نہ لزوم تکذیب سے اور بیشک
اس تقدیر پر لزوم کذب سے اصلاً مفر نہیں کہ خبر جب خلاف واقع ہو تو اوسکا صفحۂ عالم سے انعدام
مانع کذب قائل نہ ہوگا مانا کہ خبر معدوم ہوگئی اوسکے بعد اوسکا خلاف واقع ہوا تو غایت یہ کہ ظہور
کذب کا یہ وقت تھا نہ کہ کذب اسوقت اوسی عارض ہوتا جسکے لیے وجود معروض درکار تھا

جسوقت موجود تھی اوسوقت بوجہ مخالفت واقع کاذب تھی گو ظہور کذب بعد کو ہوا کبھی نہوا اب انسان ہی
مین دیکھیے اوسکا کلام کہ عرض ہے اور عرض علمائے متکلمین کے نزدیک صالح بقا نہین فورا موجود ہوتے
ہی معدوم ہوجاتا ہے بالجملہ جب اوسکا خلاف واقع ہوتا ہے کہتے ہین فلان کی بات جھوٹی تھی غرض
اس نفیس جواب لاجواب اور اون دو ہذیان تباہ و خراب کی قدر اونکے مثل مجانین ہی جانتے ہونگے
یا معاذ اللہ عفو الٰہی بشرط صلاحیت کام نفرمائے تو اوسکی سچی قدر اوسدن کھلیگی یوم یقوم الناس
لرب العالمین ۝ الحمد للہ یہ حضرت کی چند سطری تحریر بالفعل پینتیس کوڑے ہین اور پانچ
ہذیان اول پر گزرے تو **پورے چالیس تازیانے ہوئے** واقعی معلم طائفہ نے
بغلامی معلم الملکوت تازی ہوئے پر کذب معیوب کا افترائے ممقوت کیا اور شرع مین افترا کی سزا
اسّی کوڑے مگر غلام کے حقین آدھی حد فعلیہن نصف ما علی المحصنٰت من العذاب تو
چالیس کوڑے نہایت بجا واقع ہوئے اللہ عزوجل سے آرزو کہ قبول فرمائے اور ان تازیانوں کو
متبوع کے حقین نکال و عقوبت تابع کیلیے ہدایت و عبرت اہلسنت کے واسطے قوت و استقامت
بنائے آمین یا ارحم الراحمین بیشک ہمارے طرف کے علما شکر اللہ مساعیہم الجمیلہ نے حضرت کے
ہذیان دوم کی بھی ضرور دھجیاں لی ہونگی مگر اسوقت تک فقیر کی نظر سے اس بارہ مین کوئی تحریر نگذرے
جو کچھ حاضر کیا بحمد اللہ سب القائے ربانی ہے کہ عبد ضعیف پر فیض لطیف سے فائض ہوا امید کرتا ہون
کہ انشاء اللہ العزیز اس بسط جلیل و وجہ جمیل اللہ جزیل حصہ خاص فقیر ذلیل ہے فللّٰہ المنۃ فی کل آن
وحین والحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین آمین

تنزیہ چہارم - علاج جہالات جدیدہ مین

اقول وبحول اللہ اصول ایہا المسلمون امکان کذب الٰہی کو خلف وعید کی فرع جاننا اور اوسمین اختلاف

[illegible]

ائمہ کی وجہ سے امکان کذب کو مختلف فیہ ماننا ایک تو افترا دوسرے کتابیں دیکھئے مسئلہ خلف وعید میں
بعض علما جانب جواز گئے اور محققین نے منع وانکار فرمایا مگر حاشا نہ اس سے امکان کذب ثابت نہ یہ علمائے
مجوزین کا مسلک بلکہ وہ اس سے بہزار زبان تبری و تحاشی کرتے ہیں پھر انکی طرف امکان کذب کی
نسبت سخت کذب ستم جبارت جسکے بہتان واضح البطلان ہونے پر حجج قاہرہ قائم **حجت اولے**
یہی نصوص قاطعہ کہ تنزیہ اول میں گزرے جنسے واضح کہ کذب باری محال ہونے پر اجماع قطعی
منعقد تمام کتب کلامیہ میں جہاں اس مسئلہ کا ذکر آیا ہے صاف تصریح فرمادی کہ اسپر اجماع و اتفاق
علما ہے یا بے حکایت خلاف اوسپر جزم فرمایا ہے **حجت ثانیہ - اقول** طرفہ یہ کہ جو علما
مسئلہ خلف وعید میں خلاف بتاتے ہیں وہی استحالہ کذب پر اجماع نقل فرماتے ہیں جیسے شرح
مقاصد میں ہے ان المتاخرین منہم یجوزون الخلف فی الوعید (ان کے متاخرین خلف وعید جائز
مانتے ہیں) اوسی شرح مقاصد میں ہے الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص باتفاق العقلاء
وہو علی اللہ تعالی محال (کذب الٰہی باجماع علما محال ہے کہ وہ باتفاق عقلا عیب ہے اور عیب رب پاک
پے عیب پر قطعاً محال) مگر علما کو خبر نتھی کہ امکان کذب جواز خلف وعید پر متفرع تو ہم اوسے مختلف
فیہ لکھکر اسے کیونکر اجماعی بتاتے تھے ہیں اب چودہویں صدی میں اکر ان حضرات کو اس تفریع کی خبر
ہوئی **حجت ثالثہ - اقول** طرفہ یہ کہ جو علما خلف وعید کا جواز مانتے ہیں خود وہی کذب
الٰہی کو محال و اجماعی محال جانتے ہیں جیسے مواقف میں ہے لا یعد الخلف فی الوعید نقصا (خلف وعید
نقص نہیں گنا جاتا) اوسی مواقف میں ہے انہ تعالی یمتنع علیہ الکذب اتفاقا (کذب باری بالاتفاق محال
ہے) جیسے شرح طوالع میں ہے الخلف فی الوعید حسن اوسی میں ہے الکذب علی اللہ تعالی محال (
جیسے علامہ جلال دوانی نے شرح عقائد میں لکھا ذہب بعض العلماء الی ان الخلف فی الوعید جائز علی
اللہ تعالی لا فی الوعد وبہذا وردت السنۃ (بعض علما اسطرف گئے کہ وعید میں خلف اللہ تعالی پر جائز ہے
نہ وعدہ میں اور یہی مضمون حدیث میں آیا) پھر بعد ذکر حدیث اوسی عرف و کلام عرب سے تمسک کیا کما نقلہ
افندی اسمعیل حقی فی روح البیان وہی علامہ جلال فرما چکے الکذب علیہ تعالی محال لا تشملہ القدرۃ (اللہ
تعالی کا کذب محال ہے قدرت الٰہی میں داخل نہیں) مگر یہ علما خود اپنا لکھا نہ سمجھے تھے کہ ہم متلازم
چیزوں میں ایک کا جواز دوسرے کا استحالہ کیونکر مانے لیتے اور اپنے کلام سے آپ ہی تناقض کرتے ہیں

اب صدہا سال کے بعد ان حضرات کو کشف ہوا کہ مذہب کے معنی وہ تھے جو خود اہل مذہب کی فہم میں نہ آئے **حجت رابعہ۔ اقول** افسوس ان ذی ہوشوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ علما مسلک جواز کا محصل وہی کیا ٹھہراتے اور اس تفریع شنیع یعنی امکان کذب کو کیونکر طرح طرح سے دفع فرماتے ہیں میں یہاں اونسے بعض وجوہ نقل کرتا ہوں (وجہ ۱) وعید سے مقصود انشاء تخویف و تہدید ہے نہ اخبار تو جہت سے احتمال کذب کا محل ہی نہ رہا مسلم الثبوت اور اوسکی شرح فواتح الرحموت میں ہے الخلف فی الوعید جائز فان

اہل العقول السلیمۃ یعدونہ فضلا لا نقصا دون الوعد فان الخلف فیہ نقص یستحیل علیہ سبحنہ وزوبان

ایعاد اللہ تعالی خبر فہو صادق قطعا لاستحالۃ الکذب ہناک واعتذر بان کونہ خبرا ممنوع بل ہو انشاء للتخویف فلا باس فی الخلف یعنی وعید میں خلف جائز ہے کہ سلیم عقلیں اوسے خوبی گنتی ہیں نہ عیب اور وعدہ میں جائز نہیں کہ اوسمیں خلف عیب ہے اور عیب اللہ عز و جل پر محال اسپر اعتراض ہوا کہ اللہ تعالی کی وعید بھی ایک خبر ہے تو یقینا سچی کہ باری جل و علا کا کذب محال اور عذر کیا گیا کہ ہم اوسے خبر نہیں مانتے بلکہ انشاء تخویف ہے تو اب خلف میں حرج نہیں۔ دیکھو خلف وعید جائز ماننے والوں نے استحالہ کذب الٰہی کا صراحۃً اقرار اور اوسکے امکان سے بہزار زبان اجتناب انکار کیا اور اپنے مذہب کی وہ توجیہ فرمائی جس سے اس احتمال باطل کی گنجائش ہی نہ رکھی پھر معاذ اللہ امکان کذب ماننے کو اون کے سر باندھنا کیسی وقاحت و شوخ چشمی ہے (وجہ ۲) فرماتے ہیں آیات وعید آیات عفو سے مخصوص و مقید ہیں یعنی آئتیں عفو و وعید دونوں میں وارد تو اونکے ملانے سے آیات وعید کے یہ معنی ٹھہرے کہ جنہیں معاف نہ فرمائیگا وہ سزا پائینگے جب یہ معنی خود قرآن عظیم ہی نے ارشاد فرمائے تو جواز خلف کو معاذ اللہ امکان کذب سے کیا علاقہ رہا امکان کذب تو جب نکلتا کہ خبراً حتماً وعید فرمائی جاتی اور جب خود متکلم جل و علا نے اوسے مقید بعدم عفو فرما دیا ہے تو چاہے وعید واقع ہو یا نہ ہو ہر طرح اوسکا کلام یقیناً صادق جسمیں احتمال کذب کو اصلاً دخل نہیں یہی توجیہ اکثر کتب علما مثل تفسیر بیضاوی انوار التنزیل و تفسیر عمادی ارشاد العقل السلیم و تفسیر حقی روح البیان و شرح مقاصد وغیرہا میں اختیار فرمائی ۔ لطف یہ ہے کہ خود وہی رد المحتار جس سے مدعی جدید غیر مہتدی و رشید نے مسئلہ خلف میں خلاف نقل کیا اوسی رد المحتار

میں اسی جگہ اسی قول جواز کے بیان میں فرمایا حاصل ہذا القول جواز التخصیص لما دل علیہ اللفظ

بوضعہ اللغوی من العموم فی نصوص الوعید اس قول کا حاصل یہ ہے کہ نصوص وعید میں جو ظاہر لفظ اپنے
معنی لغوی کی رو سے عموم پر دلالت کرتا ہے کہ جو شخص ایسا کریگا یہ سزا پائیگا اوسمین تخصیص جائز ہے
یعنی عام مراد نہو بلکہ اون لوگوں کے ساتھ خاص ہو جنھیں مولی تعالی عذاب فرمانا چاہے ایمان
سے کہنا اوسی ردالمحتار میں یہیں یہیں یہہ تصریح صریح تو تھی جسنے اوس تفریع خبیث وقبیح کی
صاف بیخ کنی کردی آجتک کسی عاقل نے بھی عام مخصوص منہ البعض کو کذب کہا ہے ایسے عام تو
قرآن عظیم میں اسوقت بکثرت موجود پھر امکان کذب کیوں بالوصاف نہ کہدو کہ قرآن مجید میں
(خاک بدہان گستاخان) جابجا کذب موجود ہے واہ شاباش ردالمحتار کی عبارت سے اچھا استناد کیا
کہ آدھی نقل اور آدھی نقل پھر بھی دعوی رشد و دیانت باقی ہے ذرا آدمی خدا سے تو حیا کرے
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (وجہ ۳۳) اگر بالفرض کوئی نص مفید تخصیص و تقیید وعید
نہ بھی آتا تاہم کریم کی شان یہی ہے کہ غیر ستم وغلاموں کے حق میں وعید بنظر تہدید فرماتے اور اوس
سے یہی مراد لی کہ اگر ہم معاف نہ فرمائیں تو یہہ سزا ہے خلاصہ یہہ کہ قرینہ کرم تخصیص و تقیید وعید کے
لیے بس ہے اگرچہ مخصص قولی نہو اقول وبہ یحصل قران المخصص مع المخصص بخلاف ما سبق فہو
خاص بمذہب من یجیز التراخی والانفصال وہذا جار علی مذہب الکل یہہ وجہ وجیہ فقیر غفر اللہ تعالی لہ
کے خیال میں آئی تھی یہاں تک کہ علامہ خیالی رحمہ اللہ تعالی کو دیکھا کہ حاشیہ شرح عقائد میں اسکی
تصریح فرمائی حیث قال لعل مرادہم ان الکریم اذا اخبر بالوعید فاللائق بشانہ ان یبنی اخبارہ
علی المشیۃ وان لم یصرح بذلک بخلاف الوعد فلا کذب ولا تبدیل یعنی امید ہے کہ خلف وعید
جائز ماننے والے یہہ مراد لیتے ہیں کہ کریم جب وعید کی خبر دے تو اوسکی شان کے لائق یہی ہے
کہ اپنی خبر کو مشیت پر مبنی رکھے اگرچہ کلام میں اسکی تصریح نفرمائی بخلاف وعدہ کے تو خلف
وعید میں نہ کذب ہے نہ بات بدلنا) مسلمانو دیکھا کہ خلف وعید جائز ماننے والے اس تقریر پاک
سے جو مدعی بیباک نے گڑہی کسقدر دور بھاگتے اور کس کس وجہ سے اوسے علانیہ رد کرتے ہیں
پھر اپنی جھوٹی بات بنانے کے لیے ناکردہ گناہ اونکے سر ایسا الزام شدید باندھنا کسقدر بیجا
جرأت و بیحیائی ہے قال اللہ سبحنہ وتعالی ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ
بریئا فقد احتمل بہتانا واثما مبینا ہ حجت خامسہ - اقول مجوزین

خلف وعید اپنی مذہب پر بڑی دلیل یہہ پیش کرتے ہین کہ باری عزاسمہ نے فرمایا ان اللہ لا
یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء بیشک اللہ تعالی کفر کو معاف
نہین فرماتا اور کفر سے نیچے جتنے گناہ ہین جسے چاہیگا بخشدیگا) اسی رد المحتار مین اسی مقام پر اسی
مسئلہ کے بیان مین آپکی منقولہ عبارت سے چار ہی سطر بعد فرمایا ادلۃ المثبتین التی من انصہا
قولہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک اور یونہین اوسکی
ماخذ حلبیہ شرح منیہ امام محقق ابن امیر الحاج مین ہے اور پر ظاہر کہ دعوی دلیل پر متفرع اور اوسکی
مفاد کا تابع ہوتا ہے سبحن اللہ جب جواز خلف خود ارشاد متکلم بالوعید جل مجدہ کیطرف مستند کہ اوسنے
فرمادیا ہم جسے چاہینگے بخشدینگے تو دلیل امکان کذب کو اصلا راہ نہین دیتی مگر یہ لول ہین
زبردستی خدا واسطے کو مان لیا جائیگا اس جہالت کی کوئی حد ہے آپکے نزدیک یہہ علما اپنے
دعوی و دلیل کی بھی سمجھ نہ رکھتے تھے کہ خلف تو اوس معنی پر جائز مانین جسے امکان کذب لازم
اور دلیل وہ پیش کرین جو اس معنے کی بالکل قاطع و حاسم - خدارا اپنی جہالتین سفاہتین علما
کے سر کیون باندھتے ہو ع اوس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ ۔ تنبیہ انصاف
اگر بادشاہ حکم نافذ کرے کہ جو یہہ جرم کریگا یہہ سزا پائیگا اور ساتھ ہی اوسی فرمان مین یہہ بھی ارشاد
فرمائے کہ ہم جسے چاہینگے معاف فرمادینگے تو کیا اگر وہ بعض مجرمون سے درگزر کرے تو اپنے پہلے حکم مین
جھوٹا پڑیگا یا اوس آئین کی قدر لوگون کے دلون سے گھٹ جائیگی جیسا کہ وہ احمق جاہل دعوی
کرتا ہے یا اگر کوئی شخص بدلیل اس دوسرے ارشاد کے ثابت کرے کہ بادشاہ نے جو سزا مقرر فرمائی
ہے کچھ ضرور نہین کہ ہو ہی کر رہے بلکہ ٹل بھی سکتی ہے تو کیا اوسکے قول کا حاصل یہہ ہوگا کہ وہ
بادشاہ کا کذب محتمل مانتا ہے ذرا آدمی سمجھ سوچ کر تو بات مونہہ سے نکالے سبحن اللہ جس رد المحتار سے
سند لائے اوسی مین وہین اوسی بیان مین اوسی صفحہ مین وہ صاف و روشن تصریحین موجود
جنسے اس تفریع ناپاک کی پوری قلعی کھلتی ہے حضرت ایک ذرا سا ٹکڑا نقل کر لائین اور باقی بالکل
ناہضم گویا دیکھا ہی نہین اسی کا نام دین و دیانت ہے اسی پر دعوی رشد و ہدایت ہے مگر حضرات وہابیہ کی عادت
سے کچھ بعید نہین نقل عبارت مین قطع برید ان صاحبون کا داب قدیم رہا ہے یہانتک کہ انکے متکلمین سے نے
رسالے کے رسالے جی سے گڑھکر علمائے سابقین کیطرف نسبت کر دیئے انتہا یہہ کہ عالم و امام دل سے

[illegible]

ع
جیسا کہ شفاء السائل ص ۱۲۲ الاسمان سطر

ترلشے کہ باوجود تکرر مطالبہ تمام عالم میں اونکے وجود کا پتا نہ دے سکے فقیر کے بعض احباب سلمہم اللہ تعالیٰ نے رسالہ سیف المصطفےٰ علیٰ ادیان الافترا ۱۲۹۹ھ اسی باب میں لکھا اور اوسمین ان حضرات کے عقائد واکابر کی ڈیڑھ سو سے زیادہ ایسی ہی عیاریوں بدو یا نتیوں کا ثبوت دیا واقعی حضرات نجدیہ نے ایک حدیث صحیح عمر بھر کے عمل کو بس سمجھی ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ع بے حیا باش و انچہ خواہی کن ❊ **تنبیہ سادسہ - اقول**

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں قال ابوعمرو بن العلاء لعمرو بن عبید ما تقول فی اصحاب الکبائر قال اقول ان اللہ ینجز الوعادہ کما ینجز وعدہ قال ابوعمرو انک رجل اعجم لا اقول اعجم اللسان ولکن اعجم القلب ان العرب تعد الرجوع عن الوعد لوما وعن الایعاد کرما والمعتزلۃ حکوا ان اباعمرو بن العلاء لما قال ہذا الکلام قال لہ عمرو بن عبید یا اباعمرو فہل یسمی اللہ یکذب نفسہ قال لا قال فقد سقطت حجتک قالوا فانقطع ابوعمرو بن العلاء وعندی انہ کان لابی عمرو ان یجیب عن ہذا السؤال ان ہذا انما یلزم لو کان الوعید ثابتا جزما من غیر شرط وعندی جمیع الوعیدات مشروطۃ بعدم العفو فلا یلزم من ترکہ دخول الکذب فی کلام اللہ تعالیٰ اہ ملخصا یعنی امام ابوعمرو ابن العلاء رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمرو بن عبید پیشوائے معتزلہ سے فرمایا اہل کبائر کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے کہا میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنی وعید پوری کریگا جیسا کہ اپنا وعدہ بیشک پورا فرمائیگا امام نے فرمایا تو عجمی ہے میں نہیں کہتا کہ زبان کا عجمی بلکہ دل کا عجمی ہے عرب وعدہ سے رجوع کو نالائقی جانتے ہیں اور وعید سے درگزر کو کرم - معتزلہ حکایت کرتے ہیں اسپر عمرو نے جواب دیا خدا کو اپنی ذات کا جھٹلانے والا ٹھہراتے ہو امام نے فرمایا نہ عمرو نے کہا تو آپکی حجت ساقط ہوئی اسپر امام بند ہوگئے - اب امام رازی فرماتے ہیں میرے نزدیک امام یہہ جواب دے سکتے تھے کہ اعتراض تو جب لازم آئے کہ وعید یقینی بلا شرط ہو اور میرے مذہب میں تو سب وعیدیں عدم عفو سے مشروط ہیں تو خلف وعید سے معاذ اللہ کلام الٰہی میں کذب کہاں سے لازم آیا اب عاقل بنظر انصاف غور کرے **اولا** اگر تجویز خلف امکان کذب ماننا ہوتی تو بر تقدیر صدق حکایت امام کا بند ہونا کیا معنی اونہیں صاف کہنا تھا ہیں جواز خلف مانتا ہوں تو امکان کذب میرا بھی مذہب اور بر تقدیر کذب معتزلہ علمائے اہلسنت کیوں نہیں فرماتے کہ تمنے وہ حکایت گڑھی جو آپہی اپنے

کذب کی دلیل ہے مجوزین خلف تو امکان کذب مانتے ہی ہین پھر امام اس الزام پر بند کیون ہو جاتے **ثانیا** آگے چلکر امام رازی امام ابن العلا کیطرف سے اچھا جواب دیتے ہین کہ میرے مذہب مین سب وعیدین مقید ہین تجھن اللہ جب وعیدین مقید ہونگی تو امکان کذب کدھر جائیگا کیون نہین کہتے کہ میرے مذہب مین کذب ممکن تو الزام ساقط غرض بیشمار وجوہ سے ثابت کہ مدعی جدید غیر مہتدی ورشید کے علمای کرام پر جیتا طوفان باندھا **حجت سابعہ**۔

اقول۔ آپکی یہی رد المحتار جس سے آدھا فقرہ نقل کرکے ائمہ دین پر پوری تہمت کردی اس بحث مین حلیہ امام علامہ ابن امیر الحاج سے ناقل ہے شروع عبارت یون ہے وافقہ علی الاول صاحب الحاجبیۃ المحقق ابن امیر الحاج وخالفہ فی الثانی وحقق بانہ یبنی علی مسئلۃ شہیرۃ وہی انہ ہل یجوز الخلف فی الوعید فظاہر ما فی المواقف الخ اور ختم یون ہذا خلاصۃ ما اطال بہ فی الحلیۃ اور یہ صاحب حلیہ خود مسلمانون کے حق مین جواز خلف کو ترجیح دیتے ہین اسی رد المحتار مین اوسکے منقول الاشبہ ترجیح جواز الخلف فی الوعید فی حق المسلمین خاصۃ دون الکفار اب ملاحظہ ہو کہ یہی امام علام قائل جواز خود آپکی اوس تفریع شنیع یعنی امکان کذب سے کیسی سخت تحاشی فرماتے ہین اسی حلیہ مین بعد ختم بحث کے فرمایا وحاشا للہ ان یراد بجواز الخلف فی الوعید ان لا یقع عذاب من اراد اللہ الاخبار بعذابہ فانہ محال علی اللہ تعالی قطعا کما ان عدم وقوع نعیم من اراد اللہ الاخبار عنہ بالنعیم محال علیہ قطعا کیف لا وقد قال تعالی ومن اصدق من اللہ قیلا ومن اصدق من اللہ حدیثا و تمت کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ ف یعنی حاشا للہ خلف وعید جائز ہونے کے یہ معنی نہین کہ اللہ عز وجل نے جسکے عذاب کی خبر دینی چاہی اوسکا عذاب واقع نہو یہ تو اللہ تعالی پر قطعا محال ہے جسطرح یہ بالیقین ممکن نہین کہ اوسے جسکی نعیم کی خبر دینی چاہی اوسکے لیے نعیم واقع نہو اور کیونکر اوسکی خبر کا کذب محال نہو گا حالانکہ وہ خود فرماتا ہے اللہ سے زیادہ کسکا قول سچا ہے اللہ سے زیادہ کسکی بات سچی ہے تیرے رب کی باتین سچ اور عدل مین کامل ہین کوئی اوسکی باتونکا بدلنے والا نہین) کیون ایمان سے کہنا یہ وہی علما ہین جنپر تم امکان کذب ماننے کا بہتان کرتے ہو اللہ حیا دے **حجت ثامنہ لقطع عرق ضلالت ضامنہ**۔ **اقول**۔ وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق علمای مجوزین کے

ف یعنی خلف وعید بمعنی عفو ہو نہ بمعنی کذب جیسا کہ اس جاہل نے گمان کیا ۱۲

طرق استدلال ومناظرہ وجدال شاہد عدل ہین کہ اونکے نزدیک خلف وعید وعفو ومغفرت مین نسبت
تساوی اور دونون جانب سے ترافق کلی ہے ثبوت سنیے قریب گزرا کہ اونھون نے اپنے دعوی پر کریمہ
ویغفر مادون ذلک لمن یشاء سے استدلال کیا اور حلیہ جہد المختار مین جس سے
آپ ہمیشہ کے لیے اپنے پیچھے ایک آفت لگانے کو ذرا سا ٹکڑا نقل کر لائے اس دلیل کو انقص
واظہر دلائل مجوزین کہا اور یہ ظاہر کہ آیت صرف جواز مغفرت ارشاد فرماتی ہے اسیکو اونھون نے
جواز خلف پر دلیل ٹھہرایا تو اونکا یہہ استدلال برہان قاطع کہ وہ مغفرت کو خلف سے عام نہین
مانتے کہ جواز اعم ہرگز جواز اخص کا مثبت نہین ہو سکتا اور عنقریب آتا ہے کہ معتزلہ نے امتناع عفو پر
آیات وعید سے تمسک کیا اسپر ان علما نے جواب دیا کہ خلف جائز ہے تو لاجرم جواز خلف کو امتناع عفو کا
رد مانا اور ظاہر کہ جواز اعم امتناع اخص کا نافی نہین ہو سکتا تو اونکا یہہ جواب دلیل ساطع کہ وہ خلف کو
مغفرت سے عام نہین مانتے رہا یہ کہ وہ بالبداہت اور خود اسی رد واثبات سے بین البطلان
پس تساوی متعین اور مراد قبین یعنی ظاہر ہو گیا کہ وہ صرف عدم وقوع وعید بوجہ عفو کو خلف سے
تعبیر فرماتے اور جائز ٹھہراتے ہین کہ یہی مغفرت سے مساوی ہے نہ کہ معاذ اللہ تبدیل قول وتکذیب
خبر کہ عفو سے عموم وخصوص من وجہ دونون رکھتی ہے مثلاً درگزر بنائے تخصیص بخصوص وتقیید وعید واقع ہوئی
تو عفو موجود اور تبدیل مفقود اور کسی جرم پر ایک سزائے شدید کی وعید حتمی اور ایقاع کیوقت اوس مین
کمی کی تو عفو مفقود اور تبدیل موجود اور اگر عفو تخفیف کو شامل لیجیے تو عام مطلقاً سہی بہرحال خلف
کہ اوسکا مساوی ہے کذب سے قطعاً عام مطلقاً یا مبائن وجواب تو اپنی جہالت فاحشہ پر متنبہ ہوئے
کہ جواز اعم کو امکان اخص کا مستلزم مان رہے ہو فالحمد للہ علی اتمام الحجۃ وایضاح المحجۃ

تاسعہ قاہرہ قالعہ قاتلہ قارعہ بازغۃ التبیین وامغۃ الکذاب

اقول — وباللہ التوفیق ایہا المسلمون ذرا قلب حاضر درکار اس مدعی جدید غیر مہتدی ورشید
نے کذب باری عزوجل کا صرف امکان عقلی ہی ائمہ دین کیطرف نسبت نکیا بلکہ معاذ اللہ اونھین
کفر صریح کا قائل قرار دیا پھر بحمد اللہ اونکا دامن سنت ماں تو کفر وضلالت کے ناپاک دھبون
سے پاک ومنزہ مگر یہہ حضرت خود ہی اپنے ایمان کی خیر منا تین یون نمانین تو مفصل جانئے
اصل امر یہہ ہے کہ خلف بایںمعنی کہ متکلم ایک بات کہکر پلٹ جائے اور جو خبر دی تھی اوسکے

خلاف عمل مین لاے بلا شبہہ اقسام کذب سی ہے کہ کذب نہین مگر خلاف واقع خبر دینا تو اس
معنی پر خلف کو ممکن یا سائغ یا واقع یا واجب جو کچھہ مانیی بعینہ وہی حکم کذب کے لیئے ثابت ہوگا
کہ یہہ جانب وجود ہی اور جانب وجود مین قسم مقسم کو مستلزم اور عقل احکام قسم سے مقسم پر حاکم
کہ اسکا وجود بے اوسکے محال و ناممکن تو لاجرم اوسکا امکان اسکے جواز اور اوسکا وجود اسکی وقوع
اور اوسکا وجوب اسکی ضرورت کو لازم حضرت مدعی جدید نے اپنی جہالت و ضلالت سے کلام علما مین
خلف کے یہی معنی سمجھے کہ باری تعالی عیاذا باللہ بات کہکر پلٹ جائے خبر دیکر غلط کر دی لہذا جواز
خلف پر امکان کذب کو متفرع کیا حالانکہ حاش للہ عالم مین کوئی عالم اسکا قائل نہین بلکہ وہ حضرات
اس معنی مردود و مخترع عفو و کار دیلیج فرماتے اور جواز خلف کو تخصیص نصوص و تقیید وعید و غیرہما
ایسے امور پر بنا کرتے ہین جنکے بعد نہ معاذ اللہ کہکر پلٹنا نہ بات کا بدلنا اس امر پر دلائل قاہرہ
و تصریحات باہرہ سن ہی چکے مگر ان حضرت کو یہہ مسلم نہین خواہی نخواہی خلف کو اوسی معنی پر
ڈھالتے ہین جو ایک قسم کذب ہی تاکہ اوسکے جواز سے امکان کذب کی راہ نکالین بہت اچھا
اگر یہی معنی مراد ہون تو اب انظر کیجیے کہ جواز خلف کے کیا معنی ہین اور وہ اپنی کس معنی پر ائمہ
مین مختلف فیہ جانتا جواز صرف بمعنی امکان عقلی محل خلاف نہین بلکہ قطعا جواز شرعی و امکان
وقوعی مین نزاع ہے جسکے بعد امتناع بالغیر بھی نہین رہتا دلائل سنیے (اولا) اہلسنت بالاجماع
اور معتزلہ کا ایک فرقہ مغفرت عاصیان کبائر کو اگر وہ بے توبہ مر گئے ہون امکان عقلی پر متفق
ہین یعنی کچھہ عقلا محال نہین جانتے کہ اللہ تعالے اونسے مواخذہ نفرمائے مگر امکان شرعی
مین اختلاف پڑا اہلسنت بالاجماع شرعا بھی جائز بلکہ واقع اور یہہ فرقہ وعیدیہ سمعا ناجائز اور عقلا
واجب مانتے ہین انھون نے آیات وعید سے استناد کیا اوسکے جواب مین جواز خلف کا مسئلہ
پیش ہوا یعنی ای معتزلہ تمہارا استدلال تو جب تمام ہو کہ ہم وقوع وعید شرعا واجب مانین

[illegible]

قولہ فالذی فیہ نزاع … المشہور وکون المحققین … [illegible] … فانکارہ وانکان … نزاعا اصلا … فانما یکون … الخلف [illegible]

وہ خود تمہارے نزدیک جائز الخلف ہے تو عفو بھی جائز کا جائز ہی رہا اور تمہارا وجوب عذاب کہ تمہارا دعویٰ تھا ثابت نہ ہوا امام علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں فرماتے ہیں البحث الثانی عشر اتفقت الامۃ ونطق الکتاب والسنۃ بان اللہ تعالیٰ عفو غفور یعفو عن الصغائر مطلقا وعن الکبائر بعد التوبۃ ولا یعفو عن الکفر قطعا واختلفوا فی العفو عن الکبائر بدون التوبۃ فجوزہ الاصحاب بل اثبتوہ خلافا للمعتزلۃ تمسک القائلون بجواز العفو عقلا وامتناعہ سمعا وھم البصریون من المعتزلۃ وبعض البغدادیۃ بالنصوص الواردۃ فی وعید الفساق واصحاب الکبائر واجیب بانہم داخلون فی عمومات الوعد بالثواب ودخول الجنۃ علی ان الخلف فی الوعد لؤم لا یلیق بالکریم وفاقا بخلاف الخلف فی الوعید فانہ ربما یعد کرما اھ ملتقطا دیکھو علما اس جواز خلف سے عذاب کے وجوب شرعی کو دفع فرماتے ہیں اور وجوب شرعی کا مقابل نہیں مگر جواز شرعی اگر صرف امکان عقلی مراد ہو تو وہ ان معتزلہ کے مذہب کیا منافی او ان کی دلیل کا کیونکر نافی ہوگا وہ کب کہتے تھے کہ واجب عقلی ہے جو تم امکان عقلی کا قصہ پیش کرو تو ثابت ہوا کہ یہ علما بالیقین خلف وعید کو شرعا جائز مانتے ہیں **ثانیا** محققین کہ جواز خلف نہیں مانتے آیہ کریمہ ما یبدل القول لدی سے استدلال کرتے ہیں کما فی شرح عقائد النسفی وشرح الفقہ الاکبر وغیرہما اور ظاہر کہ آیت میں نفی وقوع صرف استحالہ شرعی پر دلیل ہوگی نہ امتناع عقلی پر تو لازم کہ وہ علما جواز شرعی مانتے ہوں ورنہ محققین کی دلیل محل نزاع سے محض اجنبی اور افتراعی کی ناسمجھی پر مبنی ہوگی وہ نہ کہدینگے کہ اس سے صرف استحالہ شرعی ثابت ہوا وہ امکان عقلی کے کب خلاف ہے جسکے ہم قائل ہیں **ثالثا** واحدی نے بسیط میں آیہ کریمہ انک لا تخلف المیعاد سے صرف وعدہ مراد لیا اور وعید پر حمل کرنے سے انکار کیا کہ اولیاں تو خلف جائز ہے تفسیر کبیر میں فرمایا احتج الجبائی بہذہ الآیۃ علی القطع بوعید الفساق (ثم ذکر احتجاجہ والاجوبۃ عنہ الی ان قال) وذکر الواحدی فی البسیط طریقۃ اخری فقال لم لا یجوز ان یحمل ہذا علی میعاد الاولیاء دون وعید الاعداء لان خلف الوعید کرم عند العرب الخ ظاہر ہے کہ علمائے مجوزین اگر صرف امکان عقلی مانتے تو آیت میں اس حمل کی انہیں کیا حاجت تھی کہ انتفائے شرعی جواز عقلی کے کچھ منافی نہیں **رابعا** قائلان جواز کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ خلف وعید صرف بحق مسلمین جائز ہے نہ بحق کفار عبارت حلیہ الاشبہ ترجیح القول بجواز الخلف فی الوعید فی حق المسلمین خاصۃ دون الکفار ابھی بحوالہ رد المحتار

گزری مگر مین اوسکی جگہ اور تحفے پیش کرون مختصر العقائد مین ہے الملک سید والناس عبیدہ ولہ
ان یفعل بہم ما یرید ولکن وعد ان لا یعذب احد بغیر ذنب وان لا یخلد المؤمن المذنب فی النار ویستحیل
ان یخلف فی میعادہ وکذا وعد ان یعذب المؤمن المذنب زمانا والکافر مؤبدا ولکن قد یعفو عن المؤمن
المذنب ولا یعذبہ لانہ تکرم وتفضل فیترک الوعید اما فی حق الکفار فلا یکون العفو وان کان تکرما
وتفضلا قال اللہ تعالیٰ ولو شئنا لاٰتینا کل نفس ھدٰھا ولکن حق القول منی الآیة
اخبر انہ لا یفعل مع الکفار الا بطریق العدل روح البیان مین ہے اللہ تعالیٰ لا یغفر ان یشرک
بہ فینجز وعیدہ فی حق المشرکین ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء فیجوز ان یخلف وعیدہ فی حق المؤمنین
سبحٰن اللہ اگر صرف امکان عقلی مین کلام ہوتا تو وہ تو باجماع اشاعرہ بلکہ جماہیر اہلسنت حتی کفار
مین بھی حاصل وھو التحقیق یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید ہ شرح مقاصد الطالبین
فی علم اصول الدین مین ہے اتفقت الامة ان اللہ تعالیٰ لا یعفو عن الکفر قطعا وان جاز
عقلا ومنع بعضہم الجواز العقلی ایضا لانہ مخالف للحکمة التفرقة بین من احسن غایة الاحسان ومن
اساء غایة الاساءة وضعفہ ظاہر اھ ملخصا اسمین شرذمة لا یجوزون العفو عنہم فی الحکمة آگے ہم
بدلائل قاطعہ ثابت ہوا کہ قائلین جواز جواز شرعی لیتے اور خلف کے امتناع بالغیر سے بھی انکار
رکھتے ہین اب کہتے خلف کے وہ معنی لیے جو ایک قسم کذب ہی تو قطعاً لازم کہ تمہارے زعم
باطل مین ان علما کے نزدیک کذب الٰہی نہ صرف عقلاً بلکہ شرعاً بھی جائز ہو جسے امتناع بالغیر سے
بھی بہرہ نہین یہ صریح کفر ہے والعیاذ باللہ رب العالمین امام علامہ قاضی عیاض قدس سرہ شفا
شریف مین فرماتے ہین من دان بالوحدانیة وصحة النبوة ونبوة نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحة بزعمہ ام لم یدعہا فہو کافر باجماع
جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو با اینہمہ انبیا علیہم الصلاة والسلام پر ان باتون مین کہ وہ
اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اوسمین کسی مصلحت کا ادعا
کرے یا نکرے ہر طرح بالاجماع کافر ہے) سبحٰن اللہ حضرات انبیا علیہم افضل الصلاة والثنا
پر کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا جناب باری عزوجل کا جواز کذب ماننے والا کیونکر

بالاجماع کافر و مرتد نہوگا اب تو جانا کہ تمنے اپنی جہالت و وقاحت سے کفر و اسلام مین تمیز
نکی اور کفر خالص پر معاذ اللہ ائمہ دین مین نزاع ٹھہرا دی سبحن اللہ یہہ فہم و فقاہت یہہ دین
و دیانت اور اسپر عالم رشید بلکہ شیخ مرید بننے کی ہمت ع آدمیان گم شدند ملک خرافت
گرفت ۞ ورا یہہ مقام یاد رکھیے کہ آپکو خاتمہ مین اس سے کام پڑنا ہے واللہ المستعان
علی ما تصفون ۞ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تحقیق عاشر ظلمات
باہرہ زاہرہ قاہرہ اقرّ وادہیٰ من قرینتہا الاولی اقول
وباللہ التوفیق ہنوز بس نہین اگرچہ علما مسئلہ خلف مین بلفظ جواز تعبیر کرتے ہین مگر عقل
صافی و نظر وافی نصیب ہو تو کُھل جائے کہ وہ جس شے پر خلاف جواز کہتے ہین اوسے
نہ صرف جائز بلکہ بالیقین واقع مانتے ہین تو تمہارے زعم خبیث پر قطعا لازم کہ ائمہ دین کذب
الٰہی کو یقینًا واقع و موجود بالفعل جانتے ہین اس سے بڑھکر کفر جلی اور کیا ہوگا دلائل لیجیے
اولا ہم ثابت کر آئے کہ خلف وعفو اونکے نزدیک متساوی ہین اور ایک مساوی کا وقوع
وقوع مساوی دیگر کو قطعا مستلزم خواہ تساوی فی التحقق ہو یا فی الصدق کہ اول کا تو عین
منطوق تلازم فی الوجود اور ثانی اوس سے بھی زیادہ ادخل فی المقصود فان الانفکاک فی
الوجود انفکاک فی الصدق مع شیئ زائد لیکن عفو بالیقین واقع ابھی شرح مقاصد سے گزرا
جوزہ الاصحاب بل اثبتوہ تو ثابت ہوا کہ وہ علما جسے خلف وعید کہتے ہین یقینًا واقع اب تم خلف کو
اوس معنی ناپاک پر حمل کرلیتے ہو تو معاذ اللہ کذب الٰہی کے بالیقین واقع و موجود ہونے مین
کیا کلام رہا صدق اللہ تعالیٰ فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی
الصدور ۞ بیشک آنکھین اندھی نہین ہوتین وہ دل اندھے ہوتے ہین جو سینون مین ہین
والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالیٰ ثانیا تعیین تساوی سے قطع نظر بھی کیجیے تاہم آیہ کریمہ ویغفر ما
دون ذلک سے اونکا استدلال دلیل قاطع کہ خلف عفو سے خاص یا مباین نہین لاجرم
مساوی نہین تو عام ہوگا بہرحال وقوع مغفرت وقوع خلف اور تمہارے طور پر وقوع خلف
وقوع کذب کو مستلزم ہو کر کذب الٰہی لیقینی الوقوع ٹھہریگا اور کیا گمراہون کے سر سینگ
ہوتے ہین ثالثا مختصر العقائد کی عبارت گزری کچھ دیر نہوئی جس مین خلف وعید کو محال لکھکر

وعید مسلمین کے بارے میں دیکھ لیجئے کیا لفظ لکھا تجوزان تترک الوعید نلکھا بلکہ صاف صاف تترک
الوعید مرقوم کیا پھر ثبوت مدعا میں کیا کلام رہا رہا ایضا اون دلائل قاطعہ عقلیہ کے بعد
تمہاری سمجھ کے لائق قاطع نزاع ودافع شغب یہہ ہے کہ امام محمد محمد محمد ابن امیر الحاج حلبی
رحمہ اللہ تعالی نے اوسی حلیہ میں جو اسی رد المحتار کی جس سے آپ ناقل اسمقام میں
ماخذ ہے صاف بتادیا کہ خلف وعید صرف عفو سے عبارت ہے اب آپ ہی بولیے آپکے
مذہب میں عفو بالیقین واقع ہے یا نہیں اگر ہے تو وہی خلف ہے اور تم خلف کو اصل
کذب سمجھے تو اپنے خدا کو یقینا کاذب کہہ چکے یا نہیں حلیہ کی وہ عبارت یہہ ہی الدعاء المذکور
یستلزم انہ یجوز الخلف فی الوعید وظاہر المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلۃ بہ لانہ لایعد
نقصا بل جودا وکرما ولہذا مدح بہ کعب بن زہیر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم حیث قال نبئت ان رسول اللہ اوعدنی + والعفو عند رسول اللہ مأمول +
دیکھو صراحۃً مدح بالعفو کو مدح بخلف الوعید قرار دیا اسیطرح ختم بحث میں قول ابن نباتہ سعدی
الحمد للہ الذی اذا وعد وفا واذا اوعد عفا کو اسی باب سے ٹھہرایا اب بھی وضوح حق میں کچھ
باقی رہا ہے دوسرا مقام یاد رکھنے کا ہے کہ کتنے صراحۃً وقوع ووجود کذب الہی کو ائمہ
اہلسنت کا مذہب جانا اور ایسے کفر شنیع وارتداد فظیع کو اہلحق کا ایک اختلافی مسئلہ مانا
کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار ۝ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ الواحد
القہار بالجملہ بحمد اللہ حجج قاہرہ وبینات باہرہ شمس دامس سے زیادہ روشن واہین ہوگیا
کہ علما جس معنے پر خلف جائز مانتے ہیں حاش للہ اوسے امکان کذب سے اصلا علاقہ نہیں
اونکے نزدیک خلف بمعنی عدم ایقاع وعید بوجہ تجاوز وکرم ہے کہ عین عفو یا عفو کا مساوی
وملازم اور یہہ معنی نہ صرف جائز بلکہ باجماع اہلسنت بلاشبہہ واقع - رہا خلف بمعنی تبدیل
قول وتکذیب خبر جسکے جواز پر امکان کذب متفرع ہوسکے ہرگز ہرگز اون علما کی مراد نہ
عالم میں کوئی عالم اوسکا قائل بلکہ وہ بالاتفاق بکزبان ویکدل اوس سے تبری وتحاشی
کامل کرتے اور کذب الہی کے استحالہ قطعی وامتناع عقلی پر اجماع تام رکھتے ہیں اول سے
آخر تک اونکے تمام کلمات ومحاورات ووجوہ مناظرہ وطرق رد واثبات ہزار در ہزار طور سے

اس امر پر شاہد عادل و ناطق فصل کما قد ظہر علی کل ذی عقل اور امام ابن امیر الحاج نے توجیہ اللہ یہہ امر باتم وجوہ منجلی کر دیا کہ خود جواز خلف کو راجح مانا اس سے ناپاک تراشیدہ مدعی بیباک کی وہ تجلی فرمائی جسکی غرب سے شرق تک خبر آئی یونہیں امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں بآنکہ کلام امام ابو عمرو ابن العلاء قائل جواز خلف کی وہ کچھ تائید کی جو اوپر گزری جب معنی تبدیل کی نوبت آئی جسپر ان حضرت نے تفریع کی ٹھہرائی اوسپر وہ شدید و عظیم نکیر فرمائی کہ کچھ فہمی جاہلان پر قیامت ڈھائی اسی تفسیر میں فرماتے ہیں الخبر اذا جوز علی اللہ الخلف فیہ فقد جوز الکذب علی اللہ تعالی وہذا خطأ عظیم بل یقرب من ان یکون کفرا فان العقلاء اجمعوا علی انہ تعالی منزہ عن الکذب ومعلوم ان فتح ہذا الباب یفضی الی الطعن فی القرآن وکل الشریعۃ اھ ملخصا یعنی جب خبر خلف اللہ تعالی پر جائز رکھا جائے تو بیشک کذب الہی کو جائز ماننا ہوگا اور یہہ سخت خطا ہے بلکہ قریب ہی کہ کفر ہوجائے اسلیے کہ تمام عقلا (یعنی نہ صرف اہل اسلام بلکہ سمجھ وال کافر بھی) اتفاق کیے ہوئے ہیں کہ باری تعالی کذب سے منزہ ہی اور معلوم ہے کہ اس دروازے کا کھولنا قرآن مجید اور تمام شریعت میں طعن تک لیجائیگا) بس خدا کی شان ہی شان نظر آتی ہے کہ واضح روشن ایمانی اجماعی مسائل میں مدعیان علم و دیانت و رشد و مشیخت اغوای عوام و تلبیس ہرام کو لونہ دیدہ و دانستہ کورستفری بنجاتے اور خوف خالق و شرم خلائق سبکو بکدست سلام کرکے ائمہ دین پر یون کھلے بہتان جنبتے طوفان اوٹھاتے ہیں ؎ چشم باز و گوش باز و این ذکا خیرہ ام در چشم بندی خدا ؎ فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ ؛ وانکنت تدری فالمصیبۃ اعظم ؛ بس زیادہ کیا کہوں سوا اسکے کہ اللہ ہدایت دے آمین **تنبیہ نبیہ** الحمد للہ تحقیق ذروہ علیا کو پہونچی اور عیاروں طراروں کی افترابندی اپنی سزا کو اب صرف یہہ امر قابل تنقیح رہا کہ جب خلف بمعنی تبدیل کے استحالہ پر اجماع قطعی قائم اور بمعنی مساوی عفو بالاجماع جائز بلکہ واقع تو علمای مجوزین و محققین مانعین مین نزاع کس امر پر ہے **اقول** وباللہ التوفیق وبہ العروج علی اوج التحقیق علی الخبیر سقطت ہان منشأ نزاع اس اطلاق خلف کی تجویز ہی مجوزین نے خیال کیا کہ خلف وعید معاذ اللہ کسی عیب و منقصت کا نشان نہیں وہ تو بلکہ عفو و کرم پر دلیل ہوتا اور محل مدح و ستائش میں بولا جاتا ہے ولہذا جا بجا عرف عرب مین

اوسپر استناد کرتے ہیں قال قائلہم ۵ وانی وان اوعدتہ او وعدتہ * لمخلف ایعادی ومنجز
موعدی * وقال آخر ۵ اذا وعد السراء انجز وعدہ * وان اوعد الضراء فالعفو مانعہ *
بنابران خلف وعید کی تجویز کی محققین نے دیکھا کہ یہہ لفظ معنی محال یعنی تبدیل مقال کو موہم
اور یہان ایہام محال بھی منع ہین کما فی کما نصوا علیہ فی مسئلۃ معقد العز * اور اسکے ساتھ وقوع
تمدح صرف مخلوق ہین ہے خالق عزوجل کا اوسپر قیاس صحیح نہین لاجرم اس تجویز سے تحاشی کی
خلاصہ یہہ کہ آیاتِ وعید ہین بنظر ظاہر عموم عدم وقوع ایک صورت خلف ہین ہے اگرچہ بنظر
تخصیص و تقیید حقیقتِ خلف سے قطعاً منزہ مجوزین اسی خلف صوری کو خلف وعید سے
تعبیر کرتے اور اسے جائز رکھتے ہین کہ مفید مدح ہے اور محققین منع فرماتے ہین کہ موہم نقص
و قدح ہے ورنہ اگر خیال معنی کیجیے تو بلاشبہہ وہ جس امر کو خلف کہتے ہین قطعاً بالاجماع جائز
و واقع ولہذا علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نے نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض
مین مسئلہ خلف کو اہلسنت کا اتفاقی قرار دیا اور اوسمین خلاف صرف معتزلہ کیطرف نسبت کیا
حیث قال الوعید لا یجوز تخلفہ عند المعتزلۃ لقولہم بانہ یجب علی اللہ تعالی تعذیب العاصی بظاہر کر
اس نسبت کا منشا وہی نظر معنی ہے کہ معنی مقصود مجوزین کے جواز مین واقعی اشقیاء معتزلہ ہی
خلاف ہی اہلسنت مین کوئی اوسکا منکر نہین جسطرح معنی کذب و تبدیل کے بطلان و امتناع مین
اہلسنت بلکہ اہل اسلام بلکہ اہل ملل بلکہ اہل عقل کا اجماع ہے جسمین کسی فرقہ کا خلاف معلوم و
ظاہر نہین یہہ ہی بحمد اللہ محل نزاع کی تحریر انیق و تقریر رشیق والحمد للہ ولی التوفیق علی الہام
التحقیق وارشاد الطریق امام محقق مدقق علامہ حلبی نے اوسی حلیہ مین جواز خلف مان کر معنی
کذب و تبدیل سے وہ تحاشی عظیم فرمائی جسکی نقل بحث سابعہ مین گزری پھر تقریر مراد کی یون ارشاد
کی المراد بالوعید صورۃ العموم بالوعد من ارید بالخطاب مسئلہ جواز خلف مین وعید سے صورت
عموم مراد ہے کہ بظاہر حکم سب مخاطبین کو شامل نظر آتا ہے) یعنی تنہا الفاظ وعید پر نظر کیجیے تو
صاف یہی حکم معلوم ہوتا ہے کہ جو ایسا کرینگے سب سزا پاینگے پھر جبکہ بدلائل قاطعہ ثابت ہو
کہ بعض کو نہ ہوگی تو بظاہر وعید متخلف ہوئی حالانکہ وہ عموم صرف صوری تھا نہ حقیقی کہ حقیقت
مین عمومات وعید آیات مشیئت سے مکتسب تقیید جنکا حاصل یہہ کہ ہم معاف نفرمائین اور سزا

ہوگی بس اسقدر محصل خلف ہی جسے معاذ اللہ کذب و تبدیل سے کچھ علاقہ نہیں پھر اس مراد و مقصود کی تحقیق
فرماکر ارشاد کرتے ہین ثم حیث کان المراد ہذا فالوجہ ترک اطلاق جواز الخلف فی الوعد والوعید دفعا
لایہام ان یکون المراد منہ ہذا المحال یعنی جب معلوم ہولیا کہ جواز خلف سے صرف اسقدر مراد ہی نہ وہ کہ معاذ اللہ
امکان کذب کو راہ دے کہ کذب و تبدیل تو یقینا اللہ تعالے پر مستحیل تو مناسب یہی ہی کہ وعدہ
یا وعید کسیمین جواز خلف کا لفظ نہ بولین کہ اس سے کسیکو اوس معنی محال کا وہم نگذرے (
واقعی امام ممدوح کا گمان بجا تھا آخر دیکھیے نہ کہ اس چودہوین صدی مین جہال سفہا کو وہ وہم
آہی گیا وا لعیاذ باللہ سبحنہ و تعالے پھر فرماتے ہین وانما وافقناہم علی الاطلاق لشہرۃ المسئلۃ
بینہم بہذہ العبارۃ ونستغفر اللہ العظیم من کل ما لیس فیہ رضاہ ہمنے جو اس لفظ کے اطلاق مین علماے
سابقین کا ساتھ دیا اسکا باعث یہ تھا کہ مسئلہ اونمین اسی نام سے شہرت رکھتا ہی اور ہم اللہ عزوجل
سے مغفرت چاہتے ہین ہر اوس بات کی جو اوسے پسندیدہ نہین (سفیہ جاہل دیکھے کہ اوسکے امکان
کذب کے شوشے کہ رہ گئے قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا
فقیر غفر اللہ تعالے لہ نے بتوفیق المولے سبحنہ وتعالے اس مقام کی زیادہ تحقیق و تنقیح حواشی شرح
عقائد و شرح مقاصد و شرح مواقف پر ذکر کی اگر مخافت تطویل نہوتی اون نفائس جلیلہ کو پورا گوش
سامعین کرتا و فیما ذکرنا کفایۃ والحمد للہ ولی الہدایۃ غرض اس مقدار سے زائد کسی امر کو محل نزاع ٹھہرانا
خود اونکے مقتضاے کلام و مقال و تمسک و استدلال سے جدا پڑنا اور توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ
کرنا اور اونکے اجماعیات قاطعہ سے منکر ہونا اور اون مہالک شنیعہ و قبائح قطعیہ کا اونکے ذمے
باندھنا ہی جنسے وہ ہزار جگہ بتصریح صریح تبری کرتے ہین اور واقعی بحمد اللہ بار ہا دیکھا ہے کہ ائمہ
اہلسنت مین جو مسئلہ اصول مختلف فیہ رہا ہے اگرچہ بعض ناظرین ظواہر الفاظ سے دہوکا کھاتے ہین
مگر عند التحقیق اوسکا حاصل نزاع لفظی یا ایسی ہی کسی ہلکی بات کیطرف راجع ہوا ہے پھر ایک فریق
کے دوسرے پر الزامات حقیقۃً اپنی معنی مراد پر الزام ہین جس سے دوسرے کا ذہن خالی نہ اوسکی
مراد سے انھین تعلق نہ اسے دیکھکر کوئی عاقل یہہ وہم کرسکتا ہی کہ وہ امر جسکا الزام دیا گیا فریقین
مین مختلف فیہ ہی بلکہ یہہ تو عامہ نزاعات حقیقیہ معنویہ مین بھی ہوا کیا ہوتا ہے جانے صوریہ لفظیہ
الزام اوسی امر سے دیتے ہین جسکا بطلان متفق علیہ ہو نہ مختلف فیہ سے مختلف فیہ پر احتجاج یعنی خصوصا

جبکہ ایک امر مین اختلاف دوسرے مین تنازع کی فرع ہو کہ اس تقدیر پر فرع سے الزام مصادرہ علی المطلوب ہے
یہہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل کہ طرف مقابل سخت ابلہ و جاہل۔ خیر بات دور پہونچی نظائر لیجیے مثلاً
ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق امام عارف باللہ حارث محاسبی و جعفر بن حرب و عبداللہ بن کلاب
و امام المتکلمین عبدالعزیز مکی و آئمہ سمرقند اول کے قائل اور اسیطرح امام ہمام ابوالحسن اشعری قدس
سرہ مائل بلکہ اسی پر امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا نص شریف دلیل کامل
اور امام اہل السنہ احمد بن حنبل وغیرہ جماعت محدثین سے قول ثانی منقول اور یہی ائمہ بخارا و ثقات ہم
کے نزدیک مختار و منصور و معتمد و مقبول اسپر ائمہ سمرقند و بخارا مین نزاع کو جو طول ہوا مخفی نہین انہون
نے اونپر مخلوقیت قرآن کا الزام رکھا اونہون نے انپر نا مخلوقیت افعال عباد کا طعن کیا
اور حقیقت دیکھیے تو بات کچھہ بھی نہین اپنی اپنی مراد پر دونون سچ فرماتے ہین ایمان مخلوق
بیشک مخلوق کہ مخلوق و صفات مخلوق سب مخلوق اور ایمان کہ صفت خالق عزوجل ہے
جسے اسمائے حسنے سے اسم پاک مؤمن دلیل یعنی اوس ملک جلیل جل جلالہ کا ازل مین اپنے
کلام کی تصدیق فرمانا وہ قطعاً غیر مخلوق کہ خالق و صفات خالق مخلوقیت سے منزہ بلکہ اقرہ
الفاضل العلامۃ کمال الدین بن ابی شریف القدسی فی المسامرۃ شرح المسایرۃ اب کیا کوئی احمق
جاہل اس نزاع کو دیکھکر یہہ گمان کریگا کہ بعض صفات خالق کا مخلوق یا بعض افعال مخلوق کا
نامخلوق ہونا ائمہ اہلسنت مین مختلف فیہ ہے حاشا و کلا یونہین مسئلہ زیادت و نقصان ایمان
کہ قدیم سے مختلف فیہا امام رازی وغیرہ بہت محققین اسی کو بھی نزاع لفظی بتا رہے ہین
شرح الروض مین ہے ذہب الامام الرازی و کثیر من المتکلمین الی ان ہذا الخلاف لفظی راجع الی
تفسیر الایمان پھر کہا ہذا ہو التحقیق الذی یجب ان یعول علیہ اسیطرح اور مسائل پائیے گا
اگر اسپر حمل کیجیے جب تو امر نہایت اسہل مجوزین یعنی مساوی عفو لیتے ہین اور مانعین یعنی تبدیل عمل
دونون سچ کہتے ہین اور دونون اجماعی باتین مگر فقیر نے بحمد اللہ جو تنقیح مناط کر دی اوسپر نزاع بھی
معنوی رہی اور قول مانعین کا محقق و راجح ہونا بھی کھلگیا اور جہالت جاہلین کا علاج بھی بحمداللہ
بروجہ کافی ہو گیا ذلک من فضل اللہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ○
اللہم لک الشکر الابدی والمن السرمدی والحمد للہ رب العلمین ○ تسجیل جلیل

وتکمیل جمیل - اقول وباللہ التوفیق مدعی جدید بیچارے کی حالت نہایت قابل
رحم ہے غریب نے امام الطائفہ کی بات بنانے کو عقل و دیانت کو یاں رخصت دیا اپنے رب کو
جیسے نبی لائق کذب کر دینے کا ذمہ لیا ائمہ امت و سادات ملت پر کھلی آنکھوں جیتا بہتان کیا
غرض لاکھ جتن کر چھوڑے مگر کال نہ کٹا یعنی امام کی پیشانی سے داغ ضلالت مٹتا تھا نہ مٹا
آپکو یاد ہو کہ اصل بات کا ہے پر چھڑی تھی ذکر یہ تھا کہ حضور پر نور سید المرسلین خاتم النبیین
اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مثل و ہمسر حضور کی جملہ صفات کمالیہ میں
شریک برابر محال ہے کہ اللہ تعالی حضور کو خاتم النبیین فرماتا ہے اور ختم نبوت ناقابل
شرکت تو امکان مثل مستلزم کذب الہی اور کذب الہی محال عقلی ہے منزہ عن شریک فی
محاسنہ ❊ فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم ❊ اسپر اوس سفیہ نے جواب دیا کہ کذب الہی محال نہیں
ممکن ہے کہ خدا کی بات جھوٹی ہو جائے اور اسپر جو ہذیانات بکے اونکی عدد شماری تو آپ
سن ہی چکے اب یہ حضرت اوسکی حمایت میں خلف وعید کا مسئلہ پیش کرتے ہیں یعنی اونکے
امام ہی نہی بلکہ اوسکا قول ایک گروہ ائمہ کے موافق ہے اے سبحن اللہ ہے اما مے چنین
مقتدے چنان ❊ جہاں چون نہ بیند بدیدے چنان ❊ اے حضرت سب کچھ جانے دیجیے مگر
یہ آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بھی معاذ اللہ کوئی وعید ہے جسکے امکان
کذب کو جواز خلف پر متفرع کیجیے گا یہ تو وعدہ ہے یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بشارت عظیمہ
کہ تمہیں اس فضل جلیل سے مشرف کیا کہ تمہاری شریعت مطہرہ کو شرف ابدیت بخشا تم ناسخ ادیان
ہوئے تمہارے دین متین کا ناسخ کا فی نہ آئیگا تم سب سے بلند و برتر ہو تم سے بالا کوئی ہوا
نہ ہوگا اسمیں خلف تو ہر طرح بالاجماع محال ہے یہ تمہارے امام کا کیا کام نکلا اور مخالفت اجماع
مسلمین و احداث بدعت ضالہ فی الدین کا داغ کیونکر مٹا ہاں یہ کہ اوسکی اور ساتھ ہی تمہاری
عقل و دیانت کا کام تمام ہوا اسے کام نکلنا سمجھ لیجیے چاہے کام ہو جانا قسمت کا بدا کہ دین و
دیانت سے یوں گئی گزری اور امام بیچارے کی بات بھی نہ بنی نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم جیسے
الشقی شقی و لئیم ہے ذلیل و خوار و خراب و خستہ نہ اوس سے ملتے نہ ایسے ہوتے ❊ جیسے
دین حق کا سستہ نہ اوس سے ملتے نہ ایسے ہوتے ❊ صدق القائل ہے اذا کان الغراب

دلیل قوم پیہمیہ بہم طریق البالکینا ہوا الحمد للہ یہہ بظاہر دس حجج باہرہ اور حقیقۃً **اکیس ۲۱**
دلائل قاہرہ ہین کہ حجت رابعہ مین وجہ ۲ دو وجہ ۳ حجت سادسہ مین ثانیاً حجت تاسعہ و
عاشرہ دو نون مین ثانیاً ثالثاً رابعاً بالجملہ کے بعد عبارت امام رازی تنبیہ تنبیہ مین
کلام امام حلبی یہہ گیارہ مستقل حجتین تھین انہین مدعی جدید پر اکیس کوڑے سمجھیے تو **بائیسوا**
تازیانہ یہہ تجیل جلیل کا ہوا اور سکے شتو ملاکر **ایکسو بائیس کوڑے**
انہین جمع رکھیے اور آگے چلیے کہ سائل کے بقیہ سوال کو اظہار جواب و تحقیق صواب کا انتظار
کرتے دیر گزری اب وقت وہ آیا کہ ادہر عطف عنان کرون اور بیان حکم قائل کے لیے سمند
بلیغ تحقیق رفیع مین قدم دہرون واللہ الہادی وولی الایادی والصلاۃ علی حبیبہ سراج النادی

خاتمہ تحقیق حکم قائل مین

اقول وباللہ التوفیق اللہم غفرا قنا الضلال والکفر اجآن برادر یہہ پوچھتا ہے کہ انکا یہہ
عقیدہ کیسا اور انکے پیچھے نماز کا حکم کیا ہے یہہ پوچھ کر ان امام و ماموم پر ایک جماعت ائمہ کے
نزدیک کتنی وجہ سے کفر آتا ہے حاش للہ حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ مین ہرگز انکی تکفیر پسند
نہین کرتا ان مقتدیون یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہون اگرچہ انکی بدعت
وضلالت مین شک نہین اور امام الطائفہ کے کفر پر بھی حکم نہین کرتا کہ ہمین ہمارے نبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے
زیادہ روشن وجلی نہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی نرہے
فان الاسلام یعلو ولا یعلی مگر یہہ کہتا ہون اور بیشک کہتا ہون کہ بلا ریب ان تابع ومتبوع
سب پر ایک گروہ علما کے مذاہب مین بوجوہ کثیرہ کفر لازم والعیاذ باللہ ذی الفضل الدائم
غرض اس بیان سے یہہ ہے کہ ان عزیزون کو خواب غفلت سے جگاؤن اور ان کے
اقوال باطلہ کی شناعت پر مطلع کرون اور انہیں جتاؤن کہ او بے پرواہ بکریوکس نیند سو رہی ہو گلا دور
پہونچا سورج ڈہلنے پر آیا گرگ خونخوار بظاہر دوست بنکر تمہارے کان پر تہپک رہا ہے کہ ذرا
جھپکتا ہو اور اپنا کام کرے جو باتون مین تمہاری بیباہٹ کے باعث اختلاف پڑ چکا ہے

بہت حکم لگانے لگے کہ یہہ بکریان ہماری گلے سے خارج ہین بھیڑیا کھالے شیر لیجائے ہمین
کچھہ کام نہین اور جنھین ابھی تک تمیز ترس باقی ہے وہ بھی تمہاری ناشائستہ حرکتون سے
ناراض ہوکر اپنی خاص گلے مین تمہارا آنا نہین چاہتی ہیہات ہیہات اس بیہوشی کی نیند
اندہیری رات مین جیسے چوپان سمجھہ رہی ہو واللہ وہ چوپان نہین خود بھیڑیا ہے کہ ذیاب
فی ثیاب کے کپڑے پہنکر تمہین دہوکا دے رہا ہے پہلے وہ بھی تمہاری طرح اس گلہ کی بکری
تھا حقیقی بھیڑیے نے جب سے اوسے شکار کیا اپنے مذہب کا دکھا کر دہوکے کی ٹٹی بنا لیا اب
وہ بھی اسکے ووسکے کی خبر سنا تا اور بہولی بھیڑ دن کو لگا کر لیجاتا ہے لہذا اپنی حالت پر رحم کرو اور
جہانتک دم رکھتے ہو ان گرگ و نائب گرگ سے بھاگو جیسے بنے اس مبارک گلہ مین جسپر خدا کا
ہاتھہ ہے کہ ید اللہ علی الجماعۃ اور اوسکے سچے راعی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین کر
ہو کر امن چین کا رستہ چلو اور مرغزار جنت مین بیخوف چرو اے رب میرے ہدایت فرما آمین

تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ سید العلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
جو کچھہ اپنی رب کے پاس سے لائے اون سب مین اونکی تصدیق کرنا اور سچے دل سے اونکی
ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے اوامہ اللہ لنا حتی نلقاہ بہ یوم القیامۃ وندخل
بہ بفضل رحمتہ دار السلام آمین اور معاذ اللہ اون مین کسی بات کا جھٹلانا اور اوسمین ادنی
شک لانا کفر اعاذنا اللہ منہ بحفظہ العظیم ورحم عجزنا وضعفنا بلطفہ الفخیم انہ ہو الغفور الرحیم آمین
آمین الہ الحق آمین پھر یہہ انکار جس سے خدا بچائے اور سب مسلمانون کو بنا کا دے دو طرح ہوتا ہے
لزومی والتزامی التزامی یہہ کہ ضروریات دین سے کسی شئے کا تصریحا خلاف کرے یہہ قطعا اجماعا کفر ہے
اگرچہ نام کفر سے چڑھے اور کمال اسلام کا دعوی کرے کفر التزامی کے یہی معنی نہین کہ صاف
صاف اپنے کافر ہونے کا اقرار کرتا ہو جیسا کہ بعض جہال سمجھتے ہین یہہ اقرار تو بہت طوائف کفار
مین بھی نپایا جائیگا ہمنے دیکھا ہی بہتیرے ہندو کافر کہنے سے چڑتے ہین بلکہ اوسکے یہہ معنی
کہ جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اسنے دعوی کیا وہ بعینہ کفر و مخالف ضروریات دین ہو
جیسے ملائکۃ بالقہ نیچرہ کا وجود ملک جن و شیطان و آسمان و نار و جنان و معجزات انبیا
علیہم افضل الصلاۃ والسلام سے اون معانی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق

صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے متواتر ہیں انکار کرنا اور اپنی تاویلات باطلہ و توہمات عاطلہ کو
لے مرنا نہ ہرگز ہرگز ان تاویلوں کے ڈھکوسلے انھیں کفر سے بچائینگے نہ محبت اسلام و
ہمدردی قوم کے جھوٹے دعوی کام آئینگے قاتلھم اللہ انی یؤفکون ○ اور لزومی
یہ کہ جو بات اسنے کہی عین کفر نہیں مگر منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن و لازم حکم کو ترتیب
مقدمات و تتمیم تقریبات کرتے لے چلیے تو انجام کار اوس سے کسی ضروری دین کا انکار لازم
آئے جیسے روافض کا خلافت حقہ راشدہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت جناب
صدیق اکبر و امیر المومنین حضرت جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما سے انکار کرنا کہ تضلیل
جمیع صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کیطرف مؤدی اور وہ قطعا کفر مگر اونہوں نے صراحۃ
اس لازم کا اقرار نکیا تھا بلکہ اوس سے کفاف تحاشی کرتے اور بعض صحابہ یعنی حضرات اہلبیت عظام
وغیرہم چند اکابر کرام علی مولاہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کو زبانی وغود ان سے اپنا پیشوا بتاتے
اور خلافت صدیقی و فاروقی پر اونکے توافق باطنی سے انکار رکھتے ہیں اس قسم کے کفر میں علمائے
اہلسنت مختلف ہوگئے جنھوں نے مآل مقال و لازم سخن کیطرف نظر کی حکم کفر فرمایا اور تحقیق یہ ہے
کہ کفر نہیں بدعت و بدمذہبی و ضلالت و گمراہی ہے والعیاذ باللہ رب العلمین امام علامہ قاضی عیاض رحمہ
اللہ تعالی شفا شریف میں فرماتے ہیں من قال بالمآل لما یؤدی الیہ قولہ ویسوق الیہ مذہبہ کفرہ
فکانہم صرحوا عندہ بما ادی الیہ قولہم ومن لم یراخذہم بمآل قولہم ولا الزمہم موجب مذہبہم لم یر
اکفارہم قال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لا نقول بالمآل الذی الزمتموہ لنا ونعتقد نحن وانتم انہ
کفر بل نقول ان قولنا لا یؤل الیہ علی ما اصلناہ فعلی ہذین المأخذین اختلف الناس فی اکفار اہل
التاویل والصواب ترک اکفارہم اھ ملخصا جب یہ امر ممہد ہو لیا تو اب ان امام وہابیہ کے
کفریات لزومیہ گنیے **امام** کے کفروں کا تو شمار ہی نہیں اوسنے تو صرف انہیں چند
سطروں میں جو تقویۃ سوم میں اوس سے منقول ہوئیں کفر لزومی کی سات اصلیں تیار کیں جنہیں
ہر اصل صدہا کفر کیطرف منجر اور اوسکا مذہب مان کر ہرگز ہرگز اوسے نجات نہ ملے والعیاذ باللہ العلی
الاکبر **اصل اول** جو کچھ انسان کر سکے خدا اپنی ذات کریم کے لیے کر سکتا ہے ورنہ قدرت انسانی
بڑھ جائیگی (دیکھو بیان اول) اس اصل کے کفروں کی گنتی نہیں مگر ہیں اوسیقدر شمار کر دوں

اور ہرگز نہیں آیا ہون یقیناً قطعاً لازم کہ اس سفیہ کے مذہب پر ۱ اوسکا معبود کھانا کھا سکتا ہے ۲
پانی پی سکتا ہے ۳ پاخانہ پھر سکتا ہے ۴ پیشاب کرسکتا ہے ۵ اپنا سمع روک سکتا ہے
۶ اپنا بصر روک سکتا ہے ۷ دریا مین ڈوب سکتا ہے ۸ آگ مین جل سکتا ہے ۹ خاک لپیٹ سکتا ہے
۱۰ انگوٹھا پھیر لوٹ سکتا ہے ۱۱ وہابی ہو سکتا ہے ۱۲ رافضی بن سکتا ہے ۱۳ اپنا نکاح
کرسکتا ہے ۱۴ جماع کرسکتا ہے ۱۵ عورت کے رحم مین اپنا نطفہ پہونچا سکتا ہے ۱۶ اپنا بچہ
جنا سکتا ہے ۱۷ نیز اس اصل پر لازم کہ خدا خدا نہین ۱۸ ہزارون کرورون خدا
ممکن ہین ۱۹ آیۂ کریمہ واللہ خلقکم وما تعملون ۰ حق نہین ان سب امور کا ثبوت
ہذیان مذکورہ کے ردون مین ہدیۂ ناظرین ہوا **اصل دوم** خدا کے لیے عیوب و
نقائص محال نہین بلکہ مصلحت سے کیے اور نہیں قصداً بچتا ہے (ہذیان دوم) اس اصل کے کفر اصل
اول سے صدہا درجے فزون جس سے لازم کہ اس بیباک کو مذہب ناپاک پر ۲۰ اہل اسلام
کے عامہ عقائد تنزیہ و تقدیس کہ اونکے نزدیک ضروریات دین سے ہین سب باطل
دلیل ۲۱ اس نامسعود کا وہمی معبود عاجز ۲۲ جاہل ۲۳ احمق ۲۴ کاہل ۲۵ اندھا
۲۶ بہرا ۲۷ ہکلا ۲۸ گونگا سب کچھ ہو سکتا ہے ۲۹ کھانا کھائے ۳۰ پانی پیے ۳۱
پاخانہ پھرے ۳۲ پیشاب کرے ۳۳ بیمار پڑے ۳۴ بچہ جنے ۳۵ اونگھے ۳۶ سوئے
۳۷ مرجائے ۳۸ مرکر پھر پیدا ہو سب کچھ روا ہے ۳۹ اسکی علم ۴۰ قدرت ۴۱ سمع
۴۲ بصر ۴۳ کلام ۴۴ مشیت وغیرہا صفات کمال کے ازلی ہونے کا کچھ ثبوت
نہین ۴۵ تا ۵۰ انکے ابدی ہونے کا کچھ ثبوت نہین ۵۱ اوسکی الوہیت قابل زوال
ان سب لزومون کا بیان تازیانہ اول مین گزرا بلکہ ۵۲ خود اس اصل کا ماننا درحقیقت
بالفعل اللہ عزوجل کو ناقص جاننا ہے (دیکھو تازیانہ ۲) اور بیشک جو اللہ عزوجل کی طرف
نقص کی نسبت کرے قطعاً کافر۔ اعلام بقواطع الاسلام مین ہے من نفی او اثبت ما ہو صریح
فی النقص کفر اھ **اصل سوم** جن باتون کی نفی سے خدا کی مدح کی گئی وہ سب خدا کے لیے
ممکن ہین (ہذیان ۳) اسکے کفر بھی بکثرت ہین قطعاً لازم کہ اس سفیہ کے طور پر ۵۳ اوسکے
معبود کی جورو ہو سکتی ہے ۵۴ بیٹا ہو سکتا ہے ۵۵ بھول سکتا ہے ۵۶ بہک سکتا ہے

۵۷ بعض اشیا اوسکے ملک سے خارج ہیں الی غیر ذلک من الکفریات (دیکھو ت ۵ تا ۸)
اصل چہارم صدق الٰہی اختیاری ہے (۲۸) اس سے لازم کہ سفیہ کے مذہب پر
۵۸ قرآن مجید مخلوق ہے جسکے کفر پر ۳۲ فتوے گزرے ۵۹ اوسکا معبود ازل میں کاذب
تھا ۶۰ اب بھی کاذب ہے ۶۱ کبھی صادق نہیں ہو سکتا ۶۲ قرآن مجید کا جملہ جملہ غلط
ہے ۶۳ اللہ مخلوق ہے ۶۴ بلکہ محال ہی الی غیر ذلک وہ کفریات کثیرہ کہ مواقع متعددہ
میں جنکا الزام گزرا اصل پنجم علم الٰہی اختیاری ہے (تنبیہ بعد ۳۳) اسپر لازم کہ
جاہل کے نزدیک ۶۵ علم الٰہی مخلوق و حادث ہے جسکے کفر پر فتوائے امام اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ گزرا ۶۶ اللہ تعالیٰ ازل میں جاہل تھا ۶۷ جب چاہے جاہل بنجائے ۶۸ اللہ
حادث ہے ۶۹ قابل فنا ہے الی غیر ذلک اصل ششم کذب الٰہی ممکن ہے
اور ہم ثابت کر آئے کہ اوسکا کلام نہ صرف امکان عقلی بلکہ امکان وقوعی بلکہ عدم استبعاد
عادی میں نص صریح ہے اور ۷۰ یہہ خود کفر ہے پھر اس تقدیر پر قطعاً یقیناً ۷۱ شریعت
سے یکسر امان مرتفع ۷۲ خدا کی خبر سے یقین مندفع ۷۳ اسلام پر وہ مطاعن جنکے جواب
ناممکن اصل ہفتم ۷۴ اللہ تعالیٰ بندوں سے چیز چھپا کر بہلا پھسلا کر آیات قرآنیہ جھوٹی کردے
تو کچھ حرج نہیں (۳۵) ہیہات یہہ تو اوسنے صاف صریح کہا تھا میں شمار کر رہا ہوں اسکے
لزوم میں داخل کروں یا التزام میں پھر اسپر ۷۵ حشر نشر حساب کتاب جنت نار عذاب ثواب
کسی چیز پر ایمان نہ رہا کہ ہر خبر میں صاف صریح احتمال نقیض باقی تو یقین کیسا تو ایمان
کہاں والعیاذ باللہ رب العالمین ہماری تقریرات سابقہ و تحریرات لاحقہ دیکھنے والا
اس امام نجدیہ کے کفریات لزومیہ کو صدہا تک پہونچا سکتا ہے بلکہ جسقدر اوپر مذکور
ہوئے وہ بھی یہاں پورے نہ گنے گئے پھر بھی معاذ اللہ پچھتر ۷۵ کفر کیا کم ہیں
پھر یہہ تو صرف ایک ہی قول پر ہیں باقی کفریات تقویت الایمان و صراط مستقیم کی
گنتی ہی کیا ہے پھر وہ اقبالی کفر علاوہ رہے جو ایمان تقویت الایمان و صراط مستقیم میں
اسلے کھلے پھر رہے ہیں بعض حضرت کے کفریات لزومیہ و اقبالیہ کی تفصیل کرتے فی کفر ایک
نقطہ اونکی قبر پر دیتے جایئے تو غالباً دم بھر میں ساری قبر کا مونھ کالا ہو جائے یہہ اوسکی

سزا ہے کہ کفر و شرک وہری دہری کرکے بیچارا محض بلا وجہ سچے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہا یہانتک کہ انکے طور پر صحابہ تابعین سے لے کر شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب تک کوئی کفر و شرک سے نہ بچا گویا حضرت کے نزدیک کفر امور عامہ سے تھا پھر یہہ خود اوس سے بچکر کہاں جاسکتے کہ گرد کہ نیافت کما تدین تدان ؎ دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را چندان امان نداد کہ شب را سحر کند ﴿کذلک العذاب ولعذاب الآخرة اکبر لو کانوا یعلمون﴾ اللہم احفظ لنا الایمان واعصمنا من شر الشیطان بجاہ حبیبک محمد سید الانس والجان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وشرف وکرم آمین والحمد للہ رب العالمین

آن امام صاحب پر چالیس بلکہ کنتو تازہ بالائی اوپر گزرے تھے کہ جنکے سبب یہہ ہوئے کہ ایک جماعت ائمہ کے نزدیک تم بحکم وجہ سے کافر ہو امام الطائفہ پر ایک ہی **قول** میں ہوئے دو سو کوڑے یاد رکھیے آپ **مقتدی** صاحبوں کی طرف چلیے انہیں **دیوبندی** تقلیدنے تو دیوبندگی یعنی اوس امام مغوی عوام کی پیروی سے قدم آگے نہ بڑھایا یعنی کوئی ایسی نئی بات پیش نکی جسپر الزام کفر کے جدید حصہ پاتا صرف انہیں احکام امام کا ترکہ پایا اور اونکی باقی خرافات بشدت اہمال قابل التفات اہل علم نہیں تاہم معرض بیان میں سکوت نامحمود لہذا بطور اجمال تعرض مقصود **قولہ** ہمارا اعتقاد ہے کہ خدائی کبھی جھوٹ بولا نہ بولے **اقول** یہہ زبانی اظہار محض بے بنیاد و ناپایدار کہ جب کذب ممکن بلکہ جائز و وقوعی ہوا جیسا کہ تمہارے امام کا مشرب ہے تو ہرگز اس اعتقاد کیطرف کوئی راہ نہیں بلکہ صراحۃً ﴿ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون﴾ میں داخل ہونا ہے وہ تقریریں کہ فقیر نے دلیل دوم تنزیہ دوم میں حاضر کیں یہاں بنہایت وضوح وانجلا جاری جنھیں بحمد اللہ اس اظہار باطل کی ذلت و خواری کی پوری ذمہ داری سچا ہے تو کذب الٰہی جائز رکھکر اپنے اعتقاد پر دلیل تو قائم کرے اور جب نہ قائم کرسکے تو واضح ہوجائیگا کہ یہہ بالائی استمالت بھی صرف خاطرداری عوام کے لیے تھی آخر اوسکا امام صراحۃً لکھ ہی چکا کہ جیسا کہ خدا جھوٹ بول لے تو کچھ حرج نہیں اللہم انی اعوذ بک من اضلال الشیاطین والعیاذ باللہ رب العلمین

قولہ مگر بول سکتا ہے **اقول** انظر کیف یفترون علی اللہ الکذب وکفی بہ

انما ہیناہ **قولہ** بہشتیوں کو دوزخ اور دوزخیوں کو بہشت میں بھیجدے **اقول**
قطع نظر اس سے کہ تو نے سطح کی تعذیب ہمارے ائمہ کرام ماتریدیہ اعلام قدست اسرارہم کی
نزدیک محال عقلی مسلم الثبوت اور اوسکی شرح فواتح الرحموت میں ہے امتناع تعذیب الطائع عندنا
معشر الماتریدیۃ فانہ نقص یستحیل علیہ سبحنہ وتعالی عقلا اھ ملخصا اور امام نسفی وغیرہ بعض علما نے
عفو کافر کو بھی عقلاً ناممکن جانا امام ابن الہمام مسایرہ میں فرماتے ہیں صاحب العمدۃ اختار ان
العفو عن الکفر لایجوز عقلا اس قائل سے پوچھے انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کا حکم جنہوں نے
کبھی طاعت کے سوا کچھ گناہ نکیا معاذ اللہ دوزخ میں جانا اور کافروں مشرکوں کا جنت میں
آنا محال شرعی بھی جانتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو اپنے ایمان کی خیر کرے اور علما سے اپنا حکم
پوچھ دیکھے اور اگر ہاں تو ممتنع بالغیر ہوا اور ممتنع بالغیر وہی جسکا وقوع ماننا کسی ممتنع بالذات
کیطرف منجر ہو ورنہ لزوم ممکن سے استحالہ ممکن محض ناممکن اب غیر کیا ہے یہی لزوم کذب
باری عزوجل تو اسی دلیل سے ثابت ہوا کہ کذب باری محال ذاتی ہے اسی وجہ سے وہ دو
نص کے سبب خلاف منصوص کو محال شرعی اسلیے کہتے ہیں کہ اوسکا وقوع محال عقلی
یعنی کذب الہی کو مستلزم شرح عقائد میں ہے لو وقع لزم کذب کلام اللہ تعالی وہو محال
شرح فقہ اکبر میں ہے قال اللہ تعالی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وعن ہذا النص
ذہب المحققون ممن جوزہ عقلا من الاشاعرۃ الی امتناعہ سمعا وان جاز عقلا امی والا لزم وقوع
خلاف خبرہ سبحنہ سبحن اللہ یہہ تو عقل وفہم اور الٰہیات میں بحث کا وہم **قولہ** تو کسیکا اجارہ نہیں
اقول یوں تو تم اپنے امام کیطرف سے یہہ بھی کہہ سکتے ہو کہ اگر باری تعالی اپنے آپ کو
ناقص وملوث ومعیبی بنالے تو کسیکا اجارہ نہیں اپنی ذات یا قدرت یا علم یا الوہیت کو فنا
کردے تو کسیکا اجارہ نہیں ظاہر ہے کہ ان محالات کے فرض پر بھی اوسپر کسیکا اجارہ ثابت نہوگا
کہ بے علاقہ ملازمت معقول نہیں پھر اس نفی اجارہ سے ثبوت امکان کیونکر ہوا اور اگر یہہ
مقصود کہ ایسا کرے تو کچھ حرج نہیں اور بیشک عرف میں یہہ کلام اسی معنی کو مفید ہوتا ہے
تو محض غلط و باطل اور اجماع امت ونصوص قاطعہ کے خلاف بیشک کتنا بڑا حرج ہے کہ سارے
جہان کا سچا مالک معاذ اللہ جھوٹا ٹھہرے جسکے استحالے پر نصوص بیشمار سنتے آتے اور جلیہ کا

کلام تازہ گزرا اور شرح عقائد و شرح فقہ اکبر کی آوازین تو ابھی تمھارے کان مین گونجتی ہونگی
مگر ہان تمھارے نزدیک اللہ عزوجل کے جھوٹے ہونے مین کیا حرج ہوتا تمھارا امام تو صاف
کہہ چکا کہ اوس پاک بے عیب مین دنیا بھر کے عیب آسکتے ہین پھر اونھیں پر علم اللہ ایمان دہیانتم

قولہ اور یہی امکان کذب ہے **اقول** محض تمھارا کذب ہے ہر ممتنع بالغیر محال بالذات کو مستلزم
اور باوجود اسکے خود ممکن بالذات ہوتا ہے اوسکا امکان ذاتی اوس محال کے امکان ذاتی کو
مستلزم ہوتا محال بالذات اور یہ ہے کہ انہین استلزام ہی عارضی تھا نہ ذاتی ورنہ محال بالذات ہوتا
نہ بالغیر یون تو لازم کہ باری تعالے و تقدس واجب الوجود نرہے یا تمام موجودات واجب بالذات
ہو جائین وجہ ملازمت سنئے زید آج موجود ہوا اوسکا اسوقت وجود علم الٰہی عز شانہ وتعالی مین تھا
یا نہین اگر نہین تو علم محیط باری جل وعلا منتفی ہوا اور انتفاء علم کہ مقتضا ئے ذات ہے انتفائے
مقتضی کو مقتضی تو باری عزوجل معاذ اللہ معدوم ہوا اور اگر تھا تو اسوقت اوسکا عدم بھی ممکن
ذاتی تھا یا نہین اگر نہین تو زید واجب بالذات ہوا اور ہان تو اوسکا اسوقت عدم کہ ممکن
بالذات ہے عدم علم اور عدم علم عدم عالم کو مستلزم تو تمھارے طور پر عدم ذات ممکن تو باری
جل جلالہ واجب الوجود نہوا اب تو آپ کو اپنی جہالت پر یقین آیا واقعی تم بیچارے معذور ہو کہ
حقائق علوم و دقائق فہوم مین بیچارے گنگوہی نے تعلیم کا حصہ رکھا ہی نہ گیا ذرا کلمات علما پر نظر
کیجئے کہ آپ کو اپنی دانشمندی پر یقین کامل آسکے علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفی
مین فرماتے ہین ان اللہ تعالی لما اوجد العالم بقدرتہ واختیارہ فعدمہ ممکن فی نفسہ مع انہ یلزم
من فرض وقوعہ تخلف المعلول عن علتہ التامۃ وہو محال والحاصل ان الممکن لا یلزم من فرض وقوعہ
محال بالنظر الی ذاتہ واما بالنظر الی امر زائد علی نفسہ فلا نسلم انہ لا یستلزم المحال شرح مقاصد مین
فرماتے ہین ان قیل ما علم اللہ او اخبر بوقوعہ یلزم من فرض وقوعہ محال وہو جہلہ او کذبہ تعالی
عن ذلک وکلما یلزم من فرض وقوعہ محال فہو محال ضرورۃ امتناع وجود الملزوم بدون اللازم
فجوابہ منع الکبری وانما تصدق لو کان لزوم المحال لذاتہ اما لو کان لعارض کالعلم او الخبر فیما
نحن فیہ فلا لجواز انیکون ہو ممکنا فی نفسہ ومنشاء لزوم المحال ہو ذلک العارض فعرض المحال
ناشیۃ عن نفس الذات وعن خارج مین فرق نکرکے بعض نے استلزام عارضی مین بھی استحالہ

لازم بالذات سے استحالہ ملزوم بالذات کا حکم تو کیا جسکا محققین نے یون حل کر دیا مگر ایسی جگہ
امکان مستلزم سے امکان لازم مستحیل بالذات کا حکم آپھی کی عقل شریف کا حصہ خاصہ تھا کہ اوسکی
رد مین بھی علما کا وہ حل کافی ووافی ہوا سبحن اللہ مین اپنے علما سے کیون استناد کرون آپ اپنی
ہی امام کا قول نہ سنیئے اسی بحث کذب والی یکروزی مین کیا کہتا ہے اگر مقصود انیست کہ وقوع
مذکور بالفعل (جیسے یہان اپنی بحث مین وقوع تعذیب مطیع ومغفرت کا فرض کیجیے) مستلزم
کذب ست پس آن مسلم ست وکسی دعوی وقوع مذکور بالفعل نکردہ واگر مقصود انیست کہ امکان
وقوع مذکور مستلزم کذب نصی ست از نصوص قرآنیہ پس آن نص را تلاوت باید کرد تا واضح گردد کہ
کدام نص بر نفی امکان وجود مذکور دلالت میکند واگر مقصود انیست کہ امکان وجود مذکور مستلزم
امکان کذب ست پس ملازمت ممنوع ست زیرا کہ عدم وجود مذکور معلول صدق نص ست پس تحقق
عدم مذکور البتہ مستلزم تحقق امکان صدق نص مذکور ست وزوال عدم مذکور بالفعل مستلزم کذب ست
واما امکان زوال عدم مذکور پس مستلزم امکان زوال صدق نیست یعنی امکان وجود مذکور مستلزم
امکان کذب نیست چہ امکان زوال معلول مستلزم امکان زوال علت نیست والا لازم آید کہ
امکان زوال عقل اول مستلزم امکان زوال واجب باشد پس امکان زوال عقل اول ممتنع باشد
پس عقل اول واجب لذاتہ باشد حاصلش آنکہ تلازم درمیان علت ومعلول در فعلیت وجود
وعدم ست نہ در امکان ذاتی والا لازم آید کہ واجب لذاتہ ممکن لذاتہ گردد چہ معلولات او ہمہ
ممکنات اند اہ ملخصا اگر اوسکی یہہ تقریر پریشان طویل الذیل جسمین اوسنے خواہی نخواہی ذراسی
بات کو بکھیڑون مین پھیلایا ہے تمہاری مقدس سمجھ مین نہ آئے تو اوسیکا دوسرا بیان مختصر
سنو اسی یکروزی مین لکھتا ہے اگر مقصود انیست کہ از وقوع ممکن ہیچگونہ محال ناشی نمی گردد
لا بالنظر الی ذاتہ ولا بالنظر الی الامور الخارجیۃ پس اینمقدمہ ممنوع ست چہ بر این تقدیر لازم می آید
کہ وجود ہر معدوم وعدم ہر موجود محال باشد زیرا کہ مستلزم محال ست یعنی کذب علم ازلی دیکھو
باوجود امکان ملزوم لازم کو محال مانتا ہے پھر تمہاری جہالت کہ تعذیب مطیع وعفو کافر کے امکان
سے امکان کذب پر استدلال کرتے ہو غرض حق یہہ ہے کہ یہہ نفیس استدلال کسی ایسی ہی مقدس
آدمی کا ہے جسے ذلت جہالت کی بند و قید مین کبھی علم و فہم کی ہوا نہ لگی ہو واللہ الہادی خیر یہہ تو

وہ تھے جنھون نے تقلید امام سے تجاوز نکیا تھا رہے امام عنید کے مرید رشید
انھون نے بیشک ہمت نو پا کر وہ طرفہ ابکار انکار ہدیۃ الطائفہ قول نشار کین یعنی یہی جواز
خلف کی تقریر نازہین جسکے باعث اونپر لزوم کفر کی تین وجہین اور ہٹ ہین **اولا** وہ وجہ
نائل کہ تمام مقلدان امام الطائفہ کو عموما شامل یعنی یہہ اوسکے قول مذکور و جمیع اقوال کفریہ مین
مقلد اور بیشک جو کفریات مین تقلید کرے قطعا لزوم کفر سے حصہ پائے **ثانیا** ان حضرت نے
جواز خلف یعنی کذب ائمہ دین کیطرف نسبت کیا اور ہم بدلائل قاطعہ مبرہن کر آئے کہ وہ جس
خلف جائز فرماتے ہین اوسے قطعا جائز وقوعی بلکہ واقع ٹھہراتے ہین تو ان حضرت نے مولی سبحنہ و
تعالی کا کاذب بالفعل ہونا کہ قطعا اجماعا کفر خالص ہے ایک جماعت ائمہ دین کا مذہب جانا اور کرد سے
اسقدر ہلکا سمجھا کہ ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ مانا اور اوسپر طعن کو بیجا بتایا اور اوس سے تعجب کا جہلا
ٹھہرایا اور بیشک جو شخص کسی عقیدۂ کفر کو ایسا سمجھے خود کافر ہے اعلام بقواطع الاسلام مین ہمارے
علماے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل مین منقول او صدق کلام اہل الاہواء او قال عندی کلامهم کلام
معنوی او معناہ صحیح الخ فقیر نے اس مسئلہ کی قدرے تفصیل اپنے رسالہ مبارکہ قامع الحدید علی خد المنطق
الجدید مین ذکر کی واللہ الموفق **ثالثا** الحمد للہ کہ علماے سنت ان نئے جہلا کی جہالت فاحشہ سے
پاک نرالے اور انکے بہتانی خیالون شیطانی ضلالون پر سب سے پہلے تبرا کرنے والے مگر
انکی قوت واہمہ نے جو انہین امام الطائفہ کے تذکرہ مین بلی ائمہ متقدمین مین جگہ علما ایسے تراشے
جو کذب الہی کے جواز وقوعی بلکہ وقوع بالفعل کے قائل ہوتے تو وہ تراشیدہ علما ساختہ ائمہ
(جنکا ان جہال کے وہم وخیال کے سوا کہین وجود نہین) قطعا اجماعا کافر ٹھہرتے اب انھون او
نہی موجودون یقینی مرتدون کو کافر نجانا بلکہ مشائخ دین وعلماے معتمدین مانا تو اونپر کفر وارتداد لازم
آنے مین کیا کلام رہا کہ جو کسی منکر ضروریات دین کو کافر نکہے آپ کافر ہے امام علامہ قاضی عیاض
قدس سرہ شفا شریف مین فرماتے ہین الاجماع علی کفر من لم یکفر احدا من النصارے والیہود وکل من
فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرہم او شک قال القاضی ابوبکر لان التوقیف والاجماع اتفقا علی
کفرہم فمن وقف فی ذلک فقد کذب النص والتوقیف او شک فیہ والتکذیب والشک فیہ لا یقع الا من
کافر یعنی اجماع ہے اوسکے کفر پر جو کسی یہودی نصرانی خواہ کسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے

جدا ہو گیا کافر نکہے یا اوسکے کافر کہنے مین توقف کرے یا شک لاے امام قاضی ابوبکر باقلانی
نے اسکی وجہ یہہ فرمائی کہ نصوص شرعیہ واجماع امت اون لوگون کے کفر پر متفق ہین تو جو اونکے
کفر مین توقف کرتا ہے وہ نص شریعت کی تکذیب کرتا یا اوسمین شک رکھتا ہی اور یہہ امر کافر ہی سے
صادر ہوتا ہے) اوسمین ہے تکفیر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام او وقف فیہم او شک او صحح
مذہبہم وان اظہر الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہارہ ما اظہر من خلاف
ذلک اہ ملخصا یعنی کافر ہے جو کافر نکہے اون لوگون کو کہ غیر ملت اسلام کا اعتقاد رکھتے ہین
یا اونکے کفر مین شک لاے یا اونکے مذہب کو ٹھیک بتاے اگرچہ اپنے آپکو مسلمان کہتا اور
مذہب اسلام کی حقانیت اور اوسکے سوا سب مذہبون کے بطلان کا اعتقاد ظاہر کرتا ہو کہ اوس
بعض منکر ضروریات دین کو جبکہ کافر نجانا تو اپنے اس اظہار کے خلاف اظہار کر چکا) آپکو یاد ہوکہ
ان مدعیان جدید نامہتدی ورشید پر اکیسو بائیس کوڑے اور جوڑے آور اونکے امام کا وبال
انہین کب چھوڑے کہ آخر یہہ اونکے مقلد اور اوسکے اقوال کے پوری معتقد معہذا جب ضرب
الغلام اہانۃ المولی تو ضرب المولی اہانۃ الغلام بدرجہ اولی بہرحال یہہ چھپن ۵۶ کوڑے جو امام الطائفہ
تازے پڑی اونکے حصے مین بھی یقینا جڑے اکیسو ستانوی ۱۹۷ ہوئے اور تین خاص اونکے دم پر سوار
تو اس مختصر رسالے سو جزنجالے مین مدعیان جدید پر پورے دو سو ۲۰۰
کوڑون کی کامل بوچھار کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون
ہین جسطرح اس رسالے کا تاریخی نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح
رکھا ہو ہین ان تازیانون کا عدد درخواست کرتا ہے کہ اسکا تاریخی لقب دو صد
تازیانہ برفرق جہول زمانہ رکھون بالجملہ آفتاب روشن کیطرح واضح
ہو گیا کہ ایک مذہب علماے دین پر یہہ امام ومقتدی سب کے سب نہ ایک دو کفر بلکہ
صدہا کفر سراپا کفر مین ڈوبے ہوئے ہین وفی ذلک اقول ف فکفر فوق کفر
فوق کفر * کان الکفر من کثر وفر * کرمل فی نتن وقذر * تتابع قطرہ من کفر کفر
معاذ اللہ اسقدر انکے خسارہ دیوار کو کیا کم ہے اگرچہ ائمہ محققین وعلماے محتاطین انہیں کافر
نکہین اور یہی صواب ہے وہو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتوی وہو المذہب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ

فیہ السید او امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ اعلام میں فرماتے ہیں انہ یصیر مرتدا علی
قول جماعۃ وکفی بہذا خسارا (وہ ایک جماعت علما کے قول پر مرتد ہو گیا اور اسقدر خسران
و زیان میں بس ہے) والعیاذ باللہ خیر الحافظین تیسرے جبکہ ائمہ دین انکے کفر میں مختلف
ہوگئے تو راہ یہہ ہی کہ اگر اپنا بھلا چاہیں جلد از سر نو کلمہ اسلام پڑھیں اور اپنے مذہب نامہذب
کی تکذیب صریح اور اوسکے رد و تقبیح کی صاف تصریح کریں ورنہ بطور عادت کلمہ شہادت کافی
نہیں کہ یہہ تو وہ اب بھی پڑھتے ہیں اور اوسے اپنے مذہب کا رد نہیں سمجھتے بحر الرائق
میں بزازیہ و جامع الفصولین سے ہی لو اتی بالشہادتین علی وجہ العادۃ لم ینفعہ ما لم
یرجع عما قال اور جسطرح اس مذہب خبیث کا اعلان کیا ہے ویسے ہی توبہ و رجوع کا بھی
اعلان کریں کہ توبہ نہان کی نہان ہے اور عیان کی عیان حضور پر نور سید یوم النشور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ
بالعلانیۃ جب تو کوئی گناہ کرے تو فورا توبہ کر پوشیدہ کی پوشیدہ اور ظاہر کی ظاہر رواہ الامام
احمد فی کتاب الزہد والطبرانی فی المعجم الکبیر بسند حسن جلی اصولنا عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اس سب کے بعد اپنی عورتوں سے تجدید نکاح کریں کہ کفر خلافی کا حکم یہی ہے علامہ حسن شرنبلالی
شرح وہبانیہ پھر علامہ علائی شرح تنویر میں فرماتے ہیں ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح و
اولادہ اولاد زنا وما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح پس اگر مولی سبحنہ
وتعالیٰ ہدایت فرمائے اور اوسکے کرم سے کچھہ دور نہیں یعنی یہہ حضرات اپنے مذہب مردود سے
باز آئیں اور علانیہ رب العلمین کیطرف توبہ لائیں فاخوانکم فی الدین تمہارے دینی بھائی
ہیں ورنہ اہلسنت پر لازم کہ اونسے الگ ہو جائیں اونکی صحبت کو آگ سمجھیں اونکے پیچھے
نماز ہرگز نہ پڑھیں اگر نادانستہ پڑھلی ہو اعادہ کرلیں کہ نماز اعظم عبادات رب بے نیاز ہے
اور تقدیم و امامت ایک اعلیٰ اعزاز اور فاسق مجاہر واجب التوہین نہ کہ بدمذہب گمراہ فاسق فی الدین
والعیاذ باللہ رب العلمین فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے ان مسائل کی قدرے تحقیق و تفصیل اپنے رسالہ
النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید میں ذکر کی علامہ ابراہیم حلبی غنیہ شرح منیہ میں فرماتے
ہیں یکرہ تقدیم الفاسق کراہۃ تحریم وکذا المبتدع اھ ملخصا یعنی فاسق و بدمذہب کی امامت

مکروہ تحریمی قریب بحرام ہی جسکے سبب نماز کا پھیرنا واجب ہے حکم و للہ الحکم والیہ
ترجعون ○ والحمد للہ رب العلمین ○ **التماس ہدایت اساس** ہین جانا ہو
کہ فقیر کے اس رسالے پر حسب معمول سخن پروری و بحکم دستور تعصب و خودسری اگر بعض سلیم
خاطرین نظر فرمائینگی قبول و انصاف کو کام فرمائینگی تو بہت عنادی طبیعتین گرمائینگی جبلی
نزاکتین غصہ لائینگی جاہلی حمیتین جوش دکھائینگی تعصبی حمایتین ہمت پر آئینگی وحسبنا
اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر یہہ سب کچھہ قبول کرکے یہ عاجز انکا قدیمی معمول مگر
انما اعظکم بواحدۃ حق اسلام یاد دلاکر اتنا ما سول کہ چند ساعت کے لیے تعصب و
نفسانیت کو راہ نہ دیں مثنی وفرادی تنہا یا دو دو صاحب بیٹھکر غور فرمائیں اگر کلام خصم
حق وصواب ہو تو للہ حق سے کیون اجتناب ہو کیا قرآن میں نہ سنا کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا
سیذکر من یخشی ○ ویتجنبہا الاشقی ○ اے میرے پیارے بھائیو کلمہ اسلام کے
ہمراہیو اگرچہ نفس امارہ رہزن عیارہ اور شیطان لعین اوسکا معین ولہذا خطا کا اقرار آدمی کو
ناگوار مگر للہ واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم کی آفت سخت شدید ہے
الیس منکم رجل رشید ○ خدارا ذرا انصاف کو کام فرماؤ خلق کا کیا پاس خالق سے شرماؤ
کچھہ دیکھا بھی کس پر امکان کذب کی تہمت دھرتے ہو کس پاک بے عیب مین عیب آنے کا
احتمال کرتے ہو العظمۃ للہ ارے وہ خدا ہے سب خوبیوں والا ہر عیب و نقصان سے پاک نرالا
ذرا اپنے گریبان مین سونہہ ڈالو جسنے زبان عطا فرمائی اوسکے بارے مین تو زبان سنبھالو وائے
بے انصافی تمہین کوئی جھوٹا کہے تو آپے مین نہ رہو اور ملک جبار واحد قہار کا جھوٹا ہونا لکہو
لیکن کہو یہہ کون دیانت ہے کیا انصاف ہے اور پھر یہہ پھر اصرار یہہ بلا اعتساف ہے آگے
الا لعنۃ اللہ ظالمین اے قوم مفتون مانو تو ایک سہل تدبیر تمہین بتاؤن میرا رسالہ تنہائی مین بیٹھکر بغور
دیکھو ان دو سو دلائل واعتراضات کو ایک ایک کرکے انصاف سے
پرکھو فرض کرو ہم کہ دو سو مین استحالہ کذب الہی پر صرف ایک دلیل اور تمہارے خیال اور
تمہارے امام کے ہذیانی اقوال پر فقط ایک ایک اعتراض قاطع ہر قال و قیل باقی رہگیا باقی
سب تم نے جواب دے لیا تو جان بہ اور احقاق حق کو ایک دلیل کافی ابطال باطل کو ایک

اعتراض واقی نہ کہ دلائل باہرہ اعتراضات قاہرہ صدہا سنو اور ایک نہ گنو ولیکن جانتے
جاؤ کہ دلائل باصواب اور اعتراض لاجواب مگر یا تمہی کی قسم توبہ کی آن بلکہ اولٹی تائید باطل کے
فکر سامان یہہ تو حق پرستی ہوئی یا وہ بدمستی ہوئی نشہ تعصب مین سیاہ مستی ہوئی پہر قیامت
تو آنیگی حساب تو ہوگا خدا کے حضور سوال وجواب تو ہوگا اے رب تیرے ہدایت فرما اور ان بھلی
آنکہون کو کچھہ تو شرماسے می توانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول ❊ اے کہ در ساختۂ قطرۂ
بارانی را ❊ اور یہین سے ظاہر کہ جو صاحب قصد جواب کی ہمت رکھین ایک ایک دلیل
ایک ایک اعتراض کا تفصیلی جواب سمجھکر لکھین یہہ نہو کہ ابقائے شیخت ترفع ندامت فریب
عوام جواب کے نام کو کہین کچھہ اعتراض باقی سے اعتراض یہہ کلام خصم کا ردنکریگا اور لٹا
تمہین پر صاعقہ گریگا کہ جب حجت خصم سناسکے مذہب سے اعتراض ہٹا سکے تو ناحق تکلیف
خامہ اوٹھائی مصیبت سیاہی نامہ اوٹھائی اپنی ہی عجز کا اظہار کیا بطلان مذہب کا اقرار کیا
للہ کچھہ دیر تو حق وانصاف کی قدر سمجھو زنجیر تعصب کی قید سے سلجھو خار زار تکبر مین اتنا
نہ اولجھو افسوس کہ حق کا چاند جلوہ نما اور تمہارے نصیب کی وہی کالی گھٹا ہما تم ہمایون
سایہ افگن اور تمہارا تاج وہی بال زغن اے سچے خدا سچ سے موصوف جھوٹ سے نرالے سچے رسول کی
سچی کتاب اوتارنے والے اپنے سچے حبیب کی سچی وجاہت کا صدقہ امت مصطفے کو سچی ہدایت
عنایت فرما صلی اللہ تعالی علی الحبیب وسلم وعلی آلہ وصحبہ وشرف وکرم یا محیا الصادق ومہلک
الکاذب ونہی الصدق عن تعاطی الکواذب قولک الحق ووعدک الصدق ولک الحمد والیک
المصیر انک علی کل شیء قدیر وصلی اللہ تعالی علی سید الصادقین محمد وآلہ وصحبہ
اجمعین آمین امین الہ الحق آمین الحمد للہ کہ یہہ مبارک رسالہ تحوجز عجالہ باوجود کثرت
اشغال تحریر مسائل وترتیب رسائل تیرہ دن کے متفرق جلسون مین مسودہ اور تبییض ونظر
صاف وتبیضہ ہوکر دوازدہم ماہ مبارک وفاخر شہر ربیع الآخر روز ہمایون جمعہ سنہ ۱۳۰۷
ہجریہ علی صاحبہا الصلاة والتحیہ کو بہمہ وجوہ بدر سمای تمام وشمع بزم ہدایت انام ہوا
للہ الحمد والمنہ کہ آج اس مبارک رسالے سنت کے قبائے رنگ صدق جانی
والے زنگ کذب گمانے والے سے علوم دینیہ مین تصانیف فقیر نے ننلو کا عدد کامل

یا یا والحمد للہ وہاب العطایا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۝ و
الحمد للہ رب العلمین ۝ والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ
اجمعین سبحٰن ربک رب العزۃ عما یصفون ۝ وسلم علی المرسلین

والحمد للہ رب العلمین ۝

تمت وبالخیر عمت بعون من قال قولہ الحق وتمت

کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ وھو السمیع العلیم ۝

الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات والصلاۃ والسلام علی سیدنا ومولٰنا محمد سید
الکائنات وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین ۝

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد المصطفٰی النبی الامی
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
۱۳۰۱
عبد المصطفٰی احمد رضا خان

جلد ثانی سبحٰن السبوح کا مژدہ جانفزا اور رسالہ تقدیس کا ذکر دلکشا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلٰی آلہ وصحبہ اولی الفضل والجاہ فقیر سید عبد الکریم قادری
غفرلہ برادران دین وسعادتمندان کلام رب العلمین کو گردن زنی بدعت وبطالت وتکبر شکنی اہل ضلالت کا مژدہ

تازہ سنایا اور قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا کے جلوہ بکر کا منتظر بنایا یعنی حضرت عالم محقق فاضل مدقق حامی السنن ماحی الفتن فخر الاکابر وارث العلم کابرا عن کابر استاذی وملاذی یا محمد والرضا ایدہ اللہ وبالنقی والعلی ایدہ اللہ نے یہہ رسالہ رائقہ وعجالہ بارعہ بحول وقوت اللہ الصمد مطابق عدد اسم پاک احد صرف تیرہ روز مین تصنیف فرمایا اور دوازدہم ربیع الآخر شریف کو ماہ تمام سمائے اتمام بنا با ازانجا کہ رسالہ حقیقۃ ایک فتوی تھا کہ بجواب سوال مولنا مدظلہ مکمل ہوا لہذا پیشتر مین اونکی پاس مرسل ہوا اسکے بعد بھی مدت تک براہین وکروزی کے سوا جنمین اس رسالہ مین ترا تھین دن روڑ ہی ہوا نہ کوئی تحریر مخالف یہان آئی نہ تبدیل بحث کی خبر پائی بدام ممدوح نے بنظر نفع ہر بزرگ وخورد کہ حلوا تنہا نبایست خورد بطبع رسالہ مین کلفت سعی کی ہی کہ بوجہ عوائق ناکام رہی سوا برس بعد وہ مانع برپا یا با ستدعائے طبع واپس آیا ذیقعدہ شریف اسی انوار محمدیہ چھپنا شروع ہوا انوار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند طلوع ہوا ادہر بذریعہ بعض احباب سلمہم الوہاب رسالہ تلبیس الابلیس بغلط مسمی تقدیس القدیر تمام زنگی کافور کی سچی تصویر بہ نظر انور حضرت مولنا ایا اونکا اولین ارشاد فرمایا تھیہ سخافت تحریر تناقض تقریر بشدت اضطراب وتقلب انقلاب ایسی اپنی دوجواب اور باکثار مکابرات وانکار بدیہیات وکمال سفاہات وجمال بلاہات کیا لائق توجہ وقابل خطاب حضرت مولنا نے ساعت واحدہ مین اس رسالہ عجیبہ کے کمالات غریبہ وہ ظاہر فرمائی جنکے مشاہدہ نے یقین دلایا کہ مولف صاحب ہم تحریر کا ذہب ہوش سے دور تھے یا نشہ مین چور رہا ہوگا اونہین کے زور مین معذور رہا مولوی الہی بخش گنگوہی کے منظور ایک سہل سی بات یہی کافی اثبات وکاشف حالات کہ ذہوش بیچارہ گھبراہٹ کی ماری ہیبت الہی سے گو رکنا ری ص ۹ پر یون انکہی پکاری کہ جسکے امکان مین یہان گفتگو ہی یہہ کذب ہرگز نہین اور ص پر یون تصریح مبین کہ ستیفو ہمیر ناحق ترغہ ہی کذب باری کو ممکن ہی کون کہتا ہی چلیے ہم حبا نوکی مین سب گا گو خورد سارا دفتر ہی دریا برد سو نہ ہم سمجھے نہ تم آئے کہین سے پسینہ پوچھیے اپنی جبین سے انصاف کیجیے ایسے زبون ناتوان عاجز پریشان سراسیمہ وحیران تر سے مستحق یا حملہ شیرانہ ونعرہ دلیرانہ سے قتل کے لائق پھر لطف یہ کہ خود اسی رسالہ مین انھین لفظون کے جابجا متعلق کہ اسکے نزدیک کذب باری ممکن ص سائل نے سوال کیا کذب الباری کیسا ہی بعض کملار (یعنی میان رشید) نے فرمایا سو جو بالامکان ص ارہا قول انکا امکان کذب باری تعالی بالاجماع محال ہی

اسمین کسیکو کلام ہی گفتگو بالغیر و بالذات مین ہی وہ بھی امتناع بالغیر مین امکان ذاتی کذب باری نہین لفظونکی تصریح وانی نیز مبلغ علم دیکھنے کو دیگ حضرات کا یہی چاول کافی جن عزیزون کو اتنی تمیز نہو کہ امکان کذب محال مان کر کذب محال بالغیر جاننا کھلا قول بالمتناقضین وہ مقدس صورتین کیا قابل کلام و خطاب عقلا مین پھر یہہ لقد تسنیا تو ادنی درجہ کی اس سے اونچی چوٹی کی رسالہ شریفہ مین جا بجا مرثیہ خوان دانش والا مین ع ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ۔ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ‏• ستم و قباحت یہہ کہ سر سے پاؤن تک سارا رسالہ اس تازہ اعجوبہ نوخیز کا پالا کہ کلام نفسی مین ہم بھی کذب محال بالذات جانتے ہین حالانکہ کل تک کلام یقینا عام تھا ‏ظ یہہ کہ اب بھی عام مانتے ہین اس رسالہ مین بخوف الحق استحالہ ذاتی کذب نفسی کے بیشمار اقرار اور پردہ اوٹھا کر دیکھیے تو وہی بیٹھا بازار جو دلیل جلوہ دکھاتی آئی نفسی ہی مین امکان سناتی آئی مذہب حق پر جو اعتراض ڈھلا نفسی ہی مین امتناع رد کر چلا مزہ یہہ کہ براہ تشبیہ کہتے یون جاتے ہین کہ کذب لفظی ممتنع بالغیر اور ایک نہین دس نہین بیسون جگہ صاف جھلک دکھا جاتی ہین کہ وہ بھی بخیر ‏ع عیار ہو طرار ہو جو آج ہو تم ہو ۔ بندی ہو مگر خوف خدا کا نہین رکھتے ‏• قسمت کی بدی قسمت مین بدی کہ جا بجا اپنی موت اپنے ہی موئے لکھدی سبحن السبوح مین حاجت اقامت دلائل ہوئی تھی کہ مجوزان خلف کا مذہب جواز وقوعی تو اونکے کلام مین خلف یعنی کذب لیکر اوسے سند بنانا اور اوسپر طعن بیجا بتانا رشید و خلیل پر لزوم کفر آنا آپ حضرت نے سب قت اوٹھادی ص ۱۴۱ پر قول مجوزین مین خلف نوع کذب بتاکر ص ۱۴۲ پر تصریح فرمادی کہ بعض یعنی مجوزان خلف جواز وقوعی کا اثبات کرتے ہین اور ص ۱۴۵ پر شرح مقاصد سی اس مقصد پر سند بھی سنادی غرض کفر ضلیل رشید و خلیل کی نیو جما دی پردہ حمایت مین اچھی سزا دی سچ ہی ‏ع اگر خصم جان تو عاقل بود ‏• بہ از دوستداری کہ پاگل بود ‏• مگر قیاست ادا دل چھینی والی ہی ص ۱۴۲ کی نئی نرالی کہ خلف وعید مین دو احتمال مقدوریت و جواز وقوعی کا بعض اثبات کرتے ہین پس سند زید (یعنی رشید و خلیل) کی مقدوریت ہی نہ جواز وقوعی کیا کہنا ہی اس آنکی پس کا جھٹ نقیض کو نقیض پر دی ٹیکا بیان تو یہہ کہ زید بیچارے کا جس قول سے استناد اوسمین جواز وقوعی مراد اور اوسپر یہہ پھرکتی چہکتی تفریع نازنین کہ پس سند زید کی جواز وقوعی نہین سچ ہے اوجھی مین ہو کیا جو اس ہی تو ہین سارا رسالہ ایسی ہی سفاہتون بلاہتون سی جوش زن رسالہ

نہ کہیئے بلا ولادت کی تجلی ہیں تناقض وہ نہیں کہ گنتی میں آئیں ہزار ہزار جگہ نمایاں
شہ پائیں آپہی ٹھنڈے ہوں آپہی گرمائیں پھر یہہ نہیں کہ تناقض کرکے اوسی چشم
جائیں ۔ نہیں ۔ موقع پائیں تو اوس سے بھی رم جائیں ع تناقض کے پیچھے تعارض کا
شور ٭ تعارض کی دہم میں تناقض کی دوڑ ٭ ہاں گنگوہی کے فوج میں تھمنا کہاں گنگا کی
سوچ میں جمنا کہاں افترا کی شدت وہ گندہ بہار کہ ایک ہی سطر میں چار چار کی بوچھار مانا
کہ تنزیہ الرحمن پر افترا تہی کہ ایمہ ذیشان پر افترا یہہ کیسا ظلم کہ قرآن پر افترا ملک جبار
دیان پر افترا نہ اختلافی ہی مسائل میں اجماع کے دعوی کہ اختلاق تراکشتوں میں اس ادعا کی
بلوے تحکم کا وہ جوش کہ ایک ہی قاعدہ خود وضع فرمائیں جب خصم کا داؤں آئے آنکھیں
دکہائیں خود محض سفر کو سند بنائیں مفید خصم کو نامفید بتائیں تحریف کی حرفت تو وہ خرافہ
خصلت کہ جس کتاب کا جواب آدہی عبارت میں قطع برید کا داب کج فہمی اور آپ کیا
سمجھے کیسی کج فہمی این نہ آن باشد کہ تو می فہمی وہ کج فہمی کہ بقوت وہمی کہیئے کوہ تو
سنیں گنگوہ جتنیں گنگوہ تو سمجھیں اندوہ سمجھیں اندوہ تو کہیں انبوہ کہیں انبوہ تو لکھیں
کنبوہ لکہیں کنبوہ تو پڑھیں کنکوا پڑھیں کنکوا تو یاد کریں کوا پھرے قلم سے حاشا و کلا کوئی
کلمہ یقینی سے نہ نکلا ایک بات دلیل سے کہی ثابت ہو جائے جب تو سہی ۔ تبنایت الہی
نہ اپنا کہا سمجھیں نہ خصم کا لکھا نہ اپنی دلیل نہ خصم کا مدعا نہ اپنے امام بیچارے کا کلام اور
بحث الٰہیات کا شوق مدام آس قطع مبارک پر علاقہ بندی کا دم یہہ صورت اور اتنے لمبے
دام ع شرا گفت کہ ای نازنین زپردہ برآ ٭ بغمزہ بر صف مردان تیر افگن زن ٭ اور
شوخی و عیاری تو رگ رگ میں ساری کہکر بدل جائیں چل کر مچل جائیں وقت پر
قبول موقع پر عدول کہیں دلیل میں پیوند لگائی کہیں دعوی میں رفو فرمائی بات بنانے کو بہانا
سے بگڑ گئے ثبوت نہ بن پڑا تو چوکڑی بہر گئے جو دھتی دیکھی اوس سے آنکھیں بند ایک ایک
فن میں سو سو فند اعتراض خصم سے طرز جواب نرالی عجاب انوکھی لاجواب صاف اعتراض قبول
فرمائیں قبول صریح کو جواب ٹھہرائیں جوش مکابرہ گزارش ہو چکا کہ مطلب کا پتا جب لدا
رکا انکار بدیہیات کے بال چڑہی عقل کے بیل فی الحال ڈہو کفریات کا جوش عار ننگ مدہوش

ایک ایک فقرہ مین دس دس کفر قطار در قطار کچھا ہے صفر صریح گستاخیون سے بچھوڑا قرآن کو شہ
چبا رکھا رشید السلطان کو تو عرب کے چاند بلکہ دیّان کو صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ
وصحبہ وبارک وکرّم عرض ۱۲ ای تو مجموعہ شہرہار کداست گو ییم ٭ رشید عزیز وعقل وتمیز ودین و
دیانت وصدق وصیانت سب جی بھر کر کہی جھنی واہ جی رشیدی تو خوب ہی بنی اگر خوف
ضلالت بے رایان ہوتا تو السبوح کلام کیا شایان ہوتا صاحبو بیبری ورا نفسی پہ عقیدہ کیجیے جو کچھ
کہا ہی ایک ایک حرف کا ثبوت لے لیجیے ہان وہ کہان ہان وہ جلد ثانی سبحن السبوح یعنی
رد و لاثانی تقدیس سبّوح مین جسکے بحمد اللہ طیار ہو جانے کا یقین آپ صاحبون کو مژدہ رسا اسمیں
یکم ان حضرات اور انکے اکابر کے بیسیون اقرارون سے ثبوت دیا ہی کہ آجتک کلام عام رہا ہی تخصیص حادث
لفظی کا حادث ہا اوپری پہ قول مردہ کی وارث دوم بدلائل ساطعہ ثابت کیا ہی کہ آپ ہی حضرات کا وہی
مدعا ہی سوم بحجج کثیرہ اثبات واظہار کہ امتناع بالغیر بھی انہین ناگوار انکے مذہب پر لفظی ونفسی دونون
کلام مین کذب باری نہ صرف ممکن ذاتی بلکہ وقوعی بلکہ واقع بلکہ دائم بلکہ واجب تعالی اللہ عن تقدیس
کاذب چہارم واضح کیا ہی کہ انکے مذہب پر کذب لفظی کا وقوع وقوع کذب نفسی کو مستلزم ہونا ممنوع دعوی
استلزام مغالطہ عوام تری عیاری ثبوت سے عاری پنجم انہین کے اقرارون سے ثبوت دیا ہی کہ
کذب لفظی محال ہو یا ممکن مگر انکے طور پر کلام اللہ نفسی کا صدق ہر طرح ناممکن ششم چالیس دلیلون سے
اس نزاکت تازہ کار دبیین کہ معانی قائم بنفس باری نہین ہفتم اکیس حجتون سے اس زعم شنیع کا ابطال
متبین کہ صدق وکذب لفظی کا نفسی پر مدار نہین ساری رسالہ حضرات کا بنا ہی خرافات ہی دو مقدمہ تھی
کہ انکی دلیلون سے ات ست ہوئے ہشتم بیّنات بیّنہ سے بیین کیا کہ امکان کذب لفظی مان کر
نفسی مین استحالہ محال نہم مبینات بیّنہ سے مبیّن کیا کہ امتناع کذب نفسی جان کر لفظی مین امکانکی
کیا مجال دہم امکان پر ان صاحبون نے جو نئی برہان دی خلیلی رشیدی قدیمی جدیدی ایک ایک پہ
اتنی تازیانے پڑے کہ تھا سب کو گننی مشکل پڑے یازدہم انکار افکار سرکار پر کار مذہب حق پر
جو اعتراض لیکر آئین انکی صد فہا سوال قطرات زلال رد و ابطال سے جھلکتی لو تائین دوازدہم
ان حضرات کی مجال جیا امکان پر جو ادعا اتفاق کیا اسکی وہ گت بنائی کہ رو رو دیا سیز دہم یہ
خود استحالہ ذاتی کذب لفظی پر اجماع بتایا اور اسی قاہر تقریرون زاہر تنویرون سے ظاہر کر دکھایا

چہاردہم خاص امتناع ذاتی کذب لفظی پر بکثرت دلائل ساطعہ دیئے اور اجماعی تحقیقی الزامی تین قسمونپر منقسم کیے پانزدہم ہر جگہ تحقیقات جلیلہ و تدقیقات جمیلہ و افادات عالیہ و ارشادات غالیہ کا وفور نور و نور وفور ایسا ہے نہین کہ بیان مین سما سکے یا سننے سے اوسکا لطف آسکے ع ذوق این مے نشناسی بخدا تا نچشی ٭ بالجملہ بحول و قوت باری دعوی کیا جاتا ہے کہ طوائف وہابیہ خصوصاً طائفہ مکذبہ کے ردّ مین ہنوز اس رنگ کی کتاب نفیس لاجواب دوسری نظر نہ آئیگی مگر آنکہ باچشم دو بین مین ع گر مثل تو ہست ہم تو باشی الحمد للہ جو بیان اوٹھا تا نہایت کو پہونچا تا جو نعرہ ہوجگر گداز جو حملہ ہو کوہ انداز مخالف بیچارہ کی وہ حالت کردی جیسے شیرِ ژیان کے حضور ہائی ہرنی نہ شاخ و ناب کہ سامنا کرے نہ توان و تاب کہ چوکڑی بھرے ۵ رحم اوس ساعد نازک پہ جسے اوسکے نصیب ٭ لائے ہون پنجہ مردان مین لچکنے کیلیے ٭ ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم ۝ والحمد للّٰہ رب العلمین ۝ **قصد یہہ تھا** کہ رسالۂ نفیس رسالۂ تقدیس سبحٰن السبوح کا ذیل نافع اوسیکے ساتھ چھپکر شائع ہو جب بحر زخار قلم موج خیز ہوا اور ابر دریا بار قدم گہر ریز رسالہ پندرہ جز سے تجاوز کر چلا اور ہنوز لہر کو بس کا حکم نہ ملا نہ ابر محیط برس کر کھلا اودھر طالبان حق و محبان اسلام خواص و عوام و علماے کرام سبحٰن السبوح کے مشتاق قدوم نزدیک و دور سے تقاضون کی دھوم لہذا رائے یہہ ہوئی کہ اس رسالہ کو جلد اول کیجیے اور جلد دوم کا مژدہ دیجیے الٰہی جلد انتظار کو اذن رفع دے اور دونون جلد سے مومنین کو نفع آمین آمین الٰہ العلمین وصلی اللّٰہ تعالٰی علی سید المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین **التماس آخرین بخدمت مخالفین** حضرات اگر جواب جلد اول کی جلد ہمت فرمائین مکابرات تقدیس کو رخصت فرمائین تخصیص حادث سے جنبت فرمائین بلکہ ہوش سے پلٹ فرمائین شیر شرزہ سے شکار چھینتے ڈرین پارہ شدہ شکار کتین پھر پیش کرین ورنہ کیا لطف ہوا کہ اپنی محنت بھی جھیلی خرچ بھی کیا اور مضمون وہی کہ جلد دوم مین قتل ہولیا تا کہ تقدیس بیچاری اکیلی نرہی اوسکی دوسری بہن تلبیس بھی ہے جب بعون المولی سبحنہ و تعالٰی یہہ اسد اعجز گونجتا آئیگا جب اسکا نعرہ جگر ہلا ئیگا یک گزرد و فاختہ کا مضمون دکھائیگا آب ایک شکار ہے جب دو پائیگا یا انبئاء الانبہتۃ یا اہل الگنگوہ اتی امر اللّٰہ فلا تستعجلوہ انشاء اللّٰہ جلد دوم کا عنقریب بھی جلد آتا ہے بچھڑے شیر کو دیر کیا ہے آگاہ کرد ہا ہمارا کام آگے تم جانو تمہارا کام و ما علینا قد اعذر و الحمد للّٰہ العلی الاکبر و صلی اللّٰہ تعالٰی علی السید الاطہر سیدنا الکریم الطیب الاطہر محمد و آلہ و صحبہ الغر آمین آمین و الحمد للّٰہ رب العلمین سلخ محرم الحرام ۱۳۰۷ھ

تقریظ و تاریخ از نتائج افکار گوہر بار مولانا مولوی محمد صادق صاحب علیہ سلمہ الفتاح شاگرد غالب دہلوی

اے سچے خدا تیری سچی خدائی کی سچی تعریف زبان راست بیان کا راست کام اے سچے سچے مولی تیری سچی بڑائی کی سچی توصیف قلم حق رقم کا حق ارقام تو سچا تیرا حبیب سچا تیرا دین سچا تیرے علما سچے تیرے بندے سچے اسکی مخالف ملت کے سچائی میں جھوٹے مذہب کی بگاڑی میں کچے جھوٹا وہ جو تیرا جھوٹ بولنا ممکن جانے جھوٹا وہ تیرے حبیب کو جھوٹا مانے۔ جھوٹا وہ جو تیرے دین کو جھٹلائے جھوٹا وہ جو تیرے عالموں کو جھوٹا بتلائے۔ جھوٹا وہ جو تیرے بندوں کو جھوٹا کہے۔ ایسا جھوٹا سچے اسلام سے کب داخل رہے تیری سچائی وہ من اصدق من اللہ قیلا سے شہرہ آفاق۔ اوسکی جھوٹائی لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق ہر چند کاذبوں نے سچے امکان کذب کا دہبا لگایا۔ مگر صادقوں نے سچے اصدق ہی ثابت ہی کر دکھایا۔ جھوٹے ٹگو نسار اور سچے سر بلند۔ جھوٹے خوار اور سچے ارجمند

تیری سچائی کے قائل تیرے سچے بندے	تیری سچائی پہ مائل تیرے سچے بندے
جھوٹ ممکن جو ترا کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں آپ	ایسے جھوٹوں کو تو پن کا بھی ہے پھل ملتا پاپ

جھوٹوں نے جب تیری جھوٹائی کی جھوٹی باتوں سے جھوٹی راہ بنائی تیرے سچے بندے صادق سچے مداح محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تیری سچائی کی سچی غرض سے سچے مخبر صادق کی بہر دسی تیری سچی توفیق کے ساتھ سچی کمر ہمت باندہی جسکا سچا نتیجہ سچے عالم حقانی سچے فاضل ربانی سچے صاحب عرفان سچے مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب رضا بریلوی کے سچے رسالہ عجالہ **سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح** سے حاصل جسکے ایک ایک سچے فقرے ایک ایک سچے جملے میں تیری سچی ذات حق صفات کے سچائی شامل ہے ہیں اوس سچی تالیف بیمثال کا قطعہ سال رقم کرتا ہوں اور اپنے سچے خدا کی سچی خدائی کا سچا دم بھرتا ہوں

مولانا مولوی رضا صاحب نے	کیا ہی سلطان کذب باری لکھا
مصرع سال تو بھی لکھدے مداح	ردّ امکان کذب باری لکھا

۱۳ھ

تمت

انبائیہ کی خبرگیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً و مسلماً

محمد کرم بخش قادری برکاتی

مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی

قول لطائف

لطیفہ (۱)

لطیفہ (۴)

لطیفہ (۵)

لطیفہ (۶)

لطیفہ (۸)

لطیفہ (۱۹)

لطیفہ (۲۰)

دو کتابیں ہیں ہیں تحریر الاصول
تقریر شرح تحریر مسلم الثبوت
حواشی مختصر الاصول ...
ایمن کونسی کتاب علم
کلام میں ہے ۱۲ منہ

لطیفہ (۳۱)

قولہا سلطان محمود کے بیانو...

وغیرہ کے واسطے ہی اور وہی محالات بالذات ... لکھا ہے

اقول یہ تو انشاء اللہ تعالیٰ جلد دوم میں ...

استدلال ثبت ہے اقول ... امکان کذب ... تمامی علاوہ ... آپ صاحبوں کو عقل ...

مقدوریت خلاف ... امکان کذب ... استدلال ... مقدوریت ... ثابت ...

[illegible]

[illegible]

صحت نامہ متن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩	٩	اما	اہل	٣٤	٢٢	لاقدیر	التقدیر	٤٩	٣	آن	ان
١٠	١	جومعدوم	ومعدوم	٣٧	٢١	یکذب	کذبا	٥٠	٧	گھائیون	گھاٹیون
١٦	١٩	ہا٠ی	ہادی	٤٠	٨	اوریاقص	اونا قص	٥١	١٢	باکہ	بلکہ
٢١	٢٣	ہوگااوسکا	ہوگااسکا	٤١	١٢	جذاکا	خداکے	٥٤	١٦	اللہ	للہ
٢٢	٩	محمول	محمولے	٤٢	١٢	لعسالمین	خسر الذین	٥٦	٥	نکالنیکا	نکالنیکو
٢٤	١٣	قال	محال	"	١٣	تتشابہت قلوبہم	نعم القطوب تتشابہت	٥٩	٦	دیتیا ہین	دینا ہین
"	١٨	معائدہ	معاند	٤٤	١	وعیب	عیب	"	١٩	للاتصال	للانفصال
"	٢١	بانسے	نہانیے	"	٢	گرامی	گرامی	٦٠	٨	سنتجر	سنجر
"	٢٢	ہے	سے	٤٦	٧	الاہ اخر	الاواخر	٦٢	١٥	نقد	پر نقد
٢٨	٩	پیغمبر	نفس پیغمبر	٤١	٢٠	علماسے	علماسئے	٦٩	١١	تبیین	متباین
٣٤	١٦	ہ	٢	٤٨	١٦	لوازم	لوازم ذاتیہ	٦٩	١٥	بہر	بہر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۱۶	گیا کیا	کیا گیا
"	۱۷	کافی	کوئی
"	۲۱	جہیٹی	چھیٹی
"	۲۳	کاستہ	کارستہ
۸۰	۱۹	مذاہب	مذہب
۸۲	۱۹	کفزیات	کفریات
"	۲۳	کرون	کرون جو
۸۶	۱۰	غیر	وہ غیر
۹۰	۲۱	[illegible]	[illegible]
"	۲۲	یوار	بوار
۹۷	۴	گنگوہی	گنگوہ

صحت نامہ حواشی

صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱	۳۴	پوسے	بھی ہوسے
۹	۱	۱۷	تحقیق	تحقیق
"	۲	۱	المتناقض الوجود	المتناقض الوجود
۱۰	۱	۵	بالیس خہا	مالیس فیہا
۲۲	۳	۴	او	اھ
"	۴	۳	کدو	کہ دو
۲۴	۴	۱	آن فر	اِن فر
"	۵۶	۶	صندا	صندہا
"	"	۷	حل	من
۳۱	۱	۵۹	[illegible]	[illegible]
۳۵	۲	۲۳	بچہ جنی ہوی	بچہ ہی ہو
۳۶	۱	۴	مدہی	مفتری

صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵	۵	۱۱	ما والله فواتہ	[illegible]
۵۰	۱	۵	الاحاحۃ	الاحاطہ
۵۲	۱	۲	دشی	وحشی
۶۲	۲	۵	فزادول	فسادون
"	۳	۴	رئیسان	عروسان
۶۶	۱	۳	تقویت	تقویت
۸۵	۱	۳۰	ہوکا	ہوکلام
۸۶	۲	۹	لاجبلہ	لاجلہ
"	"	۱۱	لیثنا	تشبثنا
۹۶	۳	۸	ضرورن	ضرورت

استہارات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اشتہار جلد اول

اس جلد کی عام قیمت ۴ ر تیس جلد پر فی جلد ۳ ر پچاس یا زائد پر صرف ۳ ر ۔ محصول ڈاک ۱ ر

اشتہار جلد دوم جسکے مدایح عالیہ اس کتاب کے ص ۹۴ سے ص ۹۹ تک جملاً مذکور ہوسے یعنی رسالہ تقدیس القدیر کا رد بینظیر اسکی قیمت بہی انشاء اللہ تعالی بلحاظ نفع مسلمین مناسب رکھی جائیگی ۔ پوری تعیین طبع ہونے پر موقوف اسوقت اتنا کہہ سکتے ہین کہ غالباً ۸ ر سے کم ہوگی اور پچاس جلد یا زائد پر چہارم تخفیف اور جو صاحب آخر شعبان ۱۳۰۹ھ تک ایک کارڈ پر درخواست خریداری ارسال فرمائینگے وہ ایک جلد بہی بہی تخفیف پائینگے اور بیشگی تیس یا زائد جلدون کی درخواست پر ثلث کی کمی کتاب انشاء اللہ تعالی کم سے کم چارسو جلد کی درخواستین آجانے پر چہاپی جائیگی برادران دینی اپنے رب کو وجوب صدق کا سچا دم بہرنے والے اسکی تنزیہ وتسبیح پر جان قربان کرنے والے اگر اوسپر تہمت کذب تجویز کرنے والون کی جلد سرکوبی چاہین تو ارسال درخواست مین عجلت فرمائین واللہ الموفق ۱۰ اشتہار رسالہ حج وزیارت مکہ معظمہ کی ایک عالم امام